عمران سیریز
شوگران مشن
PDFBOOKSFREE.PK
مظہر کلیم ایم اے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں قارئین کے مطالعے اور دعوتی و اصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ''شوگران مشن'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ریڈ نوٹ سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ اس حصے میں اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور جان لیوا مگر طویل جدوجہد پر مبنی یہ کہانی اب تیزی سے اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا یہ نئے انداز کا حامل ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا اور آپ اسے میرے شاہکار ناول کا درجہ دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں اور ناول کے مطالعہ سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں۔

پشاور شہر سے نادر خان لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ چند باتوں میں جو خطوط شائع ہوتے ہیں وہ بھی واقعی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں ہوتے۔ آپ زیادہ سے زیادہ قارئین کے خطوط چند باتوں میں شائع کیا کریں تاکہ ہم اس دلچسپی سے زیادہ سے زیادہ وابستگی کا ثبوت دے سکیں۔

محترم نادر خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کو پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا ہے کہ چند باتوں کے صفحات مخصوص اور محدود ہوتے ہیں۔ ان میں انہی قارئین کے خطوط شائع کئے جاتے ہیں جن میں دلچسپی کا عنصر ہوتا ہے۔ امید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی اسی طرح خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے ارشد امام لکھتے ہیں۔ آپ واقعی انتہائی منفرد انداز کے ناول نگار ہیں۔ ویسے تو مجھے آپ کے تمام ناول پسند ہیں لیکن خاص طور پر ''ٹوئن سسٹرز'' اور ''سیکرٹ سنٹر'' نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ یہ ناول یقیناً شاہکار ناولوں کا درجہ رکھتے ہیں اور ''سارج ایجنسی'' جیسا ناول لکھ کر تو آپ نے کمال ہی کر دیا ہے۔ اسی طرح ''بلیک تھنڈر'' پر لکھے گئے ناول بھی اپنی مثال آپ ہیں۔

محترم ارشد امام صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر کے سلسلے کا نیا ناول انشاء اللہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں ہو گا جو یقیناً آپ کو پہلے ناولوں کی طرح پسند آئے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

''اب تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ جو سچ ہے وہ بتا دو ورنہ تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا''...... شائی لاگ نے ٹائیگر کی جانب انتہائی خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بھی بدل گیا تھا اور اب اس کے حلق سے خونخوار بھیڑیئے جیسی آواز نکلی تھی جیسے وہ ٹائیگر پر جھپٹ کر اس کے ٹکڑے اُڑا دینا چاہتا ہو۔

''کیا میں بیٹھ جاؤں''...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور مشین پسٹل کے سامنے ٹائیگر کا اطمینان بھرا انداز دیکھ کر شائی لاگ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ لیکن یہ یاد رکھنا۔ اگر کوئی شرارت کی تو میں تم پر فائرنگ کھول دوں گا۔ تم شاید نہیں جانتے کہ میرا نشانہ بے داغ ہے''...... شائی لاگ نے اسی انداز میں کہا۔

''میں یہاں کوئی شرارت کرنے نہیں آیا''...... ٹائیگر نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اسی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”پھر کیوں آئے ہو“...... شائی لاگ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”روزی راسکل کے لئے“...... ٹائیگر نے جواباً اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو روزی راسکل کا نام سن کر شائی لاگ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔

”روزی راسکل۔ کون روزی راسکل“...... شائی لاگ نے خود کو سنبھالتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

”انجان بننے کی کوشش مت کرو شائی لاگ۔ تم جانتے ہو کہ میں کس روزی راسکل کی بات کر رہا ہوں“...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔ اس کی بات سن کر شائی لاگ کے چہرے پر شدید تناؤ کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن جلد ہی اس نے خود کو نارمل کر لیا۔

”ہونہہ۔ تمہارا روزی راسکل سے کیا تعلق ہے“...... شائی لاگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”جو بھی تعلق ہے اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بتاؤ کہ روزی راسکل کہاں ہے اور کس حال میں ہے“...... ٹائیگر نے اس بار غرا کر کہا۔

”وہ مر چکی ہے“...... شائی لاگ نے جواباً منہ بنا کر کہا تو ٹائیگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

”کیا کہا۔ مر چکی ہے۔ لیکن تم نے لاچائی کو تو بتایا تھا کہ وہ

ٹھیک ہے اس کے جسم سے گولیاں نکال لی گئی تھیں“...... ٹائیگر نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔ شائی لاگ کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جس سے ٹائیگر کو اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔

”یہ درست ہے کہ ہم نے اس کا علاج کرایا تھا اور اس کے جسم سے گولیاں نکال لی تھیں لیکن تم یہ مت بھولو کہ میں نے لاچائی سے کہا تھا کہ وہ تمہیں دو گھنٹوں کے بعد مجھ سے بات کرنے کے لئے کہے۔ اس وقت میں وہیں مصروف تھا۔ روزی راسکل کی حالت اچانک بگڑ گئی تھی۔ اسے وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا لیکن چونکہ اس کا بہت خون ضائع ہو چکا تھا اس لئے وہ جانبر نہ ہو سکی تھی“...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ روزی راسکل کی موت کی خبر سن کر سردی کی تیز لہر اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی تک اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

”تم جھوٹ بول رہے ہو۔ روزی راسکل کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ تم مجھے اس کی موت کی جھوٹی خبر سنا رہے ہو“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

”ہونہہ۔ موت بن کر اس وقت میں تمہارے سر پر سوار ہوں۔ ایسی صورت میں مجھے تم سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ واقعی مر چکی ہے“...... شائی لاگ نے منہ بنا کر کہا۔ ٹائیگر غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا لیکن شائی لاگ یا تو سچ بول رہا تھا یا پھر واقعی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ اس قدر چالاک تھا کہ وہ اپنے چہرے پر کوئی تاثر ظاہر ہی نہیں ہونے دے رہا تھا۔

"اس کی لاش کہاں ہے"...... ٹائیگر نے چند لمحے اسے گھورتے رہنے کے بعد سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہم لاشوں کو اپنے پاس سجا کر رکھنے کے عادی نہیں ہے۔ اس کی لاش میں نے برقی بھٹی میں جلوا دی تھی"...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر کے اعصاب تن گئے۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھ کر شائی لاگ پر جھپٹ پڑے اور اس کے ٹکڑے اُڑا کر رکھ دے لیکن نجانے کیوں وہ اب تک خود پر مسلسل کنٹرول کرتا آیا تھا اور وہ صبر کا دامن ابھی ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہتا تھا۔

"تم نے اسے اغوا کیوں کیا تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ مجھے اچھی لگی تھی۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے ہوٹل سے اغوا کرا کے قید کر لیا۔ لیکن وہ میری قید سے نکل بھاگی تھی اور میری رہائش گاہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تھی جہاں میرے گارڈز کے ساتھ اس کا مقابلہ ہوا اور اسے گولیاں لگ گئیں"...... شائی لاگ نے جواب دیا۔

"مجھ سے الٹی بات مت کرو شائی لاگ۔ میں تم سے انتہائی تحمل مزاجی سے بات کر رہا ہوں۔ اگر میرا دماغ گھوم گیا تو تمہاری صحت کے لئے اچھا نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا تو شائی لاگ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے آگے بڑھ

کر مشین پسٹل کی نال ٹائیگر کے سر سے لگا دی۔

"میری صحت کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ کیا اچھا نہیں ہو گا بولو۔ جواب دو۔ کیا کرو گے تم"...... شائی لاگ نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا۔

"روزی راسکل کے پاس جو ریڈ نوٹ تھا وہ کہاں ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو شائی لاگ کا رنگ بدل گیا اور اس کی آنکھیں یکلخت خون اگلنے لگیں۔ عمران نے ٹائیگر کو یہاں روانہ کرنے سے پہلے اکاشی سے ملی ہوئی معلومات کے بارے میں بتا دیا تھا کہ روزی راسکل کو شائی لاگ نے کیوں اور کہاں سے اغوا کیا تھا۔

"ریڈ نوٹ۔ کون سے ریڈ نوٹ کی بات کر رہے ہو تم"۔ شائی لاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہی ریڈ نوٹ جسے روزی راسکل نے لی چان کو ہلاک کر کے حاصل کیا تھا اور تم اس کے پیچھے اس ہوٹل کے کمرے تک پہنچ گئے تھے۔ تم نے روزی راسکل کے کمرے میں گیس فائر کی تھی جس سے روزی راسکل بے ہوش ہو گئی تھی اور تم اسے اور اس کے پاس موجود ریڈ نوٹ لے اُڑے تھے"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا تو شائی لاگ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تو تم سب کچھ جانتے ہو"...... شائی لاگ نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ تم نے روزی راسکل کو تو ہلاک کر دیا ہے لیکن وہ ریڈ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوٹ کہاں ہے۔ کیا وہ اب بھی تمہارے پاس ہے یا پھر تم نے بلیک اسکارپین کو دے دیا ہے''...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

''تم بہت خطرناک ہو۔ تم بلیک اسکارپین کے بارے میں بھی جانتے ہو۔ تمہارا زندہ رہنا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے اس لئے گڈ بائے''...... شائی لاگ نے غرا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کے ٹریگر پر دباؤ ڈال دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹائیگر کے سر میں گولی مارتا۔ ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور شائی لاگ حلق کے بل چیختا ہوا پیچھے ہٹا اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر نے اچھل کر اس کے سینے پر زور دار کک مار دی۔ شائی لاگ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر پیچھے صوفے سے ٹکرایا اور صوفے سمیت الٹتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے اس کی تھوڑی پر مکا مارا تھا جس کی وجہ سے شائی لاگ لڑکھڑایا تھا اور اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل گیا تھا۔ جیسے ہی شائی لاگ صوفے کی دوسری طرف گرا اسی لمحے ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اس طرف بڑھا جہاں شائی لاگ کا مشین پسٹل پڑا تھا۔ اس نے مشین پسٹل اٹھایا اور اس صوفے کی طرف بڑھا جس کے پیچھے شائی لاگ گرا تھا۔ شائی لاگ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ٹائیگر کو اپنی طرف آتے اور اس کے ہاتھ میں اپنا مشین پسٹل دیکھ کر وہ وہیں ٹھٹھک گیا۔

''اب بولو۔ اب کیا کہتے ہو''...... ٹائیگر نے مشین پسٹل کا رخ اس کی جانب کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر شائی لاگ کے

ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ ٹائیگر اس کی مسکراہٹ دیکھ کر چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا شائی لاگ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے ٹائیگر کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کی پرواہ کئے بغیر اس پر چھلانگ لگا دی۔ ٹائیگر نے اس کے حملے سے بچنے کے لئے اپنا جسم گھمایا لیکن شائی لاگ جس نے اچھل کر ٹائیگر کے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی۔ ٹائیگر کے سائیڈ میں ہوتے ہی شائی لاگ نے اپنی ٹانگ گھمائی اور ٹائیگر کے مشین پسٹل والے ہاتھ پر مار دی۔ ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکلا ہی تھا کہ شائی لاگ ایک بار پھر لٹو کی طرح گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ پوری قوت سے ٹائیگر کے پہلو پر پڑی۔ ٹائیگر نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور پہلو کے بل فرش پر گرا ہی تھا کہ شائی لاگ نے اچھل کر ایک بار پھر اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے اچھل کر ٹائیگر کے سر پر چھلانگ لگانے کی کوشش کی تھی لیکن اس بار ٹائیگر فوراً سائیڈ پر ہو گیا اور جیسے ہی شائی لاگ کے پیر اس جگہ پڑے جہاں ٹائیگر موجود تھا ٹائیگر نے جھپٹ کر اس کے دونوں پاؤں پکڑے اور انہیں پوری قوت سے اپنی جانب کھینچ لیا۔ شائی لاگ کو جھٹکا لگا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اسے گرتے دیکھ کر ٹائیگر نے اپنا جسم سمیٹا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ شائی لاگ کی دونوں ٹانگیں بدستور اس کے ہاتھوں میں تھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹائیگر نے اٹھتے ہی شائی لاگ کی ٹانگیں کھینچنے کی کوشش کی لیکن شائی لاگ اس کی توقع سے کہیں تیز تھا اس نے تیزی سے اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور پھر جس طرح سے سپرنگ کھلتا ہے بالکل اسی طرح شائی لاگ کی ٹانگیں کھلیں اور ٹائیگر اس کی ٹانگوں کی ضرب سے اچھل کر پیچھے کی طرف جا گرا۔ شائی لاگ نے ماہر جمناسٹک کا مظاہرہ کیا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر بھی گر کر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

”تو تم مجھ سے لڑو گے۔ شائی لاگ سے۔ تم شاید جانتے نہیں میں کنگفو، جوجسٹو اور مارشل آرٹس کا چیمپئن ہوں۔ فائٹ میں میرا آج تک کوئی مقابلہ نہیں کر سکا ہے۔ میں تمہیں کسی چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دوں گا“...... شائی لاگ نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”دیکھتے ہیں“...... ٹائیگر نے لاپرواہانہ انداز میں کہا۔ اس کی بات سن کر شائی لاگ کے حلق سے خونخوار بھیڑیئے جیسی غراہٹ نکلی۔ اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور یہ دیکھ کر ٹائیگر واقعی حیران رہ گیا کہ شائی لاگ نے بجلی کی سی تیزی سی اپنے کوٹ کی جیب سے پتلی دھار والا ایک خنجر نکال لیا تھا۔ ٹائیگر نے اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھا ہی تھا کہ اسی لمحے برق سی چمکی اور ٹائیگر کو خنجر شائی لاگ کے ہاتھ سے نکل کر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اپنی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ خنجر کی چمک دیکھتے ہی ٹائیگر بجلی کی سی

تیزی سے تڑپا پھر جیسے ہی خنجر اس کے نزدیک آیا اس کا ایک ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس بار شائی لاگ کی آنکھیں حیرت سے پھٹ پڑیں جب اس نے خنجر ٹائیگر کے ہاتھ میں دیکھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ خنجر زنی میں تو میرا کوئی ثانی ہی نہیں ہے اور میرے پھینکے ہوئے خنجر کا نشانہ آج تک خطا نہیں گیا ہے اور تم......“ شائی لاگ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”آج تک تم نے اناڑیوں پر خنجر زنی کی ہو گی اور خود کو ماہر خنجر زن سمجھ بیٹھے ہو گے“...... ٹائیگر نے زہریلے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور اس بار اس کے ہاتھ سے خنجر نکل کر شائی لاگ کی طرف گیا۔ خنجر کی چمک دیکھتے ہی شائی لاگ فوراً کمان کی طرح جھک گیا اور خنجر ٹھیک اس کے اوپر سے گزرتا چلا گیا اگر وہ اپنا جسم کمان کی طرح نہ جھکاتا تو خنجر یقیناً اس کے سینے میں گھس گیا ہوتا۔ خنجر اس کے اوپر سے نکل کر پیچھے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ خنجر سے بچ کر شائی لاگ سیدھا ہوا تو اس نے ٹائیگر کو اپنے سر پر پایا۔ ٹائیگر نے خنجر پھینکتے ہی اس کی طرف چھلانگ لگا دی تھی اور فوراً اس کے نزدیک آ گیا تھا۔ اسے قریب دیکھ کر شائی لاگ نے سائیڈ میں چھلانگ لگانی چاہی لیکن اسی لمحے ٹائیگر کے سر کی زوردار ٹکر اس کی ناک پر پڑی اور شائی لاگ بری طرح سے ڈکراتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ٹائیگر کی زوردار ٹکر نے اس کی ناک کی ہڈی توڑ دی تھی اور اس کی ناک سے خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلا۔ وہ پیچھے ہٹتا ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا کہ ٹائیگر نے چھلانگ لگائی۔ اس کے دونوں ہاتھ زمین سے لگے اور اس کی ٹانگیں پھیل کر شائی لاگ کی گردن کے گرد لپٹ گئیں۔ شائی لاگ نے اپنی گردن سے اس کی ٹانگیں نکالنے کے لئے اس کی پنڈلیوں پر ہاتھ مارے لیکن ٹائیگر نے زور لگا کر اپنا نچلا جسم اوپر اٹھاتے ہوئے الٹی قلابازی لگائی۔ اس کی ٹانگیں چونکہ شائی لاگ کی گردن میں قینچی کی طرح پھنسی ہوئی تھیں اس لئے اس نے پوری قوت لگا کر شائی لاگ کو بھی اپنے ساتھ الٹا لیا تھا۔ جیسے ہی شائی لاگ کا جسم ہوا میں اٹھا ٹائیگر نے زور دار جھٹکا دیتے ہوئے اس کی گردن سے اپنی ٹانگیں نکال لیں۔ شائی لاگ کی گردن سے اس کی ٹانگوں کا ہٹنا تھا کہ وہ جیٹ طیارے کی رفتار سے ہوا میں اُڑتا ہوا اپنی میز پر گرا اور میز پر پڑی چیزوں کو گراتا ہوا میز کی دوسری طرف جا گرا۔ اس کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی تھی۔

ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا اس کی میز کی دوسری طرف آیا ہی تھا کہ شائی لاگ اچانک اچھل کر اس پر جھپٹا اور اس نے اپنا جسم موڑتے ہوئے اچھل کر ٹائیگر کے سینے پر اس زور سے ٹکر ماری کہ ٹائیگر بری طرح سے لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا شائی لاگ اٹھا اور اس نے ٹائیگر کی طرف تیزی سے دوڑتے ہوئے چھلانگ لگائی۔ اور ٹائیگر سے ٹکرا گیا اور اس سے ٹکراتے ہوئے وہ ٹائیگر سمیت نیچے گر گیا۔ ٹائیگر فرش پر تھا اور شائی لاگ اس کے سینے پر۔ ٹائیگر کے سینے پر سوار ہوتے ہی شائی لاگ کے

دونوں ہاتھ ٹائیگر کی گردن پر جم گئے۔ اس کے ہاتھوں کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ ٹائیگر کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں آ گئی ہو۔ اس نے شائی لاگ سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی لیکن شائی لاگ کی ٹوٹی ہوئی ناک سے جنگلی سانڈ جیسی آوازیں نکل رہی تھیں۔ وہ ٹائیگر کی گردن پر اپنا دباؤ بڑھاتا جا رہا تھا اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس اس کے سینے میں اٹک کر رہ گیا ہو۔

”اب تم نہیں بچو گے۔ تم نے شائی لاگ جیسے شیر کو زخمی کیا ہے اور زخمی شیر پہلے سے کہیں خطرناک ہوتا ہے“...... شائی لاگ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ ٹائیگر کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنا شروع ہو گئیں۔ ٹائیگر نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنی ٹانگیں اٹھائیں اور پھر اس سے پہلے کہ شائی لاگ کچھ سمجھتا ٹائیگر کی ٹانگیں، شائی لاگ کی گردن کے عقبی حصے پر آ کر جم گئیں۔ ٹائیگر نے اپنے نچلے حصے کو حرکت دی تو شائی لاگ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ یکلخت ٹائیگر کے سینے سے اچھل کر ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا دور جا گرا۔ ٹائیگر نے ٹانگوں کا زور دار جھٹکا دے کر اسے اپنے سینے سے اٹھا کر پھینک دیا تھا۔

شائی لاگ ایک بار پھر اپنی میز کے قریب گرا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹائیگر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف سے بگڑا ہوا تھا۔ اور وہ شائی لاگ کی طرف خونی نظروں سے دیکھتا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی گردن سہلا رہا تھا۔ شائی لاگ میز پکڑ کر اٹھا اور پھر اس نے اچانک میز کی سائیڈ پر ہاتھ مار دیا۔ اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ سمجھتا اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔ ٹائیگر نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے پیروں کے نیچے سے محاورتاً نہیں حقیقتاً زمین غائب ہو گئی تھی اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی اندھی کھائی میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ نیچے گرتے ہوئے اسے شائی لاگ کے فاتحانہ قہقہوں کی تیز آواز سنائی دی تھی۔

چار گن شپ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے شارلنگ جنگل کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں میں مسلح ریڈ ڈریگن فورس موجود تھی۔

فورس کا کمانڈر میجر شانگ ہو تھا جو خود بھی اس فورس کے ساتھ تھا۔ میجر شانگ ہو نے جنگل پر ماڈیکر گن کا فائر کرا دیا تھا جس سے جنگل میں ہر طرف بلیو ریز پھیل گئی تھی۔ بلیو ریز کے پھیلتے ہی میجر شانگ ہو نے اس کا لنک ایک سیٹلائٹ سے کر لیا تھا جس سے وہ جنگل کے ہر حصے کو آسانی سے سرچ کر سکتا تھا۔ میجر شانگ ہو نے خصوصی طور پر جنگل کے ایک ایک حصے کو سرچ کیا تھا اور اس نے جنگل کے اس حصے کو فوکس کر لیا تھا جہاں ہوشو قبیلہ آباد تھا۔

ہوشو قبیلے کی جب اس نے سرچنگ شروع کی تو اسے نہ صرف جنگل میں گرا ہوا وہ طیارہ دکھائی دے گیا جس پر اقوام متحدہ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مخصوص جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کا نشان بنا ہوا تھا بلکہ اس نے طیارے کی اندرونی چیکنگ بھی کر لی تھی۔ طیارہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا لیکن حیرت کی بات تھی کہ اس طیارے میں آگ نہیں لگی تھی اور طیارے میں کسی ایک مسافر بھی لاش موجود نہیں تھی۔

میجر شانگ ہو نے سرچنگ کا دائرہ وسیع کیا تو اسے ہوشو قبیلہ دکھائی دیا جہاں قبیلے کے درمیانی حصے میں لکڑیوں کے بڑے بڑے تنوں کے ساتھ سات افراد رسیوں سے بندھے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان افراد کو دیکھ کر میجر شانگ ہو سمجھ گیا کہ ان کا تعلق سروے ٹیم سے ہے جو کریش ہونے والے طیارے میں موجود تھے۔ وہ سب زندہ تھے اور ہوشو قبیلے والے انہیں پکڑ کر اپنے قبیلے میں لے آئے تھے اور انہیں وہاں لا کر باندھ دیا گیا تھا۔

میجر شانگ ہو، ہوشو قبیلے کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ جنگل میں آنے والے اجنبیوں کو کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑتے اور انہیں انتہائی بے رحمانہ انداز میں ہلاک کر دیتے ہیں۔ طیارے کے قیدیوں کے ساتھ بھی وہ یقینی طور پر یہی سلوک کرنے والے تھے لیکن ریڈ ڈریگن کے حکم پر میجر شانگ ہو ان افراد کی باقاعدہ چیکنگ کرنا چاہتا تھا کہ آخر وہ کون ہیں۔ کیا ان افراد کا تعلق واقعی کافرستان سے تھا اور وہ کافرستانی ایجنٹ تھے لیکن اگر وہ کافرستانی ایجنٹ تھے تو پھر انہوں نے شوگران میں داخل ہونے کے لئے یہ خطرناک اور جوکھم بھرا راستہ کیوں اختیار کیا تھا۔

ریڈ ڈریگن نے اس بات کا تو خدشہ ظاہر کر دیا تھا کہ ان افراد کا تعلق کافرستان کی کسی ایجنسی سے ہوسکتا ہے لیکن وہ آخر شوگران کس مشن پر آئے تھے اور اس ہینڈ بیگ میں ایسی کون سی چیز موجود تھی جو ریڈ ڈریگن کے لئے بھی اہمیت کی حامل تھی اور جسے حاصل کرنے کے لئے کافرستانی ایجنٹ بھی شوگران آ رہے تھے۔ ان افراد کا تعلق کافرستان سے تھا بھی یا نہیں انہیں چیک کرنا انتہائی ضروری تھا اور میجر شانگ ہو کو یقین تھا کہ جو بات ریڈ ڈریگن نے اسے نہیں بتائی تھی وہ بات وہ ان ایجنٹوں کو زندہ پکڑ کر ان سے معلوم کر سکتا تھا کہ وہ لی چان کے پیچھے اس کا ہینڈ بیگ حاصل کرنے شوگران کیوں آئے تھے۔

میجر شانگ ہو نے سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے بندھے ہوئے افراد کی مخصوص کیمروں سے بھی چیکنگ کی تھی لیکن یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا کہ ان کیمروں سے اسے یہ کاشن تو مل رہے تھے کہ ساتوں افراد میک اپ میں تھے لیکن جدید سے جدید ترین کیمرے بھی ان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے دکھانے میں ناکام رہے تھے۔ ان کے اصلی چہرے سامنے نہ آنے کی وجہ سے میجر شانگ ہو بے چین ہوگیا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان افراد کے اصل چہرے کیسے دیکھے۔ جنگل میں ماڈ یکر گن سے پھیلنے والی نیلی روشنی نے قبیلے والوں کو پریشان کر دیا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے تھے۔ پھر میجر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شانگ ہو نے دیکھا کہ ان کا سردار قبیلے والوں ایک جگہ جمع کر کے انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ابھی سردار قبیلے والوں کو سمجھا ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے بندھے ہوئے افراد میں سے ایک سیاہ فام کو اونچی آواز میں چیختے چلاتے دیکھا۔ اس کی آوازیں سن کر پہلے سردار اور پھر باقی قبیلے والے بری طرح سے چونک پڑے اور پھر میجر شانگ ہو وہاں ہونے والے حیرت انگیز واقعات دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سیاہ فام جیسے جیسے اونچی آواز میں چیختا جا رہا تھا سردار سمیت قبیلے کے افراد کانوں پر ہاتھ رکھے چیخنے شروع ہو گئے تھے۔ وہ شاید چیخ چیخ کر اس سیاہ فام کو بولنے سے روک رہے تھے اور پھر قبیلے والے زمین پر گر کر یوں تڑپنا شروع ہو گئے جیسے انہیں کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ اس کے بعد والے مناظر دیکھ کر شانگ ہو کا تجسس ان افراد کے لئے اور بڑھ گیا جن میں سے ایک رسیاں کھول کر آزاد ہو گیا تھا اور اس نے اچانک سردار پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کے بعد دونوں سیاہ فاموں نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے جسم پر لپٹی ہوئی رسیاں توڑیں اور وہ بھی آزاد ہو گئے اور پھر انہوں نے اپنے باقی ساتھیوں کو بھی رسیوں سے آزاد کرانا شروع کر دیا۔

میجر شانگ ہو کافی دیر تک سکرین کے سامنے بیٹھا رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ لوگ ہیں کون اور ان کے سیاہ فام ساتھی نے ایسا کیا کیا ہے جس کی وجہ سے پورا ہوشو قبیلہ عجیب و

غریب عذاب سے دوچار ہو گیا تھا اور کانوں پر ہاتھ رکھے بری طرح سے تڑپ رہا تھا جیسے سیاہ فام کی آواز سے ان کے کانوں کے پردے پھٹ رہے ہوں۔

یہ سب دیکھ کر میجر شانگ ہو نے فوری طور پر جنگل میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ ہر حال میں ان سات افراد کو زندہ پکڑنا چاہتا تھا تاکہ ان سے معلوم کر سکے کہ آخر وہ کون ہیں اور ان کے پاس ایسی کون سی طاقت ہے جس سے انہوں نے ہوشوؤں کے طاقتور قبیلے کو بھی زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے اس ساری صورتحال کے بارے میں ریڈ ڈریگن کو کال کر کے بتانا چاہا لیکن ریڈ ڈریگن شاید کہیں مصروف ہو گیا تھا۔ کوشش کے باوجود میجر شانگ ہو اس سے رابطہ نہ کر سکا تو اس نے اپنا اسکوارڈ تیار کیا اور انہیں لے کر وہ جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔

اسے معلوم تھا کہ جنگل میں جانا اس کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے اور اگر وہ ہوشو قبیلے کے قابو میں آ گئے تو وہ انہیں کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑیں گے لیکن اس نے قبیلے والوں کی جو حالت دیکھی تھی اسے دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک منصوبہ آیا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر وہ جنگل میں ہر طرف گیس بم فائر کر دیں تو اس سے نہ صرف پورا ہوشو قبیلہ بلکہ طیارے سے بچ کر نکلنے والے افراد بھی بے ہوش ہو جائیں گے اور وہ بے ہوش افراد میں سے ان ساتوں افراد کو وہاں سے آسانی سے نکال کر لے جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گا۔ ہوش میں آنے کے بعد قبیلے والوں کو اس بات کا علم بھی نہیں ہو سکے گا کہ وہ افراد اچانک کہاں غائب ہو گئے۔

اس بات پر وہ جس قدر سوچتا جا رہا تھا اسے اپنی پلاننگ میں کوئی قباحت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ تیار کیا اور اپنے ساتھ مسلح افراد کا گروپ بھی لے لیا تاکہ جب وہ ہیلی کاپٹروں سے نکل کر بے ہوش ہونے والے افراد میں سے ان افراد کو اٹھانے کے لئے قبیلے میں جائیں جو کافرستانی ایجنٹ ہو سکتے تھے تو قبیلے والوں میں سے کوئی بے ہوش ہونے سے بچنے والا ان پر حملہ نہ کر سکے۔ اب وہ ہیلی کاپٹر میں سوار مسلح افراد کے ہمراہ تیزی سے شارلنگ جنگل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ شارلنگ جنگل میں داخل ہوتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر آن کر کے باقی ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو ہدایات دینی شروع کر دی کہ انہیں کس طرف جانا ہے۔ میجر شانگ ہو بے ہوش کرنے والی شیلنگ قبیلے کے اردگرد کرنا چاہتا تھا تاکہ تمام قبیلے والے ایک ساتھ بے ہوش ہو جائیں اور انہیں وہاں کوئی پرابلم پیش نہ آ سکے۔

اس کے حکم پر ہیلی کاپٹر ہوشو قبیلے کے گرد پھیل گئے اور پھر ان ہیلی کاپٹروں سے بے ہوش کرنے والی گیس کے شیل فائر ہونے شروع ہو گئے۔ شیل جنگل میں گر کر زوردار دھماکوں سے پھٹنے لگے اور جنگل میں ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیلنا شروع ہو گیا۔ میجر

شانگ ہو نے آنکھوں سے دوربین لگا رکھی تھی وہ گھنے درختوں میں نظر آنے والے پگوڈوں کو دیکھ رہا تھا جہاں دھماکے ہوتے ہی ہر طرف قبیلے والوں کی بھاگ دوڑ شروع ہو گئی تھی لیکن جیسے ہی وہاں دھواں پھیلنا شروع ہوا قبیلے کے افراد اسے گر گر کر بے ہوش ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔

چونکہ میجر شانگ ہو کو اندازہ تھا کہ جنگل میں ہوشو قبیلہ کتنے رقبے پر پھیلا ہوا ہے اس لئے اس نے قبیلے کے اردگرد وافر تعداد میں بے ہوشی کے شیل فائر کرائے تھے تاکہ وہاں موجود کوئی ایک جاندار بھی بے ہوشی سے بچ نہ سکے۔ شیلوں کی وجہ سے جنگل میں دھواں پھیلتا جا رہا تھا۔ یہ دھواں درختوں کے نیچے سے نکل کر اوپر کی طرف اٹھ رہا تھا چونکہ بے ہوش کرنے والی گیس کے اثر سے ہیلی کاپٹر میں موجود افراد بھی متاثر ہو سکتے تھے اس لئے ان سب نے فوری طور پر چہروں پر گیس ماسک چڑھا لئے تھے۔ گیس ماسک کی وجہ سے وہ دھوئیں سے تو محفوظ ہو گئے تھے لیکن ان کے لئے جنگل میں ہیلی کاپٹر اتارنا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ کثیف دھوئیں کی وجہ سے پائلٹوں کو وہاں ایسی کوئی جگہ دکھائی نہیں دے رہی تھی جہاں وہ ہیلی کاپٹر لینڈ کر سکیں۔ اس لئے ہیلی کاپٹر گڑگڑاتے ہوئے قبیلے کے اوپر ہی چکر کاٹنا شروع ہو گئے تھے۔

”کیا کریں جناب۔ یہاں تو شیلنگ کی وجہ سے ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیل گیا ہے۔ آپ حکم دیں تو میں جنگل میں دور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی صاف ستھری جگہ ہیلی کاپٹر لینڈ کروں''...... پائلٹ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے میجر شانگ ہو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ یہ خطرناک جنگل ہے۔ جنگل میں سرخ بھیڑیئے اور سیاہ بھالو بھی موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم قبیلے سے دور ہیلی کاپٹر اتاریں تو وہاں سرخ بھیڑیوں یا سیاہ بھالوؤں کے غول امنڈ آئیں اور وہ ہم پر حملہ کر دیں۔ ہمیں ہیلی کاپٹر اسی قبیلے میں اتارنے ہیں''...... میجر شانگ ہو نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ پھر اس کے لئے ہمیں کچھ انتظار کرنا ہو گا۔ دھواں چھٹے گا تو پھر ہم کوئی ایسی جگہ کو تلاش کر سکیں گے جہاں ہیلی کاپٹر لینڈ کیا جا سکے''...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں ہیلی کاپٹر لینڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہیلی کاپٹروں میں، میں اپنے ساتھ ٹروپرز لایا ہوں۔ ہیلی کاپٹروں سے رسیاں لٹکاؤ اور ٹروپرز کو نیچے اتار دو۔ نیچے جا کر یہ ان سات افراد کو لے کر اوپر آ جائیں گے۔ ہم یہاں ان سات افراد کو ہی لینے کے لئے آئے ہیں۔ قبیلے والوں سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہے''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یس سر۔ تو کیا میں تمام ہیلی کاپٹروں میں موجود پائلٹوں کو آپ کی طرف سے حکم دے دوں کہ وہ ہیلی کاپٹر نیچے لے جا کر ان سے ٹروپرز اتار دیں''...... پائلٹ نے کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے

اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ہیلی کاپٹر میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر آن کیا اور اپنے سر پر پہنے ہوئے ہیڈ فون سے لنک کر کے تمام ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو ہیلی کاپٹر سے ٹروپرز اتارنے کا کہنے لگا۔ پھر اس نے اپنا ہیلی کاپٹر بھی سائیڈ کی طرف گھماتے ہوئے نیچے کیا اور اسے مخصوص بلندی پر لا کر معلق کر لیا۔

ہیلی کاپٹر نیچے لاتے ہی اس نے پینل پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو ہیلی کاپٹر کے سائیڈوں کے دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے۔ جیسے ہی دروازے کھلے، ہیلی کاپٹر کے عقبی حصوں میں بیٹھے ہوئے مسلح افراد نے تیزی سے موٹی موٹی رسیاں ہیلی کاپٹر سے نیچے لٹکانی شروع کر دیں۔ رسیاں لٹکاتے ہی ٹروپرز تیزی سے ان رسیوں سے لٹکتے ہوئے نیچے اترنے لگے۔

وہ سب بندروں کی سی پھرتی سے نیچے گئے تھے اور نیچے جاتے ہی انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے پوزیشنیں سنبھالنی شروع کر دی تھیں۔ نیچے اب بھی دھواں تھا۔ ان سب نے گیس ماسک پہن رکھے تھے۔ ہر طرف خاموشی دیکھ کر وہ مشین گنیں ہاتھ میں لئے جھکے جھکے انداز میں قبیلے کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔

''ہیلو ہیلو۔ میجر شانگ ہو کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے چیختے ہوئے کہا۔

''یس نمبر تھرٹین اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے جوابی آواز سنائی دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمام ٹروپرز کا مجھ سے فوراً لنک کرو۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... نمبر تھرٹین نے کہا۔ چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر زپر لگا ایک ملٹی لنک بلب جلنا بجھنا شروع ہو گیا جس سے میجر شانگ ہو کو پتہ چل گیا کہ نیچے گئے ہوئے تمام ٹروپرز کے ٹرانسمیٹر سے اس کا لنک ہو چکا ہے۔

"نمبر تھرٹین بول رہا ہوں جناب۔ یہاں سب کلیئر دکھائی دے رہا ہے۔ اوور"...... اسی ٹروپر کی آواز سنائی دی۔

"کیا وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہیں۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"یس باس۔ یہاں سب بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اوور"۔ نمبر تھرٹین نے جواب دیا۔

"ان کو چاروں طرف سے گھیر لو اور جو بھی ہوش میں دکھائی دے اسے گولی مار دینا۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ٹروپرز کے پاس موجود ٹرانسمیٹر پر انہیں میجر شانگ ہو کی آواز ایک ساتھ سنائی دے رہی تھی جبکہ میجر شانگ ہو کو جواب دینے کے لئے ٹروپرز کو ٹرانسمیٹر کے بٹن پریس کرنے پڑتے تھے۔

"ابھی تک تو ہمیں یہاں کوئی ہوش میں دکھائی نہیں دیا ہے باس۔ اوور"...... نمبر تھرٹین نے کہا۔

"ان افراد کی طرف بڑھو جن کے لئے میں تمہیں خاص طور پر

یہاں لایا ہوں۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"ہم اسی طرف بڑھ رہے ہیں جناب۔ یہاں کافی دھواں ہے جس کی وجہ سے ہمیں ماحول صاف دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اوور"...... نمبر سکس نے کہا۔

"اوکے۔ چند ٹروپرز ان کے پگوڈوں میں چلے جائیں اور وہاں چیکنگ کریں۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"ہم پگوڈوں کی چیکنگ کر رہے ہیں باس۔ اوور"...... ایک اور ٹروپر کی آواز سنائی دی۔

"جو ٹروپر مجھ سے بات کرے وہ پہلے مجھے اپنا نمبر بتایا کرے۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نمبر نائن ہوں۔ اوور"...... اسی ٹروپر کی آواز سنائی دی جس نے کہا تھا کہ وہ پگوڈوں کی چیکنگ کر رہے ہیں۔

"کیا ان کے پگوڈے خالی ہیں نمبر نائن۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے پوچھا۔

"یس باس۔ پگوڈوں میں ایک فرد بھی موجود نہیں ہے۔ شاید شیلنگ کے وقت سب کے سب باہر تھے۔ اوور"...... نمبر نائن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ نمبر سکس، نمبر تھرٹین ان سات افراد تک پہنچو تم۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے نمبر سکس اور نمبر تھرٹین سے ایک ساتھ مخاطب ہو کر پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

’’یس باس۔ ہم اس جگہ پہنچ گئے ہیں جہاں درختوں کے کٹے ہوئے تنے موجود ہیں اور جن کے ساتھ آپ نے ہیڈ کوارٹر میں سکرین پر ہمیں سات افراد کو بندھا ہوا دکھایا تھا لیکن اس وقت ان سات افراد میں سے ایک بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ اوور‘‘...... نمبر تھرٹین نے کہا تو میجر شانگ ہو چونک پڑا۔

’’کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ جب ہم نے شیلنگ کی تھی تو وہ سب یہیں موجود تھے۔ ہوسکتا ہے کہ شیلنگ کے وقت وہ ادھر ادھر بھاگ گئے ہوں۔ ڈھونڈو انہیں۔ اوور‘‘...... میجر شانگ ہو نے چیختے ہوئے کہا۔

’’یس باس۔ ہم اردگرد کا علاقہ چیک کر رہے ہیں۔ اوور‘‘۔ نمبر سکس نے کہا۔

’’جلدی کرو نانسنس۔ ہم زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتے۔ ہمیں ان سات افراد کو جلد سے جلد یہاں سے لے کر نکلنا ہے۔ اگر یہاں دوسرے قبیلے والے حالات کا جائزہ لینے پہنچ گئے تو ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گے۔ اوور‘‘...... میجر شانگ ہو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

’’ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں باس۔ جیسے ہی وہ ہمیں ملتے ہیں ہم آپ کو خبر کرتے ہیں۔ اوور‘‘...... نمبر تھرٹین نے کہا۔ اس کی بات سن کر میجر شانگ ہو نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے پائلٹ سے ہیلی کاپٹر کو قبیلے کے گرد چکر لگانے کا کہا

تاکہ وہ اوپر سے بھی قبیلے کا جائزہ لے سکے۔ اس کا حکم سن کر پائلٹ نے پہلے ہیلی کاپٹر سے لٹکی ہوئی رسیاں ایک آٹو مشین کے ذریعے اوپر کھینچیں اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو مزید کم بلندی پر لے جا کر قبیلے کے اوپر گھمانا شروع کر دیا۔ میجر شانگ ہو نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں پر لگا لی تھی اور وہ غور سے نیچے دیکھنا شروع ہو گیا تھا۔ جنگل سے اب کافی حد تک دھواں ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسے نیچے کا ماحول قدرے واضح دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا۔ ہر طرف قبیلے والے ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرے پڑے تھے اور اس کے ٹروپرز مشین گنیں ہاتھوں میں لئے ہر طرف بھاگتے پھر رہے تھے۔

’’ملے وہ۔ اوور‘‘...... میجر شانگ نے چند لمحے توقف کے بعد ٹرانسمیٹر پر نمبر سکس اور نمبر تھرٹین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’نو باس۔ یہاں وہ سات افراد موجود نہیں ہیں۔ اوور‘‘...... نمبر تھرٹین کی آواز سنائی دی تو میجر شانگ ہو نے غصیلے انداز میں جبڑے بھینچ لئے۔

’’وہاٹ نانسنس۔ اگر وہ یہاں نہیں ہیں تو وہ کہاں گئے۔ اوور‘‘...... میجر شانگ ہو نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

’’ہم نے اردگرد کا سارا علاقہ چیک کر لیا ہے باس لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ اوور‘‘...... نمبر سکس نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"انہیں زمین نگل گئی ہے یا آسمان نے اٹھا لیا ہے۔ اگر تمام قبیلے والے یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں تو پھر وہ سات افراد کہاں چلے گئے۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے اسی انداز میں کہا۔

"ہم انہیں تلاش کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں جناب۔ اوور"...... نمبر تھرٹین نے جواب دیا۔

"انہوں نے قبیلے کے سردار کو درخت کے تنے سے باندھا تھا۔ کیا وہ اب بھی وہاں بندھا ہوا ہے۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"نو باس۔ یہاں کوئی بھی شخص بندھا ہوا نہیں ہے۔ اوور"۔ نمبر سکس نے کہا۔

"سردار ادھیڑ عمر آدمی ہے اور اس کے جسم پر سرخ رنگ کا چوغہ ہے۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"یہاں ایک آدمی کی لاش پڑی ہے باس۔ اس نے سرخ رنگ کا چوغہ پہن رکھا ہے لیکن وہ ادھیڑ عمر نہیں ہے۔ اوور"...... نمبر سکس نے کہا۔

"کیا مطلب۔ سرخ چوغے والا ادھیڑ عمر نہیں ہے۔ اوور"۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

"باس۔ شکل وصورت سے یہ بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سفید بال چپکے ہوئے ہیں جیسے اس نے نقلی داڑھی مونچھیں لگا رکھی ہوں اور کسی نے اس کی داڑھی مونچھیں نوچ لی

ہوں۔ اوور"...... نمبر سکس نے کہا۔

"نقلی داڑھی مونچھیں۔ یہ سب کیا چکر ہے۔ اوور"...... میجر ہانگ شو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں خود بھی حیران ہو رہا ہوں باس۔ میں نے اس لاش کے سر کے بال چیک کئے ہیں۔ اس کے سر پر بھی سفید بالوں والی وگ ہے جبکہ یہ سر سے گنجا تھا۔ اوور"...... نمبر سکس نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کی تلاشی لو اور چیک کرو۔ اگر یہ آدمی ادھیڑ عمر نہیں ہے تو پھر یہ ان کا سردار نہیں ہوسکتا۔ میں تمہیں سردار کا حلیہ بتاتا ہوں۔ اسے ان بے ہوش افراد میں چیک کرو۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا اور پھر چند لمحے توقف کے بعد اس نے ٹروپرز کو ہوشو قبیلے کے سردار کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"نو باس۔ اس حلیئے کا بھی یہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اوور"...... کچھ دیر کے بعد نمبر تھرٹین کی آواز سنائی دی تو میجر شانگ ہو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تم نے پگوڈوں کے اردگرد کا علاقہ چیک کیا ہے۔ قبیلے کے اطراف میں گھنی جھاڑیاں موجود ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ سات افراد قبیلے کے سردار کو لے کر ان جھاڑیوں میں روپوش ہو گئے ہوں۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"ہم نے جھاڑیوں میں بھی گھس کر چیکنگ کی ہے باس لیکن اس طرف بھی کوئی نہیں ہے۔ اوور"...... نمبر سکس نے جواب دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔ وہ سات افراد سردار کو لے کر یہاں سے کیسے اور کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”قبیلے کے ارد گرد پہاڑیاں بھی موجود نہیں ہیں ورنہ ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ کسی پہاڑی غار میں چلے گئے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہم نے یہاں موجود ایک ایک پگوڈے کی چیکنگ کی ہے لیکن وہ سات افراد کہیں بھی موجود نہیں ہیں۔ اوور“...... نمبر تھرٹین نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم قبیلے والوں میں سے کسی ایک شخص کو اٹھاؤ اور ہیلی کاپٹروں میں واپس آ جاؤ۔ ہمارے پاس یہاں زیادہ دیر رکنے کا وقت نہیں ہے۔ ہم اس آدمی کو ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے کہ وہ سات افراد آخر کہاں غائب ہوئے ہیں۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے تنگ آ کر کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... نمبر تھرٹین نے کہا تو میجر شانگ ہی نے پائلٹ کو ایک بار پھر ہیلی کاپٹر ہوا میں معلق کرنے اور رسیاں نیچے لٹکانے کا حکم دیا۔ پائلٹ ہیلی کاپٹر اسی پوائنٹ پر لے آیا جہاں اس نے ٹروپرز اتارے تھے۔ مخصوص پوائنٹ اور مخصوص بلندی پر آتے ہی اس نے مشینی سسٹم سے کام لیتے ہوئے نیچے رسیاں لٹکا دیں تاکہ جنگل میں موجود ٹروپرز ان رسیوں کے ذریعے واپس ہیلی کاپٹر میں آ سکیں۔

میجر شانگ ہو کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ ٹروپرز

نے نیچے ہر جگہ چیک کر لی تھی لیکن انہیں وہ افراد کہیں نہیں مل سکے تھے جن کے لئے وہ خصوصی طور پر یہاں آیا تھا۔ ٹروپرز کے مطابق وہاں قبیلے کا سردار بھی موجود نہیں تھا۔ ہیڈ کوارٹر کی سکرین پر اس نے دیکھا تھا کہ قبیلے کے قیدیوں کے پاس سامان نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی اور انہوں نے جنگل میں آ کر جس قدر شیلنگ کی تھی اس شیلنگ سے تو ارد گرد موجود چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں تک کو بے ہوش ہو جانا چاہئے تھا پھر بغیر گیس ماسک کے وہ افراد بے ہوش ہونے سے کیسے بچ سکتے تھے۔ ظاہر ہے وہ گیس سے بے ہوش نہیں ہوئے تھے اسی لئے تو وہ قبیلے سے غائب ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ حیرت کی بات تو یہی تھی کہ آخر گیس نے ان افراد پر اثر کیوں نہیں کیا تھا اور جس تیزی سے وہ ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچے تھے اس تیزی سے ان سات افراد کا قبیلے سے نکل جانا بھی ناممکنات میں سے تھا۔ اگر وہ کسی طرف بھاگ رہے ہوتے تو انہیں کم از کم ہیلی کاپٹروں سے بھاگتے ہوئے تو دیکھا ہی جا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ سات افراد جنگل سے غائب تھے جس نے میجر شانگ ہو کو شدید حیرت اور پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا اور اب چونکہ وہ زیادہ دیر وہاں نہیں رک سکتا تھا اس لئے اس نے ٹروپرز کو واپس بلا لیا تھا تاکہ وہ جلد سے جلد وہاں سے نکل سکیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”ہیلی کاپٹر والے قبیلے میں شیلنگ کر رہے ہیں۔ سائیڈوں میں ہونے والی شیلنگ کا دھواں جلد ہی یہاں پھیل جائے گا۔ جیسے ہی دھواں اس طرف آئے سب اپنے سانس روک لینا۔ وہ یہاں بے ہوش کرنے والی گیس پھیلا رہے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں اس گیس سے بچنا ہے“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھوں نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیئے۔ دھماکوں کی آوازیں سن کر اور قبیلے کے ارد گرد دھواں پھیلتے دیکھ کر سوشائی اور اس کے ساتھی بھی پریشان ہو گئے تھے۔

”سوشائی۔ جلدی بتاؤ۔ یہاں سے نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ ہے یا نہیں“...... عمران نے سوشائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”خفیہ راستہ۔ کیا مطلب“...... سوشائی نے چونک کر کہا۔

”کوئی ایسا راستہ جو زمین کے نیچے ہو اور جہاں سے تم یا تمہارے ساتھی خفیہ طور پر قبیلے سے باہر جا سکتے ہوں“...... عمران

نے بے چینی سے پوچھا۔

”لاما کے پگوڈے کے نیچے ایک راستہ ہے جو نجانے کہاں جاتا ہے۔ میں نے نیچے جانے والا راستہ تو دیکھا تھا لیکن وہ راستہ کہاں جاتا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے“...... سوشائی نے سوچتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ تو پھر آؤ میرے ساتھ۔ جلدی اور اگر اپنا سانس روک سکتے ہو تو روک لو کیونکہ یہاں پھیلنے والا دھواں بے حد زہریلا ہے۔ اگر یہ دھواں سانس کے ذریعے تمہارے پھیپھڑوں میں چلا گیا تو تم بے ہوش ہو جاؤ گے“...... عمران نے کہا تو سوشائی بوکھلا گیا۔ دھواں اب ہر طرف پھیل گیا تھا۔ عمران نے دھواں پھیلتے دیکھ کر فوراً سانس روک لیا تھا۔ اس نے چونکہ اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی ہدایات دے دی تھیں اس لئے ان سب نے بھی سانس روک لئے تھے۔ سوشائی نے بھی سانس روک لیا تھا اور عمران کو ایک طرف آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بھاگنے لگا۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ آنے کا کہا تو وہ سب سوشائی کے پیچھے بھاگنے لگے۔ پھر عمران کو کوئی خیال آیا تو وہ تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا اس درخت کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے ساتھ اس نے قبیلے کے سردار کو باندھ رکھا تھا۔ سردار ابھی تک بے ہوش تھا۔ عمران نے جلدی جلدی اس کی رسیاں کھولیں اور پھر وہ اسے اپنے کاندھے پر ڈال کر انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف بھاگنے لگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس طرف سوشائی اور اس کے ساتھی بھاگے جا رہے تھے۔ وہ قبیلے کے پگوڈوں کے عقبی طرف گئے تھے۔ اس طرف دھوئیں کی مقدار زیادہ تھی لیکن ان سب نے سانس روک رکھے تھے اس لئے دھوئیں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں عمران نے انہیں قبیلے کے عقب میں موجود ایک بڑے پگوڈے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس پگوڈے کو دیکھ کر عمران نے اپنی رفتار اور تیز کر دی اور بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا پگوڈے میں آ گیا۔ اسے پگوڈے میں داخل ہوتے دیکھ کر اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔ پگوڈے کے اندر دھواں تھا لیکن اس کی مقدار کم تھی۔ جیسے ہی عمران اندر آیا، سوشائی تیزی سے پگوڈے کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔ وہ چونکہ دروازہ کھول کر پگوڈے میں داخل ہوئے تھے اس لئے دروازہ بند ہونے کی وجہ سے پگوڈے میں زیادہ دھواں داخل نہیں ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے سے جو دھواں اندر آیا تھا وہ بھی ان کے لئے خطرناک ہو سکتا تھا اس لئے ان میں سے کسی نے بھی سانس لینے کی کوشش نہیں کی تھی۔

یہ لاما کا پگوڈا تھا جو عام پگوڈوں سے کہیں بڑا اور وسیع تھا اور پگوڈے کو اندر سے بانسوں اور جھاڑیوں کے ساتھ جوڑ کر اس کے تین حصے بنا دیئے گئے تھے۔ تینوں حصے بڑے کمروں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک کمرے میں لاما کی پوجا کا سامان پڑا ہوا

دکھائی دے رہا تھا جبکہ دوسرے کمرے میں اس کی ضروریات کے دوسرے سامان کے ساتھ تختوں کا بنا ہوا ایک پلنگ موجود تھا جس پر شاید لاما آرام کرتا تھا۔ وہاں دو بڑے بڑے تھیلے پڑے تھے۔ ان تھیلوں پر نظر پڑتے ہی جوزف اور جوانا تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے تھیلے اٹھا لئے۔ یہ ان کے ہی تھیلے تھے جو وہ طیارے سے نکال کر لائے تھے۔ قبیلے والوں نے انہیں بے ہوش کر کے ان سے ان کے تھیلے لاما کے پگوڈے میں پہنچا دیئے تھے۔ ان دونوں نے تھیلے اٹھا کر اپنے کاندھوں پر لاد لئے۔ اس اثناء میں سوشائی تیسرے کمرے میں چلا گیا تھا۔ تیسرا کمرہ خالی تھا۔ وہاں سامان نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ اس کمرے کی زمین پر ہر طرف خشک جھاڑیوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

سوشائی نے کمرے کے ایک حصے میں پڑی ہوئی خشک جھاڑیاں ہٹانی شروع کر دیں۔ اسے جھاڑیاں ہٹاتے دیکھ کر تنویر اور صفدر بھی تیزی سے اس کی مدد کے لئے آگے بڑھے اور انہوں نے بھی وہاں سے جھاڑیاں ہٹانی شروع کر دیں۔ جھاڑیاں ہٹتے ہی انہیں نیچے ایک بڑا سا تختہ دکھائی دیا جو زمین کے ایک بڑے چوکور ہول پر رکھا ہوا تھا۔ سوشائی نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس تختے کو ہٹائیں تو جوانا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے تختے کی سائیڈوں میں انگلیاں پھنسا کر اسے ایک جھٹکے سے ہول سے اٹھا لیا۔

جیسے ہی ہول سے تختہ ہٹا انہیں نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی دکھائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیں۔ سیڑھیاں دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو فوراً نیچے جانے کا کہا تو وہ سب تیزی سے سیڑھیاں اترنا شروع ہو گئے۔

''تم سردار کو لے کر نیچے جاؤ۔ تمہارے جانے کے بعد میں یہ تختہ ہول پر رکھ کر اوپر پھر سے جھاڑیاں پھیلا دوں گا''...... سوشائی نے اشارے سے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سردار کو اٹھائے تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ نیچے گیا۔ سوشائی نے فوراً تختہ اٹھا کر ہول پر رکھا اور پھر اس نے اس جگہ پر پھر سے جھاڑیاں پھیلانی شروع کر دیں۔ چند ہی لمحوں میں اس نے جھاڑیاں برابر کر دیں جس سے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ اس کمرے کی زمین کے نیچے کوئی تہہ خانہ یا کوئی خفیہ راستہ بھی ہو سکتا ہے۔ جھاڑیاں پھیلا کر سوشائی اس کمرے سے نکل آیا اور پھر وہ دوسرے کمروں سے ہوتا ہوا لاما کے پگوڈے سے باہر آ گیا۔ اس کے لئے اب سانس روکنا مشکل ہو رہا تھا۔ لاما کے پگوڈے سے نکلتے ہی اس کی برداشت ختم ہو گئی اور اس نے بے اختیار سانس لینا شروع کر دیا۔ جیسے ہی اس نے سانس لینا شروع کیا دھواں اس کے پھیپھڑوں میں داخل ہو گیا اور وہ وہیں بے ہوش ہو کر گرتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی سیڑھیاں اتر کر ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے میں اندھیرا تھا۔ جوزف اور جوانا نے اپنے بیگوں

سے ٹارچیں نکالیں اور انہیں روشن کر لیا۔ تہہ خانے تک چونکہ دھویں کے اثرات نہیں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے وہاں آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا تھا۔

''سوشائی کہاں رہ گیا۔ کیا وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا ہے''۔ صفدر نے عمران کو دیکھ کر کہا۔

''نہیں۔ وہ باہر رہ گیا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ باہر رہ کر تختہ برابر کر دے گا اور تختے پر پھر سے جھاڑیاں پھیلا دے گا تاکہ کسی کو اس خفیہ ٹھکانے کا علم نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہ لاما کا پگوڈا ہے۔ اگر یہاں یہ خفیہ تہہ خانہ موجود ہے تو پھر اس کے بارے میں سوشائی کو کیسے پتہ چلا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''جیسے بھی پتہ چلا ہے اس سے ہمیں کیا۔ ہمیں تو اس کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہماری مدد کی اور ہمیں اس خفیہ جگہ پہنچا دیا ورنہ باہر جس قدر شیلنگ کی جا رہی ہے ہم کب تک اپنا سانس روک سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ ہیں کون اور انہوں نے ہیلی کاپٹروں سے قبیلے میں شیلنگ کیوں کی ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے خیال کے مطابق وہ لوگ یہاں ہماری تلاش میں آئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ جنگل میں بلیو ریز ماڈیکر گن سے پھیلائی گئی ہے۔ بلیو ریز سے وہ جنگل کے ہر حصے کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چیک کر سکتے ہیں۔ انہوں نے چیک کیا ہو گا اور ہمیں قبیلے والوں کی قید میں دیکھ لیا ہو گا اس لئے انہوں نے ہمیں یہاں سے لے جانے کے لئے منصوبہ بندی کی ہو گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’مطلب وہ یہاں ہماری مدد کے لئے آئے ہیں‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’اگر انہوں نے اس بات کی تصدیق نہ کی ہو گی کہ ہمارا تعلق جیوگرافیکل سروے ٹیم سے ہے تو پھر وہ یقیناً ہماری مدد کے لئے ہی آئے ہوں گے تا کہ ہمیں ان قبیلے والوں سے بچا سکیں اور اگر انہیں اس بات کا علم ہو گیا کہ ہمارا تعلق اقوام متحدہ کے بین الاقوامی جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے نہیں ہے تو پھر ہم ان کی نظر میں یقیناً مجرم ہوں گے۔ مجرموں کی حیثیت سے وہ اس بات کا پتہ لگانے کے لئے یہاں سے ہمیں بے ہوش کر کے لے جانا چاہتے ہوں گے کہ ہمارا تعلق کس ملک سے ہے اور ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے تھے‘‘...... عمران نے کہا۔ اس نے سردار کو کاندھے سے اتار کر ایک طرف ڈال دیا تھا۔

’’تمہارے خیال میں کیا یہ شوگرانی ایجنسی کے ہیلی کاپٹر ہیں‘‘۔ جولیا نے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں نے درختوں کے درمیان سے ایک ہیلی کاپٹر کی جھلک دیکھی تھی۔ اس ہیلی کاپٹر پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ڈریگن بنا ہوا تھا۔ جو شوگران کی ریڈ ڈریگن ایجنسی کا مخصوص نشان ہے‘‘۔

عمران نے جواب دیا۔

’’اسی لئے انہوں نے قبیلے والوں کو نقصان پہنچانے کی بجائے ہر طرف بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی تھی تا کہ وہ نیچے آ کر آسانی سے ہمیں اٹھا کر لے جائیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’شکر ہے کہ یہاں گیس کے اثرات نہیں ہیں ورنہ باہر تو ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا اور ہمارے لئے وہاں سانس لینا مشکل ہو رہا تھا‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’شاید سوشائی نے عمران صاحب کی باتوں پر یقین کر لیا ہے اسی لئے وہ ہمیں یہاں لے آیا تھا‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’شاید‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اسے ساتھ کیوں لائے ہو‘‘...... جولیا نے سردار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

’’لاما نے تو دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی تھی۔ اب لے دے کر یہی بچا ہے جو ہمیں اس جنگل میں بلیک اسکارپین کے اس اڈے کے بارے میں بتا سکتا ہے جہاں منشیات اور اسلحے کے ذخائر موجود ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیا بلیک اسکارپین کے افراد اس قدر مضبوط اعصاب کے مالک ہیں کہ سینڈیکیٹ کا راز چھپانے کے لئے اپنی جان تک دے دیتے ہیں‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’لاما کی ہلاکت سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسے اپنی جان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے زیادہ سینڈیکیٹ کے تحفظ کی فکر تھی“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اس کی خودکشی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا تعلق بلیک اسکارپین سے ہی تھا اور اس کی اصلیت قبیلے والوں کے سامنے آ گئی تھی اس لئے اس کے پاس سوائے خودکشی کے اور کوئی راستہ نہیں تھا“...... جولیا نے کہا۔

”میں نے ہلاک ہوتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر انتہائی طنز انگیز مسکراہٹ دیکھی تھی۔ وہ عمران صاحب کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ ہار کر بھی عمران صاحب سے جیت گیا ہو۔ کیوں عمران صاحب“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ اس کی آخری مسکراہٹ نے مجھے بھی الجھا رکھا ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ مرتے وقت اس قدر طنزیہ اور فاتحانہ انداز میں مسکرایا کیوں تھا“...... عمران نے کہا۔

”یہ بات شاید ہمیں سردار شانگو بتا دے“...... جولیا نے کہا۔

”تو کیا ہم اسے ہوش میں لائیں تاکہ پتہ چل سکے کہ اس کا بھی تعلق بلیک اسکارپین سے ہے یا یہ واقعی اس قبیلے کا اصلی سردار ہے“...... تنویر نے کہا۔

”نہیں۔ اس کے چہرے پر میک اپ نہیں ہے۔ یہ اس قبیلے کا اصلی سردار ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بھی قبیلے والوں کی طرح لاما کی اصلیت نہیں جانتا تھا“...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”تو پھر تم اسے یہاں کیوں لائے ہو“...... جولیا نے کہا۔

”اس کی وجہ سے ہم قبیلے والوں سے بچے رہ سکتے ہیں۔ اس کے پاس جادوئی طاقتیں ہیں۔ اپنی جادوئی طاقتوں کے استعمال سے اسے پتہ چل سکتا تھا کہ ہم نے قبیلے والوں کے سامنے جو کہا تھا وہ غلط تھا اور ہم کاشائی دیوتا کے نمائندے نہیں ہیں۔ جب تک یہ ہمارے ساتھ رہے گا ہمیں قبیلے والوں سے کوئی خطرہ نہیں رہے گا“...... عمران نے کہا۔

”ہمارے پاس اسلحہ موجود ہے۔ جب تمہیں پتہ ہے کہ قبیلے والے بے حد ظالم اور سنگ دل ہیں اور یہ یہاں آنے والے افراد کو خوفناک اذیتیں دے کر ہلاک کر دیتے ہیں تو پھر تم انہیں زندہ کیوں چھوڑ رہے ہو۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں اس قبیلے کو ہی ختم کر دینا چاہئے تاکہ اس جنگل میں آنے والے افراد ان کے شر سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں“...... تنویر نے کہا۔

”ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے۔ قبیلے والوں کی مدد کے بغیر ہم اس جنگل میں بلیک اسکارپین کا خفیہ ٹھکانہ نہیں ڈھونڈ سکیں گے۔ یہ عام جنگلوں سے کہیں زیادہ خطرناک جنگل ہے جو بھول بھلیوں کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ اگر ہم نے اپنے طور پر بلیک اسکارپین کے خفیہ ٹھکانے کی تلاش شروع کی تو اس میں ہمیں نجانے کتنا وقت لگ جائے جبکہ قبیلے والوں کی مدد سے ہم بھول بھلیوں میں بھٹکنے سے بچ سکتے ہیں اور مجھے اس بات کا قوی یقین ہے کہ نقلی لاما ان سے یقینی

طور پر سمگلنگ کا کام لیتا ہو گا اور یہاں کا مال ان قبیلے والوں کے توسط سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچایا جاتا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو وہ سب اس کی بات سمجھ گئے۔

"یہ بھی ایک تہہ خانہ ہے جو انسانی ہاتھوں کا بنا ہوا ہے لیکن یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا یہ تہہ خانہ نقلی لاما نے بنایا ہے"۔ جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہوسکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تہہ خانہ پہلے کا ہو اور پوجا پاٹ کے لئے لاما جنگل کے شور شرابے سے بچنے کے لئے یہاں آ جاتا ہو"...... عمران نے بھی چاروں طرف نگاہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

تہہ خانہ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ تہہ خانہ انسانی ہاتھوں کا ہی بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کی دیواروں کی چنائی لکڑی کے تختوں سے کی گئی تھی۔ زمین پر بھی لکڑی کے تختے ہی لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ تہہ خانہ بظاہر چاروں اطراف سے بند دکھائی دے رہا تھا لیکن وہاں ہوا کا گزر ہو رہا تھا۔ شاید لکڑی کے تختوں کے پیچھے کچھ ایسے راستے رکھے گئے تھے جہاں سے تہہ خانے میں ہوا کا گزر ہو سکے اور ان راستوں پر جھاڑیاں بچھا دی گئی تھیں تاکہ باہر سے آنے والی ہوا چھن کر آئے اور اس میں گرد اور ریت نہ ہو۔ اسی وجہ سے وہاں آنے والی ہوا میں باہر پھیلی ہوئی گیس کے اثرات نہیں تھے ورنہ شاید وہ یہاں بے ہوش پڑے ہوتے۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ انہیں باہر ہر طرف بھاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بوٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ شاید ہیلی کاپٹروں سے فورس نیچے آ گئی تھی اور وہ ادھر ادھر بھاگ رہی تھی۔ اوپر پگوڈے میں بھی انہیں بھاری بوٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ بھاری بوٹوں کی آوازیں سنتے ہی عمران نے جوزف اور جوانا کو ٹارچیں آف کرنے کا اشارہ کر دیا۔ عمران کا اشارہ پاتے ہی ان دونوں نے ٹارچیں آف کر دیں۔

"لگتا ہے وہ ہر طرف ہمیں ہی تلاش کرتے پھر رہے ہیں اسی لئے ان کے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں"۔ صفدر نے آہستہ آواز میں کہا۔

"اگر انہوں نے یہ تہہ خانہ تلاش کر لیا تو"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہم ان کا مقابلہ کریں گے۔ اب ہمارے پاس اسلحے کی کوئی کمی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر سوشائی نے اوپر تختہ برابر کر کے فرش پر خشک جھاڑیاں پھیلا دی ہوں گی تو پھر ان کا یہاں آنے کا چانس بے حد کم ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ مت بھولو کہ فرش پر لکڑی کا تختہ موجود ہے۔ اگر کسی آدمی کا اس تختے پر پاؤں پڑ گیا تو اسے تختے کے نیچے موجود خلاء کا آسانی سے پتہ چل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں ہر طرح کی صورتحال سے نپٹنے کے لئے تیار رہنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاہئے۔ اگر وہ یہاں آئے تو ہمیں ان کے خلاف بھرپور اور فوری کارروائی کرنی پڑے گی۔ ہم تہہ خانے میں ہیں اگر انہوں نے یہاں بم پھینک دیا تو پھر ہم میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچے''۔ جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ہمیں ہلاک کرنے کی بجائے زندہ پکڑنے کو ترجیح دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''پھر بھی۔ زندہ پکڑنے کے لئے اگر انہوں نے یہاں گیس کے طاقتور شیل پھینک دیئے تو ہم کب تک اس گیس سے بچنے کے لئے سانس روکے رہیں گے''...... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا انہیں اوپر بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید فورس کے افراد اس کمرے تک آن پہنچے تھے۔ ان آوازوں کو سن کر ان سب نے اپنے دم سادھ لئے۔

''کمرہ خالی ہے۔ چلو باہر''...... اوپر سے انہیں ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور کمرہ خالی ہونے کا سن کر ان سب کے ستے ہوئے چہرے بحال ہو گئے۔

''وہ خالی کمرہ دیکھ کر چلے گئے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اندر آ کر فرش کو چیک کر لیتا تو ہمارے لئے مشکل ہو جاتی''...... صفدر نے کہا۔

''خطرہ تو بہرحال اب بھی موجود ہے۔ کوئی اور بھی یہاں چیکنگ کے لئے آ سکتا ہے اور اگر ان کے پاس زمین کے نیچے

راستہ تلاش کرنے والے سائنسی آلات ہوئے تو انہیں یہاں پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم یہاں خاموش کیوں بیٹھے ہو کچھ کرتے کیوں نہیں''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''خاموش کہاں ہوں۔ مسلسل بول تو رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

میرا مطلب ہے کچھ کرو''...... جولیا نے کہا۔

''اگر اندھیرے میں تنویر کے گوش سننے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں تو پھر میں تمہیں لیلیٰ مجنوں کا درد بھرا قصہ سنانا شروع کر دیتا ہوں جو میرے قصہ حیات سے مختلف نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''فضول باتیں مت کرو۔ یہاں سے نکلنے اور ریڈ ڈریگن فورس سے بچنے کے لئے کچھ کرو''...... جولیا نے عمران کی حماقت بھری بات سن کر انتہائی جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں سمجھا تم مجھ سے کہہ رہی ہو کہ میں تمہیں ہیر، رانجھے کی آہوں بھری داستان سناؤں۔ کیدو بھی یہاں موجود ہے۔ شاید اس کا دل پسیج جائے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اب میں کیا کہوں تم سے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”سب کے سامنے مجھے صرف عمران کہا کرو اور جب کوئی پاس نہ ہو تو تمہارے دل میں جو پیارا سا نام آیا کرے لے لیا کرو“...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

”لگتا ہے ہم یہاں آرام کرنے آئے ہو اور تمہارا آگے بڑھنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے“...... تنویر نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

”جہاں سکون ہو آرام کرنے کا لطف بھی وہیں آتا ہے اور یہ جگہ خاصی پرسکون ہے۔ جب تک ایجنسی کے افراد ہمیں پکڑنے یہاں نہیں آ جاتے ہم اطمینان سے لمبی تان کر سو سکتے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے ذہن میں ان سے بچنے کا کوئی لائحہ عمل نہیں ہے اس لئے تم اس طرح بے تکی باتیں کر رہے ہو“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ذہن میں تو میرے بہت کچھ ہے مگر افسوس کہ میں سب کے سامنے نہیں کہہ سکتا“...... عمران نے ایک سرد آہ بھر کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

”ہمیں اس تہہ خانے کی چیکنگ کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی اور خفیہ راستہ بھی ہو“...... صفدر نے کہا۔

”آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن اس پر عمل کون کرے گا“...... عمران نے کاہلانہ انداز میں کہا جیسے اس میں اٹھ کر تہہ خانے کی چیکنگ کرنے کی ہمت نہ ہو۔

”تم“...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

”میری ٹانگوں میں تو اتنی سکت نہیں ہے کہ میں کچھ دیر اٹھ کر کھڑا بھی ہو سکوں۔ ایسا کرو کہ تم سب تہہ خانے کا فرش اور اس کی دیواریں چیک کرو تب تک میں خوابِ خرگوش کے مزے لے لیتا ہوں اور اگر مجھے خرگوش نہ ملے تو میں جنگلی چوہوں سے بھی کام چلا لوں گا“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”اسے تو فضول باتیں کرنے کے سوا کچھ نہیں آتا۔ اب ہمیں ہی کرنا ہو گا جو بھی کرنا ہو گا“...... جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”اوپر سے وہ لوگ جا چکے ہیں۔ اب ہم یہاں ٹارچیں روشن کر سکتے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جوزف، جوانا روشن کرو ٹارچیں“...... جولیا نے کہا تو ان دونوں نے ایک بار پھر ٹارچیں روشن کر لیں۔ تہہ خانے میں روشنی پھیلتے ہی انہوں نے عمران کو ٹانگیں پسارے دیکھا وہ آنکھیں بند کئے سونے کی اداکاری کر رہا تھا۔

”اتنی جلدی نیند بھی آ گئی اسے“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”نہیں۔ اگر تم لوریاں سنا دو تو شاید آ جائے“...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی جبکہ باقی سب کے چہروں پر ایک بار پھر مسکراہٹیں بکھر گئیں۔

چلو۔ تم سب دیواریں چیک کرو“...... جولیا نے کہا تو صفدر،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تہہ خانے کی دیواریں چیک کرنے لگے۔ عمران اسی طرح آنکھیں بند کئے پڑا رہا۔ وہ سب دیواروں کے ساتھ ساتھ تہہ خانے کا فرش بھی چیک کرتے رہے لیکن وہاں انہیں دوسرے کسی خفیہ راستے کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔

”نہیں۔ یہاں سے نکلنے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے“...... صفدر نے چیکنگ کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اس تہہ خانے کو شاید لاما پوجا پاٹ کے لئے ہی استعمال کرتا تھا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یہاں کہیں بھی کسی دوسرے راستے کے آثار موجود نہیں ہیں“...... تنویر نے کہا۔

”لگتا ہے کہ ہمیں اس وقت تک یہاں رکنا پڑے گا جب تک کہ ایجنسی والے یہاں سے ہماری تلاش میں ناکام ہو کر واپس نہیں چلے جاتے“...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اگر وہ نہ گئے تو“...... تنویر نے کہا۔

”کچھ بھی ہو۔ ان کے ہاتھ آنے سے بہتر ہے کہ ہم ان کے جانے کا ہی انتظار کریں“...... جولیا نے کہا تو تنویر نے ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے انگڑائیاں لینا شروع کر دی جیسے وہ نیند سے جاگا ہو۔

”ملا کوئی راستہ یہاں سے نکلنے کا“...... عمران نے ایک طویل جماہی لیتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ یہاں سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ وہی راستہ جہاں سے ہم یہاں آئے تھے“...... جولیا نے کہا۔

”کیوں کیا تم میں سے کسی کو بھی اس دیوار میں دوسرے راستے کا پتہ نہیں چلا“...... عمران نے ایک دیوار کی طرف اشارہ کر کے اسی انداز میں کہا۔

”اس دیوار میں۔ کیا مطلب“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”میں نے اس دیوار کو اچھی طرح سے ٹھونک بجا کر دیکھا ہے۔ دیوار ٹھوس ہے۔ اگر اس کے پیچھے کوئی راستہ ہوتا تو اس کا مجھے پتہ چل جاتا“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”دیوار کو تم نے ہاتھوں سے ٹھونک بجا کر دیکھا ہو گا۔ اگر دیوار پر تم سر مارتے اور سر سے ٹھونک بجا کر چیک کرتے تو تمہیں فوراً پتہ چل جاتا کہ دیوار کے کونے میں ایک راستہ موجود ہے جو کسی سرنگ میں جاتا ہے“...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”کیا مطلب۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس دیوار کے کونے میں کوئی خفیہ سرنگ ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جب میں سویا ہوا تھا تو خواب میں مجھے ایک بزرگ دکھائی دیئے تھے۔ انہوں نے مجھے اس راستے کے بارے میں بتایا تھا“۔

عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ وہ سب چند لمحے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے رہے پھر صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس دیوار کے کونے میں مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو اسے وہاں دیوار کے کھوکھلے پن کا احساس ہوا۔

''عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ دیوار کا یہ حصہ کھوکھلا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ دیوار کی دوسری طرف کھلا ہوا راستہ موجود ہے''...... صفدر نے کہا تو وہ سب حیران رہ گئے۔

''سچ سچ بتاؤ۔ تم کیسے جانتے ہو کہ یہاں کوئی خفیہ سرنگ موجود ہے''...... جولیا نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے خواب میں ایک بزرگ دکھائی دیئے تھے اور انہوں نے ہی مجھے اس راستے کے بارے میں بتایا تھا''...... جولیا کو اپنی طرف گھورتے دیکھ کر عمران نے سہم کر کسی بچے کی طرح ڈرتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھ گیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا سمجھ گئے تم''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''عمران صاحب نے کمرے کی ساخت دیکھ کر تجزیہ کیا ہوگا اور ان کا تجزیہ ہمیشہ درست ثابت ہوتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب غور سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''اگر تم نے تجزیہ کر لیا تھا تو پھر تم نے بتایا کیوں نہیں۔ خواہ مخواہ ہم چیکنگ کرتے رہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر میں بتا دیتا تو پھر تم سب نے مجھے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جانا تھا اور میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''تو کیا اتنی دیر میں ہوگیا تمہارا آرام پورا''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ چند منٹوں کی نیند نے میری ساری تھکاوٹ ختم کر دی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے میں کئی صدیاں سویا رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''کوئی حال نہیں ہے تمہارا''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''حال تو واقعی بے حال ہے لیکن اگر تم ساتھ دو تو ہمارا مستقبل ضرور تابناک ہوسکتا ہے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ان سب کے ساتھ تنویر بھی ہنس پڑا۔ اسے عمران کے بے ساختہ انداز پر ہنسی آ گئی تھی۔

''ارے میری بات پر تنویر منہ بنانے کی بجائے ہنس رہا ہے اور وہ کیا کہتے ہیں کہ جو ہنستا ہے وہ پھنستا ہے۔ مطلب یہ کہ تنویر پھنس گیا ہے اور اب اسے میرا قانونی بھائی بننے پر کوئی اعتراض نہیں ہے''...... عمران نے یکلخت اچھل کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اپنا منہ دھو رکھو۔ میں تمہاری بات پر نہیں تمہاری بے ساختگی پر ہنسا تھا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''اب اگر راستہ مل ہی گیا ہے تو پھر تم یہاں سے نکل کیوں نہیں رہے''...... جولیا نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

''راستہ تو ہے مگر اسے کھولنے کی کل کہاں ہے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس دیوار کے قریب آ گیا اور غور سے دیوار کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اس دیوار اور دوسرا ہاتھ دائیں دیوار پر رکھا اور دونوں دیواروں کو ایک ساتھ اندر کی طرف دھکا دینا شروع کر دیا۔ اسی لمحے دونوں دیواروں کے دو لمبے ٹکڑے الگ ہوئے اور اندر کی طرف چلے گئے۔ ٹکڑے اندر جاتے ہی خود بخود دونوں دیواروں کی سائیڈوں میں چلے گئے۔ اب ان کے سامنے ایک بڑا سا خلاء تھا جو دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''بڑے خاص انداز میں یہ راستہ بنایا گیا ہے جو دو دیواروں سے کھلتا ہے۔ اس طرح راستہ اوپن کرنے کا واقعی کسی کو خیال تک نہیں آ سکتا تھا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو عمران نے کون سا اس راستے کو تلاش کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے تھے۔ بس سوچا ہی تھا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تجزیئے تو ہم سب نے کئے تھے بلکہ دیواروں کو ٹھونک بجا کر بھی چیک کیا تھا لیکن......'' جولیا نے منہ بنا کر کہا تو تنویر کھسیانے

انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا۔

''مطلب تم سب سے زیادہ میں جینیئس ہوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اس میں تو خیر کوئی شک والی بات نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے بھی مسکرا کر کہا۔

''سنا ہے جینیئس آدمی کی اولاد بھی جینیئس ہی ہوتی ہے''۔ عمران نے دانت نکال کر کہا۔

''ہوتی ہو گی۔ ہمیں اس سے کیا۔ اب چلو اور نکلو یہاں سے''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا اور پھر وہ تیزی سے سرنگ کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے پیچھے تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی سرنگ میں داخل ہو گئے۔ جوزف اور جوانا عمران کے ساتھ وہیں رکے ہوئے تھے۔

''میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔ چلو نکلو تم دونوں بھی''...... عمران نے ان دونوں کو اپنی طرف دیکھتا پا کر منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی بے اختیار ہنس پڑے اور سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران بھی ادھر ادھر دیکھتا ہوا سرنگ میں آ گیا۔ جیسے ہی وہ سرنگ میں آیا اسی لمحے اس کے عقب میں سرنگ کا راستہ بند ہوتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلیک اسکارپین جیسے ہی اپنے مخصوص کمرے میں داخل ہوا اسی لمحے کمرے میں فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ وہ تیزی سے اپنی میز کی طرف بڑھا۔ میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ بلیک اسکارپین میز کے پیچھے جا کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”بلیک اسکارپین“...... اس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”شائی لاگ بول رہا ہوں ماسٹر“...... دوسری طرف سے شائی لاگ کی آواز سنائی دی۔

”یس شائی لاگ۔ میں تمہیں ہی کال کرنے کے لئے آفس آیا تھا۔ کیا ہوا روزی راسکل کا۔ کیا وہ اس پوزیشن میں ہے کہ ریڈ نوٹ کے بارے میں کچھ بتا سکے“...... بلیک اسکارپین نے شائی لاگ کی آواز سن کر تیز لہجے میں کہا۔

”نہیں ماسٹر۔ ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے اور نہ ہی اسے ہوش آیا ہے۔ جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا اس وقت تک نہ تو اس سے کچھ پوچھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا مائنڈ اسکین کیا جا سکتا ہے“...... شائی لاگ نے جواب دیا تو بلیک اسکارپین کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

”اسے جلد سے جلد ٹھیک کرو شائی لاگ۔ اس نے ہمیں احمق بنایا ہے۔ اصلی ریڈ نوٹ اس نے کہیں چھپا کر ہمیں بلینک ریڈ نوٹ دے دیا ہے۔ مجھے ہر حال میں اس سے اصلی ریڈ نوٹ چاہئے۔ سمجھے تم“...... بلیک اسکارپین نے سرد لہجے میں کہا۔

”یس ماسٹر۔ ایک بار اسے ہوش میں آنے دیں پھر میں اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر بھی اس سے ریڈ نوٹ کے بارے میں اگلوا لوں گا“......شائی لاگ نے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ تم نے فون کس لئے کیا ہے“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”پاکیشیا سے روزی راسکل اور ریڈ نوٹ حاصل کرنے کے لئے ایک شخص میرے پاس آیا تھا ماسٹر۔ میں نے آپ کو اس کے بارے میں بتانے کے لئے کال کی ہے“......شائی لاگ نے کہا تو بلیک اسکارپین چونک پڑا۔

”کون ہے وہ“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”اس کا اصلی نام تو میں نہیں جانتا لیکن یہ کنفرم ہے کہ اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ مجھ سے روزی راسکل اور ریڈ نوٹ حاصل کرنے پہنچا ہے''...... شاگی لاگ نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کے بارے میں اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''اب کہاں ہے وہ''...... ساری تفصیل سن کر بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ میری قید میں ہے ماسٹر۔ میں نے اسے ایک بلاکڈ روم میں قید کر دیا ہے''...... شاگی لاگ نے کہا۔

''کیا ضرورت ہے اسے قید کرنے کی۔ اگر وہ یہاں روزی راسکل اور ریڈ نوٹ کے لئے آیا ہے تو تمہیں چاہئے تھا کہ اسے فوری طور پر ختم کر دیتے''...... بلیک اسکارپین نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں یہی کرنا چاہتا تھا ماسٹر لیکن پھر میں نے اس خیال سے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا کہ آپ سے اس کے بارے میں ڈسکس کر لوں۔ وہ جس انداز میں یہاں پہنچا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاکیشیا اور شوگران کے انڈر ورلڈ میں مضبوط رابطے ہیں۔ ورنہ کسی عام انسان کا مجھ تک پہنچنا ناممکن ہے۔ اس کے پاس ہمارے گرین پاؤڈر کی معلومات بھی ہیں جبکہ یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ گرین پاؤڈر کا مین سپلائر میں ہوں''...... شاگی لاگ نے کہا۔

''اوہ۔ اسے کیسے معلوم ہوا کہ تم گرین پاؤڈر سپلائی کرتے

ہو''...... بلیک اسکارپین نے چونک کر کہا۔

''یہی بات تو مجھے پریشان کر رہی تھی اور میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ میں اس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر اسے میرے بارے میں یہ خبر کیسے ملی کہ میرا تعلق بلیک اسکارپین سے ہے اور میں گرین پاؤڈر کا سپلائر ہوں''......شاگی لاگ نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم بلیک اسکارپین کے لئے کام کرتے ہو''...... بلیک اسکارپین نے حیرت سے کہا۔

''یس ماسٹر۔ اس کی باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بلیک اسکارپین کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اور پھر اس کی اور میری جو فائٹ ہوئی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تربیت یافتہ شخص ہے۔ ایسا تربیت یافتہ آدمی یا تو انڈر ورلڈ سے ہوسکتا ہے یا پھر کسی سرکاری ایجنسی سے''......شاگی لاگ نے کہا۔

''تو کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے تعلق رکھتا ہے''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''یس ماسٹر۔ میں نے روزی راسکل کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر سے روابط ہیں اور اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے مفاد کے لئے کچھ کام بھی کئے تھے۔ مجھے شک ہے کہ وہ شخص یا تو عمران ہے یا پھر اس کا شاگرد ٹائیگر''......شاگی لاگ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہوا تو یہ ہمارے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری راہ پر لگ گئی تو وہ ہمارے لئے مصیبت کھڑی کر دے گی"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ اسی بات سے میں پریشان تھا اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں۔ میرے لئے سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اگر آنے والا علی عمران یا اس کا شاگرد ٹائیگر ہے تو اسے یہ خبر کہاں سے ملی کہ روزی راسکل میری قید میں ہے اور ریڈ نوٹ بھی ہمارے پاس ہے"......شائی لاگ نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ سوچنے کی بات ہے"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"اس بات کا جواب سوائے اس شخص کے اور کوئی نہیں دے سکتا اسی لئے میں نے اسے ابھی ہلاک کرنے سے گریز کیا ہے۔ اگر وہ واقعی علی عمران یا ٹائیگر ہے تو پھر یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ یہاں اکیلا آیا ہو۔ اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم بھی ہو سکتی ہے اور اگر اسے یہ پتہ ہے کہ روزی راسکل اور ریڈ نوٹ ہمارے پاس ہے تو پھر اس کے ساتھی بھی اس بات سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد ہمیں کسی مرحلے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی سامنا کرنا پڑے"......شائی لاگ نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے شوگران میں ہمارے خلاف کام کرنا آسان نہیں ہوگا۔ جب یہاں کی ایجنسیاں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس بھلا ہمارا کیا بگاڑ لے گی"...... بلیک اسکارپین نے غرا کر کہا۔

"ضروری نہیں ہے ماسٹر کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حیثیت سے یہاں آئیں۔ وہ شخص جس طرح مجھ سے ریڈ نوٹ کی ڈیمانڈ کر رہا تھا اس سے مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے لئے ریڈ نوٹ کی کیا اہمیت ہے اور ریڈ نوٹ جتنا ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اس سے کہیں زیادہ پاکیشیا اس کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ریڈ نوٹ اگر پاکیشیا کے ہاتھ آ جائے اور اس بات کی خبر کافرستانی حکام کو ہو جائے تو وہ یقینی طور پر پاکیشیا کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائیں گے"......شائی لاگ نے کہا۔

"ہم نے ریڈ نوٹ کافرستان سے ڈائریکٹ حاصل نہیں کیا تھا۔ اسے شوگرانی ایجنسی نے کافرستان سے اُڑایا تھا۔ ریڈ ڈریگن بھی ریڈ نوٹ کی تلاش میں ہوگا اور اگر اسے پتہ چل گیا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس بھی ریڈ نوٹ کے پیچھے ہے تو وہ فوراً ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا اور پھر پاکیشیا اور شوگران کے درمیان جو دوستانہ تعلقات ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے شوگران آنے اور یہاں کارروائیاں کرنے سے کشیدہ ہو سکتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس شوگران آنے کی حماقت نہیں کرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گی''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ماسٹر لیکن یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں سرکاری حیثیت سے آنے کی بجائے کسی اور گروپ کی شکل میں یہاں پہنچنے کی کوشش کریں اور کسی کو اس بات کا شک نہ ہونے دیں کہ ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شوگرانی ایجنسیوں کا ساتھ دیتے ہوئے ہماری شہ رگ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ شوگرانی ایجنسیاں آج تک ہمارے خلاف کارروائیاں نہیں کرسکی ہیں لیکن اگر پاکیشیائی ایجنٹوں نے ریڈ ڈریگن کو بتا دیا کہ ریڈ نوٹ ہمارے پاس ہے تو ریڈ ڈریگن پوری فورس لے کر ہمارے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا اور جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اس کے ساتھ ہوں گے تو اس کا حوصلہ اور بڑھ جائے گا اور ہوسکتا ہے کہ وہ شوگران سے بلیک اسکارپین کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اجازت دے دے کہ وہ ہمارے خلاف کھل کر کارروائیاں کریں''...... شائی لاگ نے کہا۔

''یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ ریڈ ڈریگن کسی بھی صورت میں ریڈ نوٹ پاکیشیائیوں کے ہاتھ نہیں جانے دے گا۔ اس نے کافرستان سے ریڈ نوٹ شوگرانی حکومت کو اطلاع دیئے بغیر اپنی صوابدید پر حاصل کیا تھا اور جہاں تک میں جانتا ہوں کہ ریڈ ڈریگن ریڈ نوٹ کو اپنے تک محدود رکھنا چاہتا تھا وہ کسی بھی

صورت میں شوگرانی حکومت کو بھی نہیں بتانا چاہتا کہ ریڈ نوٹ اس کی ایما پر کافرستان سے حاصل کیا گیا ہے''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کسی بھی حیثیت سے کام نہیں کر سکے گی۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس شوگران میں کسی اور حیثیت سے داخل ہوئی تو پھر ہمارے ساتھ ساتھ انہیں ریڈ ڈریگن کا بھی سامنا کرنا پڑے گا اور ریڈ ڈریگن اس وقت تک بے چین رہے گا جب تک وہ ان سب کو ہلاک نہیں کر دیتا اور پاکیشیائی ایجنٹ مرتے دم تک اسے اپنی شناخت نہیں کرائیں گے۔ وہ یقینی طور پر ریڈ ڈریگن کے ہاتھوں عام مجرموں کی طرح مر جائیں گے''...... شائی لاگ نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ میں ریڈ ڈریگن کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ ایک بار جس کے پیچھے پڑ جائے۔ آسانی سے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ یہ تو میری ذہانت ہے جو میں اب تک اس سے خود کو اور اپنے سینڈیکیٹ کو بھی بچاتا چلا آ رہا ہوں''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ اس معاملے میں آپ واقعی جینئس ہیں''...... شائی لاگ نے خوشامد بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک اسکارپین مزید کچھ کہتا اسی لمحے بلیک اسکارپین کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک اسکارپین نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر اس کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”کیا مطلب۔ یہ لاما توموہاما مجھے سیل فون پر کیوں کال کر رہا ہے۔ میں نے تو اسے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ وہ مجھ سے ہمیشہ سیٹلائٹ فون پر رابطہ کیا کرے“...... بلیک اسکارپین نے ڈسپلے دیکھ کر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا ماسٹر“......شائی لاگ نے پوچھا۔

”ایک منٹ۔ شارلنگ جنگل سے کال آ رہی ہے“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس ماسٹر“...... شائی لاگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بلیک اسکارپین نے رسیور سائیڈ پر رکھا اور سیل فون کا کال رسیونگ کا بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

”یس“...... بلیک اسکارپین نے مخصوص لہجے میں کہا۔ چونکہ کال اس کے سیل فون پر کی گئی تھی اس لئے اس نے بلیک اسکارپین کہنے کی بجائے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

”رچی بول رہا ہوں ماسٹر“...... دوسری طرف سے ایک شوگرانی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

”رچی۔ کیا مطلب۔ تم لاما کے فون پر کیسے کال کر رہے ہو۔ کہاں ہے لاما توموہاما“...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ماسٹر یوگاڈا نے خودکشی کر لی ہے“...... دوسری طرف سے رچی نے کہا تو بلیک اسکارپین حیرت سے اچھل پڑا۔ رچی کی بات

سن کر اس کا رنگ متغیر ہو گیا تھا۔

”یوگاڈا نے خودکشی کر لی ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ وہ ہوشو قبیلے کا لاما ہے بگ لاما۔ بگ لاما خودکشی کیسے کر سکتا ہے۔ بولو۔ جواب دو“...... بلیک اسکارپین نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں ماسٹر۔ یوگاڈا نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا تھا جس سے وہ ایک لمحے میں ہلاک ہو گیا تھا“...... رچی نے جواب دیا۔

”لیکن یہ کیسے ہوا۔ اس نے زہریلا کیپسول کیوں چبایا تھا“۔ بلیک اسکارپین نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس کی اصلیت قبیلے والوں کے سامنے کھل گئی تھی۔ اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ دانتوں میں چھپا زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لے“...... رچی نے کہا تو بلیک اسکارپین ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”قبیلے والوں کے سامنے یوگاڈا کی اصلیت کھل گئی تھی۔ کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... بلیک اسکارپین نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے رچی نے اسے جنگل میں پیش آنے والے تمام واقعات تفصیل سے بتانے شروع کر دیئے۔

”ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو کیا اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ جیوگرافیکل سروے کے طیارے میں آنے والے وہ سات افراد

کون ہیں''...... بلیک اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

''نو ماسٹر۔ ابھی تک ان کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ وہ کافرستانی ایجنٹ بھی ہو سکتے ہیں اور پاکیشیائی بھی''...... رچی نے جواب دیا تو بلیک اسکارپین بے اختیار چونک پڑا۔

''ایجنٹ۔ کیا مطلب''...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہوں نے جس انداز میں شوگرانی ایئر بیس اور راڈار سیکشن کو ڈاج دیا تھا اور پھر جس طرح انہوں نے طیارہ کی جنگل میں کریش لینڈنگ کی تھی یہ کام منجھے ہوئے اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہی کر سکتے ہیں کوئی اور نہیں''...... رچی نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اب وہ سب کہاں ہیں''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''ابھی تک وہ یہیں قبیلے میں ہیں ماسٹر اور قبیلے کے سردار کو باندھ کر قبیلے کے نائب سردار سوشائی سے مذاکرات کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ قبیلے والوں کو وہ اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کاشائی دیوتا کے نمائندے ہیں اور کاشائی دیوتا نے قبیلے میں موجود چند شیطان صفت عناصر کو ٹریس کرنے کے لئے انہیں وہاں بھیجا ہے''...... رچی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا قبیلے والے ان کی باتوں میں آ گئے ہیں''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ اسائی کے اشلوک پڑھنے، سردار کے پکڑے جانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور لاما کے نقلی ثابت ہونے پر ان سب کا ان پر یقین بڑھ گیا ہے اور قبیلے کا نائب سردار سوشائی اور قبیلے والے ان سے بے حد متاثر اور مرعوب دکھائی دے رہے ہیں''...... رچی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم اس وقت کہاں ہو''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''میں ان سے الگ ہو کر قبیلے سے کافی فاصلے پر آ کر آپ سے بات کر رہا ہوں۔ آپ سے بات کرنے کے لئے مجھے یوگاڈا کے پگوڈے میں جانا پڑا تھا جہاں سے میں نے اس کا سیل فون اٹھا لیا تھا تاکہ جلد سے جلد اس کی ہلاکت کے بارے میں آپ کو اطلاع دے سکوں''...... رچی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم صورتحال کا جائزہ لو۔ میں سپیشل وے کھول کر وہاں سے قبیلے میں فورس بھیجتا ہوں۔ فورس وہاں پہنچ کر ان ساتوں افراد کو اپنی گرفت میں لے لے گی اور انہیں وہاں سے نکال کر میرے پاس پہنچا دے گی۔ پھر میں خود ہی ان سے معلوم لوں گا کہ وہ کون ہیں اور انہیں بلیک اسکارپین کے بارے میں اتنا سب کچھ کیسے معلوم ہے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ یہی مناسب رہے گا۔ جب تک فورس یہاں پہنچے گی تب تک میں ان کی نگرانی کروں گا اور اگر کوئی اہم بات ہوئی تو میں آپ کو اس کے بارے میں بھی تفصیل بتا دوں گا''...... رچی نے کہا۔

''اوکے''...... بلیک اسکارپین نے کہا اور اس نے رابطہ ختم کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا۔

"کون ہو سکتے ہیں وہ لوگ اور انہیں اس بات کا کیسے پتہ ہے کہ شارلنگ جنگل میں بلیک اسکارپین کا ایک خفیہ ٹھکانہ موجود ہے"...... بلیک اسکارپین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس کی نظر سامنے پڑے ہوئے نیلے فون کے رسیور پر پڑی تو وہ چونک پڑا اور اسے یاد آ گیا کہ وہ رچی سے پہلے شائی لاگ سے بات کر رہا تھا اور اس نے شائی لاگ کو ہولڈ کرنے کے لئے کہا تھا۔ رسیور پر نظر پڑتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"شائی لاگ۔ کیا تم لائن پر ہو"...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ آپ نے مجھے ہولڈ کرنے کا کہا تھا اس لئے میں فون بھلا کیسے بند کر سکتا ہوں"...... شائی لاگ نے کہا۔

"ایک عجیب و غریب سچویشن پیدا ہو گئی ہے شائی لاگ"۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

"کیسی سچوئشن ماسٹر"...... شائی لاگ نے چونک کر کہا تو بلیک اسکارپین نے اسے شارلنگ جنگل سے آنے والی رچی کی کال کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اگر وہ واقعی بلیک اسکارپین کے سپیشل سپاٹ کے بارے میں جانتے ہیں تو پھر وہ بے حد خطرناک ہو سکتے ہیں ماسٹر۔ انہوں نے جس طرح سے قبیلے والوں کو اپنے قابو میں کیا ہے اور ان کی

وجہ سے یوگاڈا کو خودکشی کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ اور منجھے ہوئے ایجنٹ ہیں"۔ شائی لاگ نے کہا۔

"ہاں۔ اور اگر وہ ہمارے سپیشل سپاٹ تک پہنچ گئے تو وہ اس سپاٹ کو تباہ کر سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے اس سپاٹ کو تباہ کر دیا تو ہمیں بہت بڑا نقصان ہو گا۔ سپیشل سپاٹ پر ہمارا قیمتی اسلحہ اور گرین پاؤڈر کے بڑے بڑے اسٹاک موجود ہیں"...... بلیک اسکارپین نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے بھی فکر لاحق ہو گئی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں فوری طور پر سپیشل وے سے شارلنگ جنگل میں جاؤں اور ان سات افراد کو جا کر ہلاک کر دوں"...... شائی لاگ نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں ہلاک کرنے کی بجائے زندہ پکڑنے کی کوشش کرو۔ پتہ تو چلے کہ آخر وہ ہیں کون اور وہ بلیک اسکارپین کے بارے میں کیا جانتے ہیں اور جنگل میں موجود ہمارے ٹھکانے کے بارے میں انہیں کیسے علم ہوا"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ جیسا آپ کا حکم۔ میں انہیں زندہ پکڑنے کی کوشش کروں گا"...... شائی لاگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر وہ آسانی سے قابو میں آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ بے شک انہیں گولیاں مار دینا۔ انہیں بہرحال کسی بھی حالت میں سپیشل سپاٹ تک نہیں پہنچنا چاہئے"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آپ فکر نہ کریں ماسٹر۔ وہ سپیشل سپاٹ تک پہنچنے کے لئے سپیشل وے ہی تلاش نہیں کر سکیں گے۔ اس سے پہلے کہ وہ قبیلے والوں کو اکسا کر اپنی مدد پر آمادہ کریں۔ میں موت بن کر ان کے سروں پر پہنچ جاؤں گا"...... شائی لاگ نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے ان کے بارے میں فوری طور پر رپورٹ دینا"۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... شائی لاگ نے کہا اور بلیک اسکارپین نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اس کے سیل فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی۔

"اب رچی کے پاس ایسی کون سی اطلاع ہے جو اس نے مجھے کال کی ہے"...... بلیک اسکارپین نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے کال رسیو کرنے کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس"...... بلیک اسکارپین نے اپنا نام لئے بغیر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"رچی بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے رچی کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ تم اس قدر بوکھلائے ہوئے کیوں ہو"۔ رچی کی بوکھلائی ہوئی آواز سن کر بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"قبیلے پر ریڈ ڈریگن فورس نے حملہ کر دیا ہے ماسٹر"...... دوسری طرف سے رچی نے اسی طرح سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک اسکارپین بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ریڈ ڈریگن فورس۔ کیا مطلب۔ ریڈ ڈریگن فورس وہاں کیسے پہنچ گئی"...... بلیک اسکارپین نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا ماسٹر۔ وہ ہیلی کاپٹروں سے قبیلے میں ہر طرف بے ہوشی کے شیل فائر کر رہے ہیں"...... رچی نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر وہ ہر طرف بے ہوشی کے شیل فائر کر رہے ہیں تو تم بے ہوش ہونے سے کیسے بچ گئے ہو"...... بلیک اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ ہوتے اور ہر طرف دھواں پھیلتے دیکھ کر میں فوری طور پر لاما کے تہہ خانے اور پھر وہاں سے میں سپیشل وے کھول کر اندر آ گیا تھا ماسٹر۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو میں بھی اس گیس کے اثر سے بے ہوش ہو جاتا"...... رچی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس راستے کو فوراً سیلڈ کر دو۔ اگر ریڈ ڈریگن فورس کو سپیشل وے کا پتہ چل گیا تو انہیں ہمارے سپیشل سپاٹ پر پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی"...... بلیک اسکارپین نے غرا کر کہا۔

"یس ماسٹر۔ لیکن مجھے راستہ سیلڈ کرنے کے لئے سپیشل سپاٹ پر جانا پڑے گا"...... رچی نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”تو سوچ کیا رہے ہو۔ جاؤ جلدی اور جتنی جلد ممکن ہو سکے اس راستے کو مکمل طور پر سیلڈ کر دو۔ اگر ڈریگن فورس اس سرنگ تک پہنچ جائے تو پھر تم اس سرنگ کو بلاسٹ کر دو۔ فورس کو کسی بھی صورت میں سپیشل سپاٹ تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ سمجھے تم“...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس ماسٹر“...... رچی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور بلیک اسکارپین نے غصے سے سیل فون آف کر دیا۔ شارلنگ جنگل میں ریڈ ڈریگن فورس کے پہنچنے کا سن کر اس کا چہرہ پریشانی سے بگڑ کر رہ گیا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ اگر فورس اس کے سپیشل سپاٹ تک پہنچ گئی تو وہاں موجود اس کا سارا اسلحہ اور منشیات پکڑی جائے گی جس سے اسے اربوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

ٹائیگر کی آنکھ کھلی تو اس کی آنکھوں کے سامنے بدستور اندھیرا تھا۔ چند لمحوں کے لئے وہ خالی خالی آنکھوں سے اندھیرے میں دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا سابقہ واقعات کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنا شروع ہو گئے کہ کس طرح وہ شائی لاگ کا مقابلہ کر رہا تھا کہ شائی لاگ نے اچانک میز کی سائیڈ پر موجود کوئی بٹن پریس کر کے اس کے پیروں کے نیچے سے فرش غائب کر دیا تھا اور وہ کھلے ہوئے فرش میں گر گیا تھا۔ وہ چونکہ سر کے بل نیچے گرا تھا اس لئے گرتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

ٹائیگر کو اپنے سر میں شدید اینٹھن محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو یہ محسوس کر کے اسے تسلی ہو گئی کہ اس کے سر پر کوئی زخم نہیں آیا تھا۔ البتہ سر کے بل گرنے کی وجہ سے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے سر پر چھوٹا سا گومڑ ضرور بن گیا تھا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے چھائے ہوئے اندھیرے کو دور کرنے کے لئے اس نے زور زور سے سر جھٹکنا شروع کر دیا لیکن سر جھٹکنے کے باوجود اس کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا نہیں چھٹ رہا تھا۔

''لگتا ہے میں کسی تہہ خانے میں ہوں اور یہاں اندھیرا چھایا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے لباس کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹے سائز کا قلم نکال لیا۔ قلم کے کیپ کا سرا خاصا پھولا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اس پھولے ہوئے حصے کو پریس کیا تو قلم کا سرا چمکنے لگا۔ سرے سے نکلنے والی روشنی بے حد کم تھی لیکن ٹائیگر نے جیسے ہی قلم والے ہاتھ کو جھٹکا تو قلم سے نکلنے والی روشنی تیز ہو گئی۔

روشنی ہونے پر ٹائیگر نے اردگرد کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا وہ ایک تنگ اور تاریک کمرے میں موجود تھا جہاں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ کمرہ کسی کال کوٹھڑی جیسا تھا۔ اس کا نہ تو کوئی دروازہ دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی وہاں کوئی کھڑکی اور روشن دان نظر آ رہا تھا۔

''ہونہہ۔ تو شائی لاگ نے مجھے کال کوٹھڑی میں پھینک دیا ہے''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔ اس نے قلم والا ہاتھ اوپر کر کے چھت پر روشنی ڈالی تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ چھت اس کی توقع سے کہیں اونچی تھی۔ جب وہ نیچے گرا تھا تو

اس کے بعد فرش دوبارہ برابر ہو گیا تھا اور اب ٹائیگر کو چھت پر کوئی خلاء دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے شائی لاگ۔ میں اس دھوکے کی تمہیں ایسی سزا دوں گا کہ تمہاری نسلیں تک یاد رکھیں گی''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔ پھر وہ اس کمرے سے نکلنے کے لئے کوئی ترکیب سوچنے لگا۔ جب اسے کچھ نہ سمجھ آیا تو اس نے کمرے کی دیواروں کو ٹھونک بجا کر چیک کرنا شروع کر دیا تاکہ وہ کمرے سے نکلنے کا راستہ تلاش کر سکے کہ اچانک اسے ایک دیوار کی دوسری طرف کھٹکا سا محسوس ہوا جیسے کسی نے دروازہ بند کیا ہو۔ اس نے قلم کی روشنی مدہم کی اور اس کا عقبی حصہ کھولنے لگا۔ قلم کا عقبی حصہ ایک بٹن جیسا تھا جس کے ساتھ ایک باریک تار منسلک تھی۔ ٹائیگر نے بٹن والا حصہ اپنے کان میں ٹھونسا اور پھر اس نے قلم کی کیپ اتار کر اس کی ٹپ دیوار سے لگاتے ہوئے قلم کا عقبی حصہ پریس کیا تو قلم کی ٹپ دیوار میں اتر گئی۔ جیسے ہی ٹپ دیوار میں پیوست ہوئی اسی لمحے ٹائیگر کو بٹن نما آلے میں ایک آواز سنائی دی۔

''یس شائی لاگ۔ میں تمہیں ہی کال کرنے کے لئے آفس آیا تھا۔ کیا ہوا روزی راسکل کا۔ کیا وہ اس پوزیشن میں ہے کہ ریڈ نوٹ کے بارے میں کچھ بتا سکے''...... ٹائیگر کو فون سیٹ سے نکلنے والی ہلکی سی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کے ہونٹوں پر بے اختیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسکراہٹ آ گئی۔ بولنے والا جس طرح کرخت آواز میں بات رہا تھا اس سے ٹائیگر کو اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ شائی لاگ چیف بلیک اسکارپین ہی ہوسکتا تھا جو شائی لاگ سے ریڈ نوٹ او روزی راسکل کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

"نہیں ماسٹر۔ ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے او نہ ہی اسے ہوش آیا ہے۔ جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا اس وقت تک نہ تو اس سے کچھ پوچھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا مائن اسکین کیا جا سکتا ہے"...... شائی لاگ کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شائی لاگ نے اسے بتا تھا کہ روزی راسکل ہلاک ہو چکی ہے لیکن اب وہ اپنے چیف کو بت رہا تھا کہ وہ ابھی بے ہوش ہے اور بے ہوشی کی وجہ سے اس کا مائنڈ اسکین نہیں کیا گیا ہے۔

"اسے جلد سے جلد ٹھیک کرو شائی لاگ۔ اس نے ہمیں احمق بنایا ہے۔ اصلی ریڈ نوٹ اس نے کہیں چھپا کر ہمیں بلینک ریڈ نوٹ دے دیا ہے مجھے ہر حال میں اس سے اصل ریڈ نوٹ چاہئے۔ سمجھے تم"...... بلیک اسکارپین کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کا چہرہ ست گیا۔ گویا ریڈ نوٹ روزی راسکل کے پاس تھا اور اس نے انہیں ڈاج دیتے ہوئے نقلی ریڈ نوٹ دیا تھا۔

"یس ماسٹر۔ ایک بار اسے ہوش میں آنے دیں پھر میں اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اس سے ریڈ نوٹ کے بارے میں اگلوا

لوں گا"...... شائی لاگ نے جواب دیا اور پھر ٹائیگر خاموشی سے ان کی باتیں سننے لگا۔ شائی لاگ نے بلیک اسکارپین کو ٹائیگر کی آمد کے بارے میں بتانے کے لئے کال کی تھی اور اس نے بلیک اسکارپین کو بتایا تھا کہ اس نے ٹائیگر کو قید کر دیا ہے۔ کچھ دیر تک بلیک اسکارپین، شائی لاگ سے باتیں کرتا رہا پھر اس نے شائی لاگ کو ہولڈ کرنے کا کہا۔ اسے شاید کسی اور کی کال موصول ہو رہی تھی۔ شائی لاگ اوکے کہہ کر خاموش ہو گیا۔ کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بلیک اسکارپین نے اس سے دوبارہ بات کرنا شروع کر دی۔ وہ شائی لاگ کو شارلنگ جنگل میں آنے والے سات افراد کے بارے میں بتا رہا تھا جو جہاز کی کریش لینڈنگ کے ذریعے جنگل میں پہنچے تھے۔ بلیک اسکارپین کی باتیں سن کر ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے جنہوں نے شارلنگ جنگل کے راستے شوگران داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔

بلیک اسکارپین کو پریشانی تھی کہ جنگل میں آنے والے سات افراد نے ہوشو قبیلے کو اپنے جال میں پھنسا لیا تھا اور وہ جنگل میں موجود اس کے ایک بڑے ٹھکانے کے بارے میں جانتے تھے۔ بلیک اسکارپین ان افراد کو کسی بھی طرح پکڑ کر یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ افراد کون ہیں اور انہیں اس بات کا پتہ کیسے چلا ہے کہ شارلنگ جنگل میں اس کا منشیات اور اسلحے کا بہت بڑا سٹاک موجود ہے۔ شائی لاگ کے کہنے پر اس نے اسے یہ ذمہ داری سونپ دی کہ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوری طور پر کسی سپیشل وے سے شارلنگ جنگل میں جائے اور ان سات افراد کو ہر صورت میں وہاں سے زندہ پکڑ کر اس کے پاس لائے اور اگر وہ اس کے قابو نہ آئیں تو وہ انہیں وہیں ہلاک کر دے۔ اس کے علاوہ بلیک اسکارپین نے ٹائیگر کے بارے میں بھی شائی لاگ کو ہدایات دی تھیں کہ اگر وہ زبان نہیں کھولتا تو وہ اسے بھی گولی مار کر ہلاک کر دے۔ اسے اور شائی لاگ کو شک تھا کہ جنگل میں آنے والے افراد کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے جو شوگران داخل ہو کر بلیک اسکارپین کا سیٹ اپ ختم کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے ریڈ نوٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی قید سے روزی راسکل کو بھی چھڑانا چاہتے ہیں۔

شائی لاگ نے جنگل میں جا کر ان سات افراد کے خلاف بھرپور کارروائی کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ کچھ دیر تک فون پر بلیک اسکارپین سے بات کرتا رہا پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ افراد پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ مجھے جا کر انہیں وہیں ہلاک کرنا پڑے گا اگر وہ جنگل میں سپیشل سپاٹ تک پہنچ گئے تو ماسٹر اس کا ذمہ دار مجھے سمجھے گا اور وہ مجھے ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائے گا"...... شائی لاگ نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ بیڈ پر بیٹھا کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ مہوجنگ بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شائی لاگ بول رہا ہوں"...... شائی لاگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... مہوجنگ نے شائی لاگ کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فوراً ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر تیار کرو۔ مجھے ابھی اور اسی وقت شارلنگ جنگل جانا ہے"...... شائی لاگ نے کہا۔

"شارلنگ جنگل۔ لیکن باس......" مہوجنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ جتنا کہا جائے اتنا کیا کرو"...... شائی لاگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس۔ یس۔ باس۔ میں ابھی ہیلی کاپٹر تیار کراتا ہوں"۔ اس کی غراہٹ سن کر مہوجنگ نے بری طرح سے سہم کر کہا اور شائی لاگ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ مجھ سے سوال کرتے ہیں"...... شائی لاگ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر ٹائیگر مسکرا دیا۔ اس نے قلم کا عقبی بٹن پریس کیا تو دیوار میں گھسی ہوئی ٹپ باہر آ گئی۔ ٹائیگر نے کان سے بٹن نکالا اور اسے قلم کے عقبی حصے میں ایڈجسٹ کرنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹائیگر نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی مشین نکال لی۔ اس نے مشین پر لگے چند بٹن پریس کیے تو مشین سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آواز نکلنے لگی۔ ٹائیگر نے مشین کا ایک اور بٹن پریس کیا اور مشین کو اس دیوار کے ساتھ لگا دیا جس کی دوسری طرف شائی لاگ موجود تھا۔

مشین دیوار سے مقناطیس کی طرح چپک گئی تھی۔ ٹائیگر وہاں تیار ہو کر آیا تھا۔ گارڈز نے اس کی تلاشی تو لی تھی لیکن وہ ٹائیگر کی ان خفیہ جیبوں تک نہ پہنچ سکے تھے جن میں ٹائیگر نے مخصوص سائنسی اسلحہ چھپایا ہوا تھا۔

مشین دیوار سے لگاتے ہی ٹائیگر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پیچھے ہٹ کر وہ سائیڈ کی دیوار کی جڑ کے پاس جا کر لیٹ گیا اور اس نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ چند لمحوں بعد ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کمرے کی دیوار ٹوٹ کر دوسری طرف جا گری۔ کمرہ اچانک تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ چیخیں شائی لاگ کی تھیں جو دیوار کے پاس بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ زور دار دھماکے نے اسے بیڈ سے اٹھا کر دور پھینک دیا تھا۔ ٹائیگر نے دیوار پر پریشر بم لگایا تھا جس کے دھماکے سے دیوار ٹوٹ کر دوسرے کمرے میں گری تھی اور وہاں ایک بڑا خلاء بن گیا تھا۔

ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور چھلانگ مار کر دیوار میں بننے والے خلاء سے گزر کر شائی لاگ کے کمرے میں آ گیا۔ شائی لاگ

سامنے دیوار کے پاس گرا تڑپ رہا تھا۔ ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ شائی لاگ نے سر اٹھایا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں ٹائیگر پر پڑیں اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”تت تت۔ تم“...... شائی لاگ کے ہکلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تباہ شدہ دیوار کی طرف دیکھنے لگا جسے ٹائیگر نے پریشر بم سے تباہ کیا تھا۔

”ہاں۔ کیوں۔ مجھے دیکھ کر تمہارے اوسان کیوں خطا ہو گئے ہیں“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

”تم نے یہ دیوار کیسے اُڑائی ہے۔ کیا میرے آدمیوں نے تمہاری تلاشی نہیں لی تھی“...... شائی لاگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے اور جسم پر زخموں کے جا بجا نشانات تھے جو دیوار کے ملنے کی وجہ سے آئے تھے۔

”جس حد تک میں ضروری سمجھتا ہوں اسی حد تک میں اپنی تلاشی دیتا ہوں۔ تمہارے ساتھیوں میں اتنی عقل نہیں تھی کہ وہ میری خفیہ جیبوں تک پہنچ سکتے“...... ٹائیگر نے کہا۔ شائی لاگ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن زخمی ہونے کی وجہ سے اس کا جسم کانپ رہا تھا۔

”لیکن تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں“...... شائی لاگ نے اس کی طرف بدستور حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں دیواروں کے آر پار بھی سن سکتا ہوں۔ جب تم اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماسٹر بلیک اسکارپین سے فون پر بات کر رہے تھے تو میں نے تمہاری اور اس کی بھی ساری باتیں سن لی تھیں''...... ٹائیگر نے کہا تو شائی لاگ کی آنکھیں حیرت سے اور زیادہ چوڑی ہو گئیں۔

''نن نن۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم دیوار کے پار کیسے سن سکتے ہو۔ کیا تم جادوگر ہو''...... شائی لاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''تمہیں کمرے میں پھینکنے کے بعد مجھے وہاں زہریلی گیس پھیلا دینی چاہئے تھی تاکہ تم فوراً ہلاک ہو جاتے۔ تم جیسے خطرناک انسان کو زندہ رکھنے کا فیصلہ میری غلطی تھی''...... شائی لاگ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اب یہی غلطی تمہاری موت کا سبب بن جائے گی''...... ٹائیگر نے کہا ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا پسٹل نکال لیا۔ اس پسٹل کی نال کافی پتلی تھی۔ نال بند تھی اس کے سامنے لینز سا لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے''...... پسٹل دیکھ کر شائی لاگ نے چونکتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی لینز سے سرخ رنگ کی باریک شعاع سی نکل کر کمرے کے ایک کونے میں پڑے ہوئے خوبصورت ماربل کے بنے ہوئے گلدان پر پڑی جس میں پلاسٹک کے پھول لگے ہوئے تھے۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور

گلدان کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ محض شعاع سے ماربل کے بنے ہوئے گلدان کے پرخچے اُڑتے دیکھ کر شائی لاگ ساکت ہو کر رہ گیا۔

''بلاسٹنگ ریز۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو بلاسٹنگ ریز ہے''...... شائی لاگ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے تمہیں بلاسٹنگ ریز کا کرشمہ دکھایا ہے۔ جس طرح سے ماربل کے گلدان کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں اسی طرح اگر یہ ریز میں تم پر فائر کر دوں تو تمہارا انجام بھی اس گلدان سے مختلف نہیں ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم یہاں پوری تیاری سے آئے ہو''...... شائی لاگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ تم جیسے انسان سے نپٹنے کے لئے میں خالی ہاتھ کیسے آ سکتا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کون ہو تم۔ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے''...... شائی لاگ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یہ غیر ضروری سوال ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم علی عمران ہو یا اس کے شاگرد ٹائیگر''...... شائی لاگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس سوال کا بھی میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور اب سوال میں کروں گا جس کا تمہیں جواب دینا پڑے گا ورنہ......''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بلاسٹنگ ریز والی گن کا رخ شاٹی لاگ کی طرف کر دیا۔

"کک کک۔ کیسا سوال"...... شاٹی لاگ نے گن کا رخ اپنی جانب ہوتے دیکھ کر ہکلا کر پوچھا۔

"روزی راسکل کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نہیں جانتا"...... شاٹی لاگ نے کہا۔

"میں نے تمہاری اور بلیک اسکارپین کی ساری باتیں سن لی ہیں۔ تم نے بلیک اسکارپین کو بتایا تھا کہ روزی راسکل کو ابھی ہوش نہیں آیا۔ جب تک اسے ہوش نہیں آئے گا اس وقت تک تم اس کا مائنڈ اسکین نہیں کر سکتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے واقعی ہماری باتیں سن لی تھیں"...... شاٹی لاگ نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

"ہاں۔ اور میں نے یہ بھی سن لیا تھا کہ روزی راسکل سے ملنے والا ریڈ نوٹ نقلی تھا۔ وہ بلینک ریڈ پیپر کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اصلی ریڈ نوٹ اب بھی روزی راسکل کے پاس ہی ہے۔ اس لئے تم نے اسے زندہ رکھا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ روزی راسکل واقعی زندہ نہیں ہے۔ میں نے ماسٹر کے عتاب سے بچنے کے لئے اس سے جھوٹ بولا تھا کہ روزی راسکل ابھی زندہ ہے اور اس کی زندگی شدید خطرے میں ہے۔ اگر میں ماسٹر کو روزی راسکل کے ہلاک ہونے کے بارے میں فوراً بتا دیتا تو

وہ مجھ سے ناراض ہو جاتا۔ ایک دو دن میں یہ بات اس سے چھپاؤں گا پھر میں اسے روزی راسکل کی ہلاکت کے بارے میں بتا دوں گا"...... شاٹی لاگ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے اب تمہارا کوئی جھوٹ نہیں چلے گا شاٹی لاگ۔ سمجھے تم"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا اور گن کے بٹن پر انگلی کا دباؤ بڑھا دیا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں روزی راسکل واقعی مر چکی ہے"...... شاٹی لاگ نے اسے گن کے بٹن پر انگلی کا دباؤ ڈالتے دیکھ کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر نے اس کی بات سن کر غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے گن کا رخ نیچے کیا اور گن پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے شعاع نکل کر شاٹی لاگ کی بائیں ٹانگ پر پڑی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور شاٹی لاگ کی بائیں ٹانگ غائب ہو گئی۔ شاٹی لاگ کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ ٹائیگر نے بلاسٹنگ گن سے اس کی ٹانگ گھٹنے تک اُڑا دی تھی۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تم نے میری ٹانگ کیوں اُڑا دی ہے"...... شاٹی لاگ نے تڑپتے اور بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے جھوٹ بولنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ اب سچ بولو ورنہ تمہاری دوسری ٹانگ بھی اُڑا دوں گا۔ بولو کہاں ہے روزی راسکل۔ بولو جلدی"...... ٹائیگر نے خونخوار شیر کی طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کی دھاڑتی ہوئی آواز سن کر شائی لاگ جیسا مضبوط اعصاب کا انسان بھی کانپ اٹھا۔

"وہ۔ وہ"...... شائی لاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے منہ چلانا شروع کر دیا۔ اسے منہ چلاتے دیکھ کر ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ وہ شائی لاگ کا منہ پکڑتا شائی لاگ نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول توڑ کر چبا لیا تھا۔ کیپسول چباتے ہی اس نے ایک زور دار ہچکی لی اور اس کا سر فرش پر گر گیا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ ساکت ہوتے ہی اس کی باچھوں سے نیلا مواد بہہ نکلا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ تو خود کو بے حد طاقتور سمجھتا تھا پھر اس نے بزدلوں کی طرح خودکشی کیوں کر لی"...... ٹائیگر نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ شائی لاگ کی لاش دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک شائی لاگ کی جیب سے سیل فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر تیزی سے اس پر جھکا اور اس نے شائی لاگ کی جیب سے اس کا سیل فون نکال لیا۔ سیل فون کی سکرین پر ایک نمبر فلیش کر رہا تھا۔ ٹائیگر نے کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس"...... ٹائیگر نے شائی لاگ کی آواز میں کہا۔ شائی لاگ کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی اس لئے اس کے منہ سے نکلنے والی آواز پہلے ہی بدلی ہوئی تھی اس لئے ٹائیگر نے اسی انداز میں بات کی

تھی۔

"مہوجنگ بول رہا ہوں باس۔ میں کافی دیر سے آپ کے سپیشل نمبر پر کال کر رہا ہوں لیکن آپ کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہے تھے اس لئے مجھے مجبوراً آپ کے سیل فون پر کال کرنی پڑی"۔ دوسری جانب سے اس کے اسسٹنٹ مہوجنگ کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے چونک کر دیکھا تو اسے تباہ شدہ دیوار کے پاس فون سیٹ بھی ٹوٹا ہوا دکھائی دیا۔ شاید اسی وجہ سے مہوجنگ شائی لاگ کو کال نہیں کر سکا تھا۔

"شاید فون سیٹ خراب ہو گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس باس۔ بہرحال آپ کے لئے ہیلی کاپٹر تیار ہے"۔ مہوجنگ نے کہا۔

"اوکے۔ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس باس"...... مہوجنگ نے کہا اور ٹائیگر نے اس سے مزید بات کئے بغیر رابطہ ڈسکنکٹ کر دیا۔

"ہونہہ۔ یہ تو کچھ بتائے بغیر ہی ہلاک ہو گیا ہے۔ اب روزی راسکل کے بارے میں مجھے کس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے"...... ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے شائی لاگ کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبوں سے اسے کوئی قابل ذکر چیز نہ مل سکی تو وہ اٹھ کر شائی لاگ کے کمرے کی جو اس کا بیڈ روم تھا تلاشی لینے لگا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ جب اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شائی لاگ کے بیڈ روم سے بھی کچھ نہ ملا تو وہ پریشان ہو گیا۔ پھر اچانک اس کے دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اس نے پلٹ کر ایک دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی فولادی الماری کی طرف دیکھا۔ وہ اس الماری کو بھی چیک کر چکا تھا اور اسے اس الماری سے کچھ نہیں ملا تھا لیکن اچانک اسے الماری میں موجود ایک چیز کا خیال آ گیا جو اس کے بے حد کام آ سکتی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ الماری کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے شائی لاگ کے بیڈ روم کے دروازے پر دستک ہوئی اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

راستہ بند ہوتے دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ اسے معلوم تھا کہ یواروں کے راستے خود بخود بند نہیں ہوتے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے مشینی سسٹم سے باقاعدہ راستہ بند کر دیا ہو۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے اسے وہیں کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

”دروازہ بند کر کے اسے باقاعدہ لاکڈ کر دیا گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ ہم اندر تو آ ہی گئے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”اچھا ہوا ہم جلد اندر آ گئے ہیں ورنہ شاید ہم سیلڈ ہونے الے اس راستے کو نہ کھول سکتے“...... عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ بلیک اسکارپین نے مخصوص ٹھکانے سے شوگرانی رس کو جنگل میں چیک کیا گیا ہو۔ فورس اس راستے کو نہ تلاش کر لے اس لئے انہوں نے اسے سیلڈ کر دیا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے“...... عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مطلب۔ راستہ سیلڈ کرنے کی اور وجہ بھی ہوسکتی ہے"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کون سی وجہ ہوسکتی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ممکن ہے کہ سپیشل پوائنٹ سے ہمیں اس سرنگ میں داخل ہوتے چیک کر لیا گیا ہو اور انہوں نے اس سرنگ میں ہمیں قید کرنے کے لئے یہ راستہ بند کر دیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہم اس سرنگ میں محفوظ نہیں ہیں۔ اگر انہوں نے سرنگ تباہ کر دی تو"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر اس سرنگ میں ہی ہمارا مقبرہ بنے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کبھی تو منہ سے اچھی بات نکال لیا کرو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"جیسا منہ ہو ویسی ہی بات نکلے گی"...... تنویر نے موقع کا فائدہ اٹھا کر بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میرا منہ تمہاری وجہ سے بگڑا رہتا ہے اگر تم چاہو تو میرا منہ آسانی سے ٹھیک کر سکتے ہو۔ اب یہ مت کہنا کہ میرا منہ کیسے ٹھیک ہوسکتا ہے"...... عمران نے جواب میں کہا تو تنویر برے برے منہ بنانا شروع ہوگیا جبکہ اس کی بات سن کر وہ سب مسکرا دیئے تھے۔ عمران کے کہنے کا مطلب تھا کہ وہ جولیا کا ہاتھ اگر اس کے ہاتھ

میں دے دے تو اس کا بگڑا منہ ٹھیک ہوسکتا ہے۔

"اچھا چھوڑو۔ اب جب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے تو موصلوں سے کیا ڈرنا۔ آؤ آگے چلتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی ہمیں یہیں رکنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں"...... جولیا نے حیران ہوکر کہا۔

"مجھے سوشائی سے بات کرنی ہے۔ آخر وہ اس راستے کے بارے میں کیسے جانتا ہے اور وہ ہمیں یہاں پہنچا کر خود کیوں باہر رک گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس نے کہا تو تھا کہ وہ باہر فرش پر خشک جھاڑیاں پھیلا دے گا تاکہ کسی کو تہہ خانے کا پتہ نہ چل سکے اور اس کی ذہانت ہی کام آئی ہے جو فورس اس کمرے میں محض جھانک کر باہر نکل گئی تھی ورنہ انہیں ہم تک پہنچنے میں دیر نہ لگتی"...... جولیا نے کہا۔

"پھر بھی مجھے اس سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا بات کرنی ہے۔ یہ تو بتا دو"...... جولیا نے کہا۔

"اور آپ اس سے اب کیسے بات کریں گے۔ آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں کہ سرنگ میں داخلے کا دروازہ سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب اس دروازے کو آپ کیسے کھولیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"دھاکے سے"...... عمران نے کہا۔

"دھاکے سے۔ مطلب آپ یہاں بم ماریں گے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ اس کے سوا راستہ اوپن کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے"۔عمران نے جواب دیا۔

"لیکن دھماکے کی آواز سن کر فورس چونک نہیں پڑے گی۔ جیسے ہی دھماکہ ہو گا وہ فوراً یہاں پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا تھا کہ ہمیں کچھ دیر انتظار کرنا پڑے گا۔ فورس زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکے گی۔ جیسے ہی قبیلے والوں کو ہوش آنا شروع ہوا فورس کو یہاں سے نکلنا پڑے گا۔ جب وہ یہاں سے چلے جائیں گے تو تم یہاں رکنا میں تہہ خانے سے باہر جا کر سوشائی سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا سوشائی سے بات کرنا ضروری ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ بلیک اسکارپین کے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں بھی جانتا ہو۔ اگر ہمیں اس سے معلومات مل گئیں تو آگے چل کر ہمارے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے ساتھ قبیلے کا سردار ہے۔ اسے ہوش میں لاؤ اور وہ سب باتیں اس سے پوچھ لو جو تم سوشائی سے پوچھنا چاہتے ہو"۔ تنویر نے کہا۔

"اسے شاید اب کبھی ہوش نہ آئے"...... عمران نے کہا تو وہ

سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیوں ہوش نہیں آئے گا اسے"...... جولیا نے کہا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں بندھے ہوئے سردار پر پڑیں وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ سردار کی باچھوں سے نیلے رنگ کا مواد سا نکلتا دکھائی دے رہا تھا اور وہ بے جان پڑا ہوا تھا۔ عمران کے کہنے پر جوزف نے اسے رسیوں سے باندھ دیا تھا تاکہ اگر اسے ہوش آئے تو وہ ان پر اپنا کوئی جادو نہ چلا سکے۔ جوزف نے اسے باندھنے کے ساتھ ساتھ اس کا منہ کھول کر اس کی زبان میں ایک سوئی چبھو دی تھی جس کی وجہ سے سردار کی زبان بندی ہو گئی تھی۔ اس دوران شاید اسے ہوش آ گیا تھا اور اس نے جب خود کو ان سب کے ساتھ اور بے بس پایا تو اس نے بھی دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا تھا اور وہ فوراً ہلاک ہو گیا تھا۔

"ہونہہ۔ جب تمہارے سامنے نقلی لاما نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبایا تھا تو پھر تم نے اس کے دانت کیوں چیک نہیں کئے تھے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"میں ڈینٹسٹ نہیں ہوں جو اس کے دانت چیک کرتا پھرتا۔ میں تم سب کی طرح الجھا ہوا تھا اس لئے مجھے اس بات کا خیال نہیں رہا تھا کہ اس کے دانتوں میں بھی زہریلا کیپسول چھپا ہوا ہو سکتا ہے"...... عمران نے جولیا کے انداز میں منہ بنا کر کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”آخر یہ چکر کیا ہے۔ پہلے نقلی لاما نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا کر خود کو ہلاک کر لیا اور اب سردار نے بھی یہی کیا ہے۔ کیا ان کی نظر میں کرمنل سینڈیکیٹ کا مفاد اتنا ہی اہم ہے کہ یہ سینڈیکیٹ کے لئے اپنی جانیں دے رہے ہیں“...... صفدر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے۔ دنیا میں صرف ملک اور قوم کے ہی وفادار موجود ہیں۔ دنیا میں ایسی بہت سی تنظیمیں ہیں جن میں کرمنلز بھی شامل ہیں جب تک ان سے وفاداری کا حلف نہ لیا جائے نہ تو ان کا کوئی گروپ بنتا ہے اور نہ کوئی سینڈیکیٹ۔ شوگران کا بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ باوسائل اور انتہائی طاقتور سینڈیکیٹ ہے جس کے مقاصد شاید شوگران میں مکمل طور پر پنجے گاڑنے کے ہیں اس لئے اس سینڈیکیٹ میں کام کرنے والے افراد سے ایسا ہی حلف لیا جاتا ہے کہ جب ان کے زندہ رہنے سے سینڈیکیٹ کا کاز خطرے میں ہو تو وہ سینڈیکیٹ کے کاز کے لئے اپنی جان دے دیں۔ لاما اور سردار بلیک اسکارپین کے بارے میں شاید بہت کچھ جانتے تھے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم ان کی زبان کھلوا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے کچھ بتانے کی بجائے موت کو ہی ترجیح دی تھی تا کہ ان کی آسانی سے جان چھوٹ جائے“...... عمران نے کہا۔

”پھر تو واقعی یہ بڑا خطرناک سینڈیکیٹ ہے۔ ایسے سینڈیکیٹ سے واقعی کسی ایجنسی کا نپٹنا مشکل ہو سکتا ہے“...... جولیا نے کہا تو

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں یہاں فضول میں وقت برباد کرنے کی بجائے آگے بڑھنا چاہئے۔ گیس سے یقیناً سوشائی بھی بے ہوش ہو گیا ہو گا اور اب وہ بے ہوشی کی حالت میں نجانے کہاں پڑا ہو۔ ہم کیوں خواہ مخواہ اس کے انتظار میں پڑے رہیں۔ یہ سرنگ لاما کی جھونپڑی کے تہہ خانے میں موجود ہے اور دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے جس کا مطلب ہے ہے کہ اس سرنگ کا لنک یقیناً بلیک اسکارپین کے خفیہ ٹھکانے سے ہے جہاں لاما آتا جاتا رہتا تھا۔ ہم بھی اس سرنگ کے راستے وہاں پہنچ جاتے ہیں اور پھر وہاں جو ہو گا دیکھا جائے گا“...... تنویر نے کہا۔

”تمہیں جانے کی جلدی ہے تو چلے جاؤ۔ مگر میں سوشائی کا انتظار کروں گا اور اس سے بات کئے بغیر آگے نہیں جاؤں گا“۔ عمران نے کہا تو تنویر اسے گھور کر رہ گیا۔

”کیا آپ سب بھی اس کے ساتھ رکنا چاہتے ہیں“۔ تنویر نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب ہمارے لیڈر ہیں تنویر۔ ان کا جو فیصلہ ہو گا وہ ہمیں ہر حال میں ماننا پڑے گا اس لئے تم بھی ان کا فیصلہ قبول کرو اور ہمارے ساتھ رکے رہو“...... صفدر نے کہا۔

”صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ عمران سوشائی کے لئے یہاں رک رہا ہے تو اس کے رکنے کی ضرور کوئی نہ کوئی خاص وجہ ہو گی۔ ہم اکیلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگے نہیں جائیں گے''...... جولیا نے کہا اور اس کا جواب سن کر تنویر کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

''ٹھیک ہے۔ اگر آپ سب کا یہی فیصلہ ہے تو میں اس فیصلے پر کیسے اعتراض کر سکتا ہوں''...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سچ پوچھو تو مجھے اس سرنگ میں سفر کرنے کے خیال سے خوف محسوس ہو رہا ہے''...... عمران نے نئی بات کہی تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''خوف اور تمہیں۔ کیا میرے کان بج رہے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات تھے جیسے انہیں عمران سے واقعی ایسی کسی بات کی امید تک نہ تھی کہ وہ بھی کسی بات سے خوف زدہ ہو سکتا ہے۔

''نہیں۔ میری چھٹی حس آگے پیچھے اور اوپر مسلسل خطرے کا الارم بجا رہی ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو یہ کہیں نا کہ آپ کی چھٹی حس آپ کو خطرے کا کاشن دے رہی ہے۔ یہ تو نہ کہیں کہ آپ کو خوف محسوس ہو رہا ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ میں واقعی ڈر محسوس کر رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''حیرت ہے۔ عمران بھی کسی سے ڈرتا ہے۔ یہ میں بھی زندگی

میں پہلی بار سن رہا ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''جب موت بھیانک انداز میں آگے پیچھے اور سر پر ہو تو پھر نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا خوف غالب آ جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بھیانک موت۔ کیا مطلب''...... جولیا نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا اور عمران کی بات سن کر باقی سب کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میجر شانگ ہو قبیلے کے ایک آدمی کو لے کر شارلنگ جنگل سے واپس جا رہا تھا۔ ابھی وہ ہیلی کاپٹروں کے اسکوارڈ کے ساتھ کچھ ہی دور آیا ہوگا کہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور ہیلی کاپٹر میں ایک تیز آواز گونجنے لگی۔

''ہیلو ہیلو۔ نائن تھری کالنگ فرام سپیشل سرچنگ سنٹر۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... اس آواز کو سن کر میجر شانگ ہو چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر مائیک اپنی طرف کھینچ لیا۔

''یس میجر شانگ ہو اٹنڈنگ یو اوور''...... میجر شانگ ہو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''باس۔ شارلنگ جنگل میں ماڈیکر ریز نے جنگل میں ایک طویل سرنگ سرچ کی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے نائن تھری نے کہا۔

''سرنگ۔ جنگل میں۔ کیا مطلب۔ اوور''...... میجر شانگ ہو

نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ یہ سرنگ ہوشو قبیلے سے نکلتی ہے اور نارتھ کی طرف تقریباً دو کلو میٹر تک جاتی ہے۔ دو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک زمینی کٹاؤ ہے جہاں انتہائی گہری کھائی موجود ہے۔ اس سرنگ کا سرا کھائی میں تقریباً بیس فٹ نیچے نکلتا ہے۔ اوور''۔ نائن تھری نے کہا

''تمہارا مطلب ہے جنگل میں موجود وہ سرنگ اس کھائی میں نکلتی ہے۔ اوور''۔ میجر شانگ ہو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ اس کے علاوہ بھی ایک اور اہم بات ہے جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

''بولو۔ کیا بتانا چاہتے ہو تم مجھے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کھائی کے دوسرے کنارے پر پہاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ جنگل میں ہم نے جو سرچنگ ریز پھیلائی تھی اس ریز کا کچھ حصہ ان پہاڑیوں کی طرف بھی پہنچ گیا ہے۔ میں چونکہ سرچنگ سنٹر میں بیٹھا مسلسل چیکنگ کر رہا ہوں اس لئے میں نے ان پہاڑیوں پر بھی چیکنگ کی ہے۔ گو کہ پہاڑیوں کی طرف سرچنگ ریز کی مقدار کم ہے اس لئے وہاں کا ماحول کلیئر دکھائی نہیں دے رہا ہے لیکن سرچنگ مشین سے کاشن ملے ہیں کہ ان پہاڑیوں میں بے شمار مسلح افراد چھپے ہوئے ہیں اور ان افراد کے پاس خطرناک اور انتہائی تباہ کن اسلحہ موجود ہے۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا بک رہے ہو نانسنس۔ ان ویران پہاڑیوں میں اسلحہ لے کر کون جا سکتا ہے۔ ان پہاڑیوں میں جگہ جگہ دراڑیں ہیں اور ہر پہاڑی کے پاس گہری اور خطرناک کھائیاں ہیں۔ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک آنا مشکل ہوتا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ پہاڑیوں میں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ اوور"۔ میجر شانگ ہو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے سرچنگ مشین سے جو کاشن ملے تھے میں ان سے آپ کو آگاہ کر رہا ہوں باس۔ اوور"...... نائن تھری نے کہا۔

"شاید تمہاری سرچنگ مشین میں کوئی خلل آ گیا ہو۔ اسے پھر سے چیک کرو۔ مجھے تو تمہاری پہلی ہی بات کی سمجھ نہیں آئی ہے۔ تم نے کہا ہے کہ ہوشو قبیلے میں ایک سرنگ موجود ہے جو دو کلو میٹر طویل ہے اور اس کا دوسرا سرا کٹاؤ کی طرف جاتا ہے۔ تو کیا قبیلے والے اس سرنگ سے کھائی میں چھلانگیں لگانے کے لئے جاتے ہیں اور انہیں جنگل میں اس قدر طویل سرنگ بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے اسی انداز میں کہا۔

"اس بات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے باس۔ اوور"۔ نائن تھری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ دوبارہ چیک کرو اور دیکھو اگر وہاں سرنگ موجود ہے تو اس کا ایگزٹ پوائنٹ کہاں ہے۔ رہی بات پہاڑیوں پر موجود مسلح افراد کی تو سرچنگ مشین کا لنک تھرڈ پرائم مشین سے جوڑ دو۔

اس طرف ہمارا ایک سپائی سیٹلائٹ موجود ہے۔ اس سیٹلائٹ سے ہم اوپن پہاڑیوں کی چیکنگ کر سکتے ہیں۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا ورنہ یہ کام میں پہلے ہی کر لیتا۔ اوور"...... نائن تھری نے کہا۔

"اگر یہ خیال تمہیں پہلے آ جاتا تو تمہاری جگہ میں اور میری جگہ تم ہوتے نانسنس۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"یس باس۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اوور"۔ نائن تھری نے کہا

"اب باتیں مت کرو اور جلدی سے اپنی چیکنگ مکمل کرو۔ میں ابھی راستے میں ہی ہوں۔ اگر واقعی وہاں کوئی سرنگ موجود ہے تو ہمیں فوری طور پر اسے جا کر چیک کرنا پڑے گا اور ان پہاڑیوں پر بھی جانا پڑے گا جہاں سے تمہیں مسلح افراد کا کاشن مل رہا ہے۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"یس باس۔ مجھے لنک کرنے اور سرچنگ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ تک میں آپ کو مکمل رپورٹ دے دوں گا۔ اوور"...... نائن تھری نے کہا۔

"ہونہہ۔ تب تک مجھے جنگل کے ارد گرد کہیں لینڈنگ کرنی پڑے گی۔ ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں لینڈنگ۔ تم جلد سے جلد مجھے رپورٹ دو۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”جنگل میں سرنگ اور وہ بھی دو کلو میٹر طویل۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی“...... میجر شانگ ہو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”آپ اپنے ساتھ ہوشو قبیلے کے ایک آدمی کو اٹھا لائے ہیں۔ اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے اس سرنگ کے بارے میں کچھ معلوم ہو“...... ساتھ بیٹھے ہوئے پائلٹ نے کہا تو میجر شانگ ہو اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

”کیا تمہیں اس کے بارے میں مجھے کچھ بتانے کی ضرورت ہے“...... میجر شانگ ہو نے غرا کر کہا۔

”سس سس۔ سوری سر“...... پائلٹ نے گھبرا کر کہا۔

”ہوشو قبیلے والے انتہائی سخت جان ہوتے ہیں۔ ان پر جتنا مرضی تشدد کر لیا جائے یہ زبان نہیں کھولتے۔ ہیڈ کوارٹر لے جا کر اس کا ذہن اسکین کرنا پڑے گا اگر میں نے یہاں اس پر تشدد کیا تو یہ کچھ نہیں بتائے گا“...... میجر شانگ ہو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یس سر۔ اگین سوری سر“...... پائلٹ نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا کر کہا۔

”آئندہ احتیاط رکھنا اور ہیلی کاپٹر یہیں کہیں مناسب جگہ دیکھ کر لینڈ کرو اور باقی سب کو بھی کہو کہ وہ یہیں رک جائیں۔ ابھی ہم نے ہیڈ کوارٹر نہیں جانا“...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر نیچے دیکھتے ہوئے ایک سپاٹ جگہ پر ہیلی کاپٹر

لینڈ کرنا شروع کر دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر باقی ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو بھی وہاں لینڈنگ کا کہہ دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں تمام ہیلی کاپٹر اس سپاٹ میدان میں لینڈ کرتے چلے گئے۔ اب میجر شانگ ہو کو نائن تھری کی کال کا انتظار تھا۔

نائن تھری دوبارہ سرچنگ کر کے اسے بتانے والا تھا کہ جنگل کی دوسری طرف پہاڑیوں پر مسلح افراد واقعی موجود ہیں یا نہیں اور یہ کہ ہوشو قبیلے میں جو سرنگ موجود تھی اس کا ایگزٹ مقام کیا ہے۔ کیا واقعی اس سرنگ کا دہانہ زمینی کٹاؤ میں نکلتا ہے یا زمینی کٹاؤ سے سرنگ کسی اور طرف گھوم جاتی ہے۔ میجر شانگ ہو کو اس بات پر بھی حیرت ہو رہی تھی کہ آخر ہوشو قبیلے کے وحشیوں کو زمین کے نیچے اتنی طویل سرنگ بنانے کی ضرورت کیوں پڑ گئی تھی۔ وہ اس سرنگ کے راستے کہاں جاتے تھے۔ وہ جتنا سوچتا جاتا تھا اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا۔ جب سوچ سوچ کر اس کا ذہن تھک گیا تو اس نے سر جھٹک جھٹک کر اپنا ذہن فریش کرنا شروع کر دیا۔

بیس منٹ کے بعد ٹرانسمیٹر پر دوبارہ نائن تھری نے کال دینا شروع کی تو میجر شانگ ہو جو ہیلی کاپٹر سے نکل کر باہر آ گیا تھا دوبارہ ہیلی کاپٹر کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”یس۔ میجر شانگ ہو اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے نائن تھری کی کال رسیو کرتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”میں نے دوبارہ سرچنگ کی ہے باس۔ مشین میں واقعی کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گڑبڑ معلوم ہو رہی ہے۔ میں نے ماڈیکر ریز اور تھرڈ پرائم مشین سے بھی چیکنگ کی ہے۔ اب پہاڑیوں میں نہ تو کسی انسان کا کاشن مل رہا ہے اور نہ ہی وہاں اسلحہ مارک ہو رہا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے نائن تھری نے کہا تو میجر شانگ ہو کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے۔

''نانسنس۔ کوئی بھی کام تم لوگوں سے ڈھنگ سے نہیں ہوتا۔ کبھی کچھ کہتے ہو اور کبھی کچھ۔ نانسنس۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''سوری باس۔ مجھے پہلے ایسا ہی لگا تھا۔ اوور''...... نائن تھری نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''ایک معمولی کاشن ملنے پر تم نے مجھے کال کر دی اور میں بھی تمہاری باتوں میں آ گیا۔ نانسنس۔ تمہاری وجہ سے میں ٹروپرز کے ساتھ فوری طور پر لینڈ ہو گیا تھا۔ نانسنس۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے اسی انداز میں کہا۔

''یس باس۔ میں ایک بار پھر آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ گو کہ پہاڑیوں پر مسلح افراد کا تو پتہ نہیں چلا ہے لیکن یہ ضرور کنفرم ہو گیا ہے کہ ہوشو قبیلے سے ایک بڑی سرنگ زمینی کٹاؤ کی طرف جا رہی ہے۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا تو میجر شانگ ہو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا ہے اس سرنگ میں۔ کیا اسے تم نے تھرڈ پرائم مشین سے

چیک کیا ہے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے پوچھا۔

''یس باس۔ مجھے اس سرنگ میں آٹھ افراد کی موجودگی کا کاشن مل رہا ہے جن میں ایک مردہ حالت میں ہے۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا تو میجر شانگ ہو ایک بار پھر چونک پڑا۔

''آٹھ افراد۔ اوہ۔ کون ہیں وہ۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''سرنگ میں ہونے کی وجہ سے وہ کلیئر دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ ان کے سائے دکھائی دے رہے ہیں لیکن ان میں دو افراد کے جسم دیوقامت ہیں۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کافرستانی ایجنٹ ہوشو قبیلے سے نکل کر اس سرنگ میں چلے گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ جنگل میں ہمیں کہیں دکھائی نہیں دیئے''...... میجر شانگ ہو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ اوور''...... نائن تھری کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں۔ کیا کسی اور بات کا پتہ چلا ہے۔ اوور''...... میجر ہانگ شو نے چونک کر کہا۔

''یس باس۔ میں نے اس سرنگ کا اندرونی جائزہ لیا ہے۔ سرنگ دونوں جانب سے بند ہے اور اس میں سات افراد پھنسے ہوئے ہیں۔ اوور''...... نائن تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ٹھیک ہے۔ زمینی کٹاؤ کے جس حصے میں سرنگ کا دوسرا دہانہ موجود ہے۔ مجھے اس کی لوکیشن بتاؤ۔ میں فوری طور پر اس جگہ پہنچنا چاہتا ہوں۔ مجھے شک ہے کہ اس سرنگ میں وہی افراد موجود ہیں جن کی تلاش میں ہم یہاں آئے تھے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو نائن تھری اسے زمینی کٹاؤ کی طرف موجود سرنگ کے دوسرے دہانے کے بارے میں تفصیل بتانی شروع ہو گیا۔

''او کے۔ تم اس سرنگ پر نظر رکھو تا کہ جو سات افراد سرنگ میں موجود ہیں وہ کسی اور راستے سے وہاں سے نہ نکل سکیں۔ میں دوسری طرف سرنگ کا دہانہ اڑا کر سرنگ کے اندر داخل ہو جاؤں گا اور پھر ان سات افراد کو وہاں سے نکال کر لے آؤں گا۔ اوور''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یس باس۔ میں سرنگ کو مسلسل مانیٹر کرتا رہوں گا۔ اوور''۔ نائن تھری نے کہا اور میجر شانگ ہو نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ رابطہ منقطع کرنے کے بعد اس نے پائلٹ کو جنگل کے دوسری طرف زمینی کٹاؤ کی طرف چلنے کا کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ بلند کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہاں موجود باقی ہیلی کاپٹر بھی اوپر اٹھنا شروع ہو گئے اور پھر مڑ کر وہ ایک بار پھر جنگل کی جانب پرواز کرنے لگے۔

دستک کی آواز سن کر ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف آ گیا۔ اس نے دروزے کی واچ آئی سے آنکھ لگائی تو اسے باہر ایک دبلا پتلا شوگرانی کھڑا دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی اور ٹرے میں ایک گلاس اور نایاب شراب کی ایک بوتل دکھائی دے رہی تھی۔ شاید بیڈ روم کی طرف آتے ہوئے شائی لاگ نے اپنے کسی ملازم سے شراب منگوائی تھی۔

''یس''...... اس نے شائی لاگ کے انداز میں کہا۔

''کوشی ہوں باس''...... باہر سے ملازم کی آواز سنائی دی۔

''ابھی میں مصروف ہوں۔ تم بلیک وڈ واپس لے جاؤ۔ ابھی مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ضرورت ہو گی تو میں دوبارہ منگوا لوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔ اس نے بوتل پر لکھا ہوا نام دیکھ لیا تھا۔

''یس باس''...... ملازم نے بغیر کسی تردد کے کہا۔ ٹائیگر ڈور آئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے باہر ہی جھانک رہا تھا۔ اس نے دیکھا اس کی بات سن کر ملازم ٹرے لے کر واپس مڑ گیا تھا۔ اسے واپس جاتے دیکھ کر ٹائیگر نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ دوبارہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس کی طرف وہ جا رہا تھا۔ اس نے الماری کھولی۔ الماری کے ایک خانے میں اسے جدید میک اپ کا سامان دکھائی دیا۔ میک اپ کے سامان میں ماسک میک اپ بھی تھا لیکن ٹائیگر ماسک میک اپ کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ شائی لاگ کے مخصوص اڈے پر موجود تھا اگر وہاں سیکورٹی کیمروں کے ساتھ ڈبل ڈی کیمرے نصب ہوئے تو ان کیمروں کی وجہ سے اس کا ماسک میک اپ آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا اس لئے اس نے میک اپ کٹ اٹھائی اور اسے لے کر سائیڈ میں موجود ایک قد آدم آئینے کے پاس چلا گیا۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ کٹ کے ساتھ میک اپ ریمور بھی تھا۔ اس نے ریمور سے پہلے اپنا میک اپ صاف کیا اور پھر اس نے کٹ سے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں آئینے کے سامنے ایک اور شائی لاگ کھڑا تھا۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ ٹائیگر کا قد کاٹھ شائی لاگ جیسا تھا اس لئے اس نے شائی لاگ کا میک اپ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ شائی لاگ کے میک اپ میں وہ نہ صرف اس جگہ سے نکل سکتا تھا بلکہ اس روپ میں وہ زیادہ آسانی سے روزی راسکل کا پتہ چلا سکتا تھا۔ میک اپ

کو فائنل ٹچ دے کر ٹائیگر نے احتیاطاً ایک بار پھر اپنے میک اپ کا جائزہ لیا اور پھر وہ اس الماری کی جانب بڑھ گیا جس میں شائی لاگ کے کپڑے رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ناک پر ویسی ہی بینڈ تیج کر لی تھی جیسی شائی لاگ نے کر رکھی تھی۔ کیونکہ وہ باہر سے بینڈ تیج کرا کر آیا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسے جس نے بھی دیکھا ہو گا اسی بینڈ تیج میں ہی دیکھا ہو گا۔ اس نے الماری سے ٹو پیس سوٹ نکالا اور پھر وہ کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ شائی لاگ کا لباس پہن کر کمرے سے باہر آ گیا۔ کمرے سے باہر آ کر اس نے شائی لاگ کی ٹانگیں پکڑیں اور اسے کھینچتا ہوا واش روم میں لے آیا۔ وہ جانتا تھا کہ شائی لاگ کا وہاں خاصا دبدبہ تھا۔ اس کی اجازت کے بغیر اس کے بیڈ روم میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس کی لاش وہاں نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

شائی لاگ کی لاش اس نے واش روم میں چھوڑی اور واش روم کا دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ مطمئن انداز میں تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ڈور آئی سے باہر دیکھا تو اسے سامنے راہداری کے سرے پر دو مسلح افراد دکھائی دیئے۔ وہ کافی فاصلے پر تھے اس لئے ٹائیگر نے احتیاط سے دروازہ کھولا اور فوراً کمرے سے نکل کر باہر آ گیا تا کہ باہر موجود مسلح افراد کی نظر کمرے کے بکھرے ہوئے سامان اور ٹوٹی ہوئی دیوار پر نہ پڑ سکے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کیا تو دروازہ خود بخود لاک ہو گیا۔ ٹائیگر کو کمرے کے تالے کی چابی شائی لاگ کی جیب سے مل گئی تھی جو اس نے اپنے پاس رکھ لی تھی۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا راہداری میں بڑھا تو سرے پر کھڑے دونوں مسلح افراد اسے راستہ دینے کے لئے دائیں بائیں ہٹ گئے۔

''میرے ساتھ آؤ''...... ٹائیگر نے ایک مسلح شخص کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرے دفتر میں ایک ضروری لیٹر ہے۔ وہ لے جا کر مہوجنگ کو دے دینا''...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ چونکہ شائی لاگ کے آفس کا راستہ نہیں جانتا تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر اس مسلح آدمی کو ساتھ لیا تھا۔

''یس باس''...... مسلح آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ ٹائیگر جان بوجھ کر اس سے دو قدم پیچھے تھا تاکہ وہ اس آدمی کی مدد سے شائی لاگ کے دفتر پہنچ جائے۔ مسلح آدمی اسے ایک لفٹ میں لے آیا۔ ٹائیگر خاموشی سے اس کے ساتھ لفٹ میں سوار ہو گیا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوا تو مسلح شخص نے ایک بٹن پریس کر دیا۔ لفٹ اوپر اٹھی اور اگلے فلور پر رک گئی۔ جیسے ہی لفٹ رکی اور اس کا دروازہ کھلا ٹائیگر مسلح شخص کے ساتھ باہر آ گیا۔ وہ آدمی اسے مختلف راستوں سے لیتا ہوا ایک کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔ اسے دروازے کے پاس رکتے دیکھ کر ٹائیگر

سمجھ گیا کہ یہی شائی لاگ کا آفس ہے۔

آفس کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر کو شک ہوا کہیں اس دروازے کو لاک نہ لگا ہو۔ اگر وہ لاکڈ ہوتا تو اس کے لئے مسلح شخص کے سامنے لاک کھولنا مشکل ہو جاتا کیونکہ شائی لاگ کی جیب سے اسے جو چابیوں کا گچھا ملا تھا اس میں کئی چابیاں تھیں اور ٹائیگر یہ نہیں جانتا تھا کہ آفس کا لاک کھولنے کی کون سی چابی ہے۔

''تم ایسا کرو لیٹر لے جانے کی بجائے مہوجنگ سے کہو کہ وہ میرے آفس میں آ جائے۔ میں اسے کچھ ضروری انسٹرکشنز بھی دینا چاہتا ہوں''...... ٹائیگر نے جیب سے چابیوں کا گچھا نکالتے ہوئے کہا تو مسلح شخص نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے وہاں سے جاتے دیکھ کر ٹائیگر نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ کمرے کا دروازہ لاکڈ نہیں تھا۔ اسے خواہ مخواہ لاک میں چابیاں گھمانے کی کوفت نہیں اٹھانی پڑی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اس کے سامنے وہی آفس تھا جہاں اس کی شائی لاگ کے ساتھ فائٹ ہوئی تھی اور شائی لاگ نے اسے دھوکے سے کال کوٹھڑی میں گرا دیا تھا۔ کمرے کا سامان شاید شائی لاگ نے سیٹ کرا لیا تھا کیونکہ اب اسے ہر چیز اپنے ٹھکانے پر دکھائی دے رہی تھی۔

ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا شائی لاگ کی میز کی طرف بڑھ گیا اور پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں شائی لاگ کی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ ابھی چند لمحے گزرے ہوں گے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

”یس“...... ٹائیگر نے کہا۔

”مہوجنگ ہوں باس“...... باہر سے آواز سنائی دی۔

”اندر آ جاؤ“...... ٹائیگر نے کہا تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا مگر دبلا پتلا شوگرانی اندر آ گیا۔

”آپ نے مجھے بلایا تھا جناب“...... مہوجنگ نے اندر آ کر میز کے سامنے کھڑے ہو کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں بیٹھو۔ مجھے تم سے ضروری ڈسکس کرنی ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو مہوجنگ سر ہلا کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

”پہلے پائلٹ سے کہو کہ ابھی وہ ویٹ کرے۔ میں ابھی کہیں نہیں جانا چاہتا۔ جب ضرورت ہو گی تو میں اسے کال کر لوں گا“۔ ٹائیگر نے کہا۔

”یس باس“...... مہوجنگ نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر نمبر پریس کرنے لگا۔ اس نے شائی لاگ کے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کے سیل فون پر رابطہ کیا اور اسے شائی لاگ کا نیا حکم دیتے ہوئے اسے ہیلی کاپٹر گراؤنڈ کرنے کا کہا۔ چند لمحے وہ پائلٹ سے بات کرتا رہا پھر اس نے سیل فون بند کیا اور اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

”میں نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر گراؤنڈ کرنے کا کہہ دیا ہے جناب“...... مہوجنگ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں......“ ابھی ٹائیگر نے بات شروع ہی کی تھی کہ اسی لمحے اس کی جیب میں موجود شائی لاگ کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے جیب سے شائی لاگ کا سیل فون نکالا سکرین پر کسی تائی چان کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ اس نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس“...... ٹائیگر نے شائی لاگ کے انداز میں کہا۔

”تائی چان بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ایک بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

”بولو۔ کیوں فون کیا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”بیڈ نیوز ہے باس“...... تائی چان نے پریشانی کے عالم میں کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک پڑا۔

”بیڈ نیوز۔ کیسی بیڈ نیوز“...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لڑکی ہسپتال کے کمرے سے فرار ہو گئی ہے باس“...... تائی چان نے کہا تو ٹائیگر اچھل پڑا۔

”فرار ہو گئی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے فرار ہوئی ہے اور تم کہاں ہو“...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں بلیوسن ہسپتال میں ہی موجود ہوں باس۔ میں آپ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حکم سے اس کمرے کے باہر موجود تھا جہاں لڑکی کو علاج کے لئے رکھا گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ایک نرس کمرے میں لڑکی کا چیک اپ کرنے گئی تھی۔ جب وہ باہر آئی تو میں نے اس سے لڑکی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے۔ میں وہیں رک گیا۔ پھر آدھے گھنٹے کے بعد ایک ڈاکٹر آیا اور وہ بھی لڑکی کو چیک کرنے اندر چلا گیا۔ جیسے ہی وہ اندر گیا اسی تیزی سے وہ باہر آ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ لڑکی بیڈ پر نہیں ہے۔ اس کی بات سن کر میں فوراً کمرے میں گیا تو یہ دیکھ کر میں بھی حیران رہ گیا کہ بیڈ خالی تھا اور لڑکی وہاں سے غائب تھی البتہ ایک لڑکی واش روم میں مردہ پڑی ہوئی تھی۔ جس کے جسم پر وہی لباس تھا جو زخمی لڑکی نے پہنا ہوا تھا۔ ہلاک ہونے والی لڑکی کی گردن کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی۔ زخمی لڑکی نے اس کا منہ دبوچ کر اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ اس ہسپتال کی نرس ہے جسے اس نے کچھ دیر پہلے لڑکی کو چیک کرنے بھیجا تھا۔ زخمی لڑکی کو شاید ہوش آ چکا تھا۔ نرس جیسے ہی اسے چیک کرنے کے لئے اندر گئی لڑکی نے اسے اپنی گرفت میں لے کر اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا اور اس کا لباس بدلا اور نرس کے روپ میں نکل گئی“...... تائی چان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو تم وہاں جھک مارنے کے لئے بیٹھے تھے نانسنس۔ لڑکی

تمہارے سامنے نرس کا لباس پہن کر نکل گئی اور تم اسے پہچان بھی نہیں سکے تھے“...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سس۔ سس۔ سوری باس۔ وہ زخمی ہونے کے باوجود جس اعتماد سے چلتی ہوئی میرے سامنے سے گئی تھی مجھے واقعی اس پر کوئی شک نہیں ہوا تھا“...... تائی چان نے کہا۔

”اب تم ہسپتال میں بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ ڈھونڈو اس لڑکی کو اگر وہ ہسپتال سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دوں گا۔ نانسنس“...... ٹائیگر نے شائی لاگ کے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”مم مم۔ میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو ہسپتال میں پھیلا دیا ہے باس۔ اگر وہ لڑکی ہسپتال میں ہوئی تو میں اسے کسی بھی صورت میں باہر نہیں نکلنے دوں گا“...... تائی چان نے کہا۔

”اور اگر وہ پہلے ہی ہسپتال سے نکل گئی ہو تو“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

”نو باس۔ وہ ہسپتال کے قوانین کے تحت ہسپتال سے ایگزٹ مشین میں فنگر پرنٹس دیئے اور اندراج کرائے بغیر باہر نہیں جا سکتی۔ اس ہسپتال کا رول ہے کہ ہسپتال میں آنے والے ہر شخص کو ایک مشین میں فنگر پرنٹس دینے پڑتے ہیں اور آنے جانے کا کاؤنٹر پر اندراج کرنا پڑتا ہے۔ اندراج کئے بغیر اور فنگر پرنٹس کی مارکنگ کے بغیر نہ کوئی ہسپتال میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ باہر جا سکتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ ابھی اسی ہسپتال میں ہی کہیں موجود ہے''...... تائی چان نے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

وہ تائی چان کی باتوں سے سمجھ گیا تھا کہ جس لڑکی کے بارے میں وہ بات کر رہا ہے وہ یقینی طور پر روزی راسکل ہی ہو گی جسے ہوش آ گیا تھا اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کسی ہسپتال میں ہے اس لئے اس نے موقع کا فائدہ اٹھا کر فوری طور پر وہاں سے نکلنے کی کوشش کی ہو گی۔

اگر وہ ہسپتال کے اندر بھی ہوئی تو تائی چان تو کیا اس کے بڑے بھی روزی راسکل کو نہیں ڈھونڈ سکتے تھے اور ٹائیگر جانتا تھا کہ اگر کسی نے روزی راسکل کے آڑے آنے کی کوشش کی تو روزی راسکل زخمی ہونے کے باوجود اپنے سامنے آنے والی ہر دیوار گرا سکتی ہے۔ وہ ہر حال میں اس ہسپتال سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ اب ٹائیگر کو اچانک ہی روزی راسکل کا پتہ چل گیا تھا لیکن روزی راسکل شوگران کے جس ہسپتال میں زیر علاج تھی اگر وہ وہاں سے نکل جاتی تو ٹائیگر کے لئے اسے دوبارہ تلاش کرنا مشکل ہو جاتا اس لئے اس نے سوچا کہ وہ خود اس ہسپتال جائے اور اس سے پہلے کہ روزی راسکل وہاں سے نکل جائے وہ اس سے مل لے اور اسے وہاں سے نکالنے میں اس کی مدد کرے۔

''تم اسے تلاش کرو۔ میں خود بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ مجھے ہر حال میں وہ لڑکی چاہئے۔ سمجھے تم۔ اگر وہ لڑکی ہسپتال سے نکل گئی

تو تم اور تمہارے جتنے بھی ساتھی اس لڑکی کی سیکورٹی کے لئے ہسپتال میں موجود تھے، میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا اور پھر اس نے انتہائی غصیلے انداز میں سیل فون بند کر دیا۔

''نانسنس۔ کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا ان سے۔ انہیں ایک لڑکی کی حفاظت پر مامور کیا تھا اور وہ لڑکی ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل گئی جس کا انہیں پتہ بھی نہیں چلا''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''تائی چان تو ویسے ہی ہڈ حرام ہے باس۔ میں نے تو آپ سے کئی بار کہا تھا کہ اسے اپنے گروپ سے نکال دیں۔ وہ کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ کو پہلے بھی کئی بار نقصان اٹھانا پڑا تھا''...... مہوجنگ نے کہا۔

''میں نے اسے لاسٹ وارننگ دے دی ہے۔ اس بار میں اسے گروپ سے ہی نہیں نکالوں گا بلکہ اسے واقعی گولی مار دوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ وہ اسی قابل ہے''...... مہوجنگ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم چلو میرے ساتھ ہسپتال۔ ہمیں فوری طور پر اس لڑکی کو ڈھونڈنا ہے۔ اگر وہ لڑکی نکل گئی تو ماسٹر مجھے کسی صورت بھی زندہ نہیں چھوڑے گا''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو مہوجنگ بھی سر ہلا کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر دونوں تیزی سے کمرے سے

نکلتے چلے گئے۔ ٹائیگر خوش تھا کہ اس نے ایک تو بلیک اسکارپین نے ایک اہم رکن کی جگہ لے لی تھی اور دوسرا اسے روزی راسکل کا پتہ چل گیا تھا۔ وہ روزی راسکل کی مدد کر کے اسے جلد سے جلد شوگران سے نکالنا چاہتا تھا۔ جس کے پاس کافرستان کا ایک اہم راز تھا جو ریڈ نوٹ کی شکل میں تھا۔

ریڈ نوٹ میں کیا تھا اس کے بارے میں ٹائیگر کچھ نہیں جانتا تھا لیکن عمران نے اس سے کہا تھا کہ روزی راسکل سے مل کر وہ سب سے پہلے ریڈ نوٹ کے بارے میں استفسار کرے۔ اگر ریڈ نوٹ روزی راسکل کے پاس تھا تو وہ اس سے لے کر اسے جس قدر جلد ممکن ہو سکے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف یا پھر سیکرٹری خارجہ سر سلطان تک پہنچا دے۔ شائی لاگ اور بلیک اسکارپین کی باتیں سن کر ٹائیگر کو یقین ہو گیا تھا کہ ریڈ نوٹ ابھی تک روزی راسکل کے پاس ہی تھا اور اس سے شائی لاگ یا بلیک اسکارپین نے جو ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا وہ سوائے سرخ رنگ کے سادہ کاغذ کے کچھ نہیں تھا۔

سرنگ کے دوسرے دہانے کے قریب پہنچ کر رچی نے سر نکال ر باہر موجود زمینی کٹاؤ کی طرف دیکھا۔ وہاں ہر طرف گہری اموشی چھائی ہوئی تھی۔ کٹاؤ دائیں بائیں دور تک جاتا دکھائی دے ہا تھا۔ کٹاؤ کا دوسرا سرا اس سے تقریباً ایک ہزار فٹ کے فاصلے پر تھا۔ جس سرنگ کے دہانے پر رچی کھڑا تھا اس کے بالکل سامنے یک اور سرنگ کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا جو اس سرنگ کی طرح چوڑا تو نہیں تھا لیکن دہانے کی بناوٹ سے پتہ چلتا تھا کہ وہ بھی نسانی ہاتھوں کا بنا ہوا ہے۔

رچی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نکالا اور اس کا رخ سامنے موجود سرنگ کے دہانے کی طرف کر دیا۔ اس نے ایک بٹن پریس کیا تو ریموٹ پر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک بلب جلنا بجھنا شروع ہو گیا۔ دوسرے لمحے رچی نے دیکھا کہ سامنے موجود سرنگ کے دہانے پر موجود ایک بڑی سی چٹان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھسک کر سائیڈ پر ہو گئی اور دہانے سے ایک بڑی سی ٹیوب نکل کر اس طرف آنے لگی۔ تھوڑی دیر میں ٹیوب کا سرا اس سرنگ کے دہانے سے آ کر مل گیا تو رچی تیزی سے ٹیوب میں چلتا ہوا دوسری سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری سرنگ کے دہانے پر پہنچ کر اس نے ریموٹ کنٹرول کا رخ پہلی سرنگ کے دہانے کی طرف کر کے ایک بٹن پریس کیا تو فولاد کی بنی ہوئی ایک بڑی سی چٹان دہانے کے سامنے آ گئی اور وہ دہانہ مکمل طور پر بند ہو گیا۔ رچی نے اطمینان بھرا سانس لیا اور واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دور چلنے کے بعد اس کے سامنے ایک اور بڑا سا فولادی دروازہ آ گیا۔ دروازے کے ساتھ ایک پینل لگا ہوا تھا۔ رچی نے پینل کے چند بٹن پریس کئے تو دروازہ سرر کی آواز کے ساتھ کھل گیا گیا۔ دوسری جانب ایک بڑا خلاء تھا جسے اندر سے کاٹ کر بنایا گیا تھا۔ وہاں سیاہ لباسوں میں ملبوس بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔ ہر طرف بڑے بڑے گتے اور لکڑیوں کے بنے ہوئے باکس پڑے تھے جنہیں ادھر سے ادھر اٹھانے کے لئے سیاہ لباس والے لفٹروں کا استعمال کر رہے تھے۔ دروازے کے پاس دو مسلح افراد کھڑے تھے جیسے ہی رچی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا دونوں مسلح افراد نے مشین گنیں اس کی طرف کر دیں۔

”کوڈ“...... ایک مسلح آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

”بلیک اسکارپین“...... رچی نے جواب دیا تو ان دونوں نے

مشین گنوں کی نالیاں جھکا دیں۔

”اوکے“...... اسی شخص نے کہا جس نے رچی سے کوڈ پوچھا تھا۔

”زونگی کہاں ہے“...... رچی نے پوچھا۔

”اپنے آفس میں ہی ہوں گے انہوں نے کہاں جانا ہے“۔ اس آدمی نے جواب دیا تو رچی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہاں بنی چھوٹی بڑی راہداریوں سے گزر کر وہ ایک بڑے کارخانے میں آ گیا جہاں بڑی بڑی مشینیں چل رہی تھی۔ ان مشینوں کو چلانے کے لئے ہیوی جنریٹرز چل رہے تھے جن کی تیز آوازوں سے ہال گونج رہا تھا۔ مشینوں میں فولادی اور شیشے کی بنی ہوئی بڑی بڑی ٹیوبیں لگی ہوئی تھیں جن میں سبز رنگ کا پاؤڈر پھسلتا ہوا سائیڈ کی دیواروں کی طرف جا رہا تھا۔ انہوں نے پہاڑی کے اندر خاصی جگہ صاف کر رکھی تھی جہاں گرین پاؤڈر بنانے کا ایک بڑا کارخانہ لگا ہوا تھا اور وہاں بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔

سائیڈ کی راہداری سے گزر کر رچی ایک بڑے ہال میں آ گیا جہاں کام کرنے والے ورکرز کے لئے باقاعدہ چھوٹے چھوٹے کیبن بنائے گئے تھے۔ سارے ہال کو کول رکھنے کے لئے انہوں نے ہیوی اے سی بھی لگا رکھے تھے جس کی وجہ سے وہاں اچھی خاصی ٹھنڈک تھی۔ رچی نے ایک کیبن کے دروازے کے پاس رک کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دستک دی۔

''یس۔ کم اِن''...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو رچی نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا اور دروازہ کھول کر کیبن میں داخل ہو گیا۔

کیبن کو ایک چھوٹے مگر انتہائی شاندار آفس کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے گنجے سر والا ایک شوگرانی بیٹھا ایک فائل دیکھ رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو رچی کو دیکھ کر وہ سیدھا ہو گیا۔

''رچی۔ تم یہاں''...... گنجے سر والے نے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں اپنی جان بچا کر یہاں آیا ہوں''...... رچی نے کہا اور گنجے سر والے شوگرانی سے اجازت لئے بغیر اس کے سامنے کرسی پر یوں دھم سے بیٹھ گیا جیسے وہ مسلسل چلتے چلتے تھک گیا ہو۔

''جان بچا کر۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... گنجے سر والے نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا تو رچی نے اسے ہوشو قبیلے میں فورس کے آنے کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''اوہ۔ تو شوگرانی ایجنسی نے جنگل میں کارروائی کرنے کے لئے گیس کا استعمال کیا تھا''...... گنجے سر والے نے کہا۔

''ہاں۔ میں ماسٹر کی ہدایات پر یہاں آیا ہوں اور میں نے سیکنڈ سرنگ کو سیلڈ کر دیا ہے تاکہ ایجنسی کے افراد کو اس سرنگ کا

پتہ چل جائے تو وہ اس میں داخل نہ ہو سکیں''...... رچی نے کہا۔

''ٹھیک کیا ہے تم نے۔ لیکن یہ سن کر افسوس ہوا ہے کہ ان سات افراد کی وجہ سے یوگاڈا کو اپنی جان دینی پڑی''...... گنجے سر والے نے کہا جس کا نام زونگی تھا اور وہ بلیک اسکارپین کے سپیشل سپاٹ کا انچارج تھا۔

''مجھے تو اب تک ان افراد پر حیرت ہو رہی ہے کہ آخر وہ ہیں کون جن کے لئے شوگرانی ایجنسی نے لاما کے جنگل میں کارروائی کی ہے''...... رچی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جو بھی ہوں ہمیں اس سے کیا۔ ایجنسی نے قبیلے والوں کو بے ہوش کیا ہے۔ شاید وہ ان کی بے ہوشی کی حالت میں وہاں سے ان سات افراد کو لے جانے کے لئے آئے ہوں گے تاکہ کسی قبیلے کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ شوگران کی کس ایجنسی نے جنگل میں ریڈ کیا تھا''...... زونگی نے کہا۔

''ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو''...... رچی نے کہا۔

''جب تم نے سیکنڈ سرنگ کو سیلڈ کر دیا ہے تو پھر تم پریشان کس بات سے ہو''...... زونگی نے رچی کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

''میں ان سات افراد کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ ان میں ایک آدمی جو خود کو اسائی کہتا تھا اس نے نجانے کون سا اشلوک پڑھا تھا کہ وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے چیخنا اور تڑپنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شروع ہو گئے تھے اور انہوں نے ہمارے ساتھی جوشنگا کو بھی پکڑ لیا تھا جو اس قبیلے کا سردار بنا ہوا تھا۔ جوشنگا جادو جانتا تھا لیکن ان کے سامنے اس کا کوئی جادو بھی کام نہیں آیا تھا''...... رچی نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہے ہوں اور وہ واقعی کاشائی دیوتا کے نمائندے ہوں جن پر جوشنگا کا جادو اثر نہ کر سکا ہو اور جن کے سامنے لاما کی بھی کوئی حیثیت نہ ہو''...... زونگی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں ان سب باتوں کو نہیں مانتا۔ یہ تو جوشنگا کی ساحرانہ طاقتیں ہیں جسے اس نے جادو کا نام دے رکھا ہے ورنہ کون سا جادو اور کیسا جادو اور وہ لوگ انسان تھے۔ گوشت پوست کے بنے زندہ انسان۔ انسان بھلا کسی دیوتا کے نمائندے کیسے ہو سکتے ہیں''...... رچی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پجاریوں کا تعلق انسانوں سے ہی ہوتا ہے اور پرانے زمانے کے دیوی دیوتاؤں کے نمائندے انسان ہی ہوا کرتے تھے۔ خیر چھوڑو۔ ہمیں اس بحث میں پڑ کر کیا کرنا ہے۔ جب شوگرانی فورس ان کے لئے وہاں آئی ہے تو وہ خود ہی انہیں پکڑ کر لے جائے گی۔ وہ اقوام متحدہ کے جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم سے وابستہ ہوں یا نہ ہوں اس کا پتہ فورس خود ہی کر لے گی۔ تم بتاؤ۔ تم خاصے تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔ کچھ منگواؤں تمہارے لئے''۔ زونگی نے کہا۔

''ہاں۔ کچھ کھانے کے لئے منگوا لو اور میرے لئے خاص طور پر انرجی ڈرنک بھی منگوا لو۔ دو کلو میٹر طویل سرنگ میں پیدل سفر کر کے میرا تو حشر ہو گیا ہے''...... رچی نے کہا تو زونگی ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اس نے سائیڈ میں پڑے ہوئے انٹر کام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسی لمحے ہر طرف تیز سائرن کی آواز گونج اٹھی۔ سائرن کی آواز سن کر نہ صرف زونگی بلکہ رچی بھی بری طرح سے چونک پڑا۔

''ایمرجنسی سائرن۔ کیا مطلب۔ یہ ایمرجنسی سائرن کیوں بج رہا ہے''...... رچی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کسی سیٹلائٹ سے ہمیں چیک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں فوری طور پر اپنا سیٹ اپ بند کرنا پڑے گا ورنہ ہمیں چیک کر لیا جائے گا''...... زونگی نے چیختے ہوئے کہا۔

''چیک کر لیا جائے گا۔ کیا مطلب''...... رچی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''یہ سائرن کاشن کے طور پر بجا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہاں سرچ ریز فائر کی جا رہی ہیں۔ سرچ ریز ابھی مکمل طور پر یہاں نہیں پھیلی ہیں اگر انہیں فل فورس سے یہاں پھیلایا گیا تو پہاڑیوں پر موجود نہ صرف ہمارے مسلح افراد ان کی نظروں میں آ جائیں گے بلکہ وہ پہاڑی کے اندر بنے ہوئے ہمارے اس خفیہ ٹھکانے کا بھی پتہ چلا لیں گے۔ اس لئے مجھے فوری طور پر باہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود تمام فورس کو انڈر گراؤنڈ کرنا ہو گا اور یہاں موجود سارا سسٹم آف کر کے ڈارک آؤٹ کرنا ہو گا تاکہ سرچنگ ریز ہمیں ٹریس نہ کر سکے اور یہ کام مجھے ابھی کرنا ہو گا''...... زونگی نے کہا اور پھر وہ میز کے پیچھے سے نکلا اور تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

رچی اسے باہر جاتے دیکھ کر تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔ باہر جاتے ہی زونگی نے چیخ چیخ کر تمام مشینیں اور جنریٹرز آف کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے تھے۔ اس کا حکم سنتے ہی وہاں موجود افراد فوراً مشینیں اور جنریٹرز آف کرنا شروع ہو گئے۔ زونگی نے جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر باہر پہاڑیوں پر موجود مسلح افراد جو اس خفیہ ٹھکانے کی نگرانی کرتے تھے کو کال کر کے انڈر گراؤنڈ ہونے کے احکامات دینے لگا۔ کچھ ہی دیر میں پہاڑی میں تاریکی پھیل گئی۔ ورکرز نے تمام مشینیں آف کر دی تھیں اور جنریٹرز کے آف ہوتے ہی وہاں جلتی ہوئی تمام لائٹس بھی آف ہو گئی تھیں۔ جیسے ہی لائٹس آف ہوئیں وہاں بجتا ہوا سائرن خاموش ہو گیا۔

''اب ٹھیک ہے۔ اب وہ لاکھ سرچنگ ریز یہاں پھیلا دیں انہیں اس ٹھکانے کے بارے میں کوئی کاشن نہیں مل سکے گا اور نہ ہی انہیں یہاں آنے کا کوئی راستہ دکھائی دے گا''...... اندھیرے میں زونگی کی اطمینان بھری آواز سنائی دی اور رچی ایک طویل

سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا تم نے سپیشل سپاٹ کو مکمل سیلڈ کر دیا ہے''...... رچی نے پوچھا۔

''ہاں۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو سرچنگ ریز کا کسی سیٹلائٹ سے لنک کر کے اس جگہ کی آسانی سے چیکنگ کی جا سکتی تھی۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی ہے کہ سرچنگ ریز کے پاور میں آنے سے پہلے ہی ہمیں کاشن مل جاتا ہے اور ہم تمام سیٹ اپ آف کر دیتے ہیں ورنہ ہمارے لئے بھی سیٹلائٹس آئی سے بچنا ناممکن ہو جاتا''۔ زونگی نے جواب دیا تو رچی سر ہلا کر رہ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمہارا کیا خیال ہے سرنگ کا یہ دہانہ کس نے بند کیا ہو گا"۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ کام یقیناً بلیک اسکارپین کے اڈے سے کیا گیا ہے۔ انہوں نے سرنگ میں ہماری موجودگی کو چیک کر لیا ہو گا۔ اس لئے انہوں نے سرنگ کا یہ دہانہ بلکہ دوسرا دہانہ بھی بند کر دیا ہو گا تاکہ ہم آکسیجن کی کمی کی وجہ سے دم گھٹ کر مر جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم یہاں کھڑے باتیں ہی کرتے رہو گے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا کروں۔ تم ہی بتاؤ"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ انہیں تہہ خانے میں کھٹکا سا محسوس ہوا۔ جیسے ایک آدمی تہہ خانے کی سیڑھیاں اتر رہا ہو تو وہ سب چونک پڑے۔

"آ گیا ہے سوشائی۔ اب کھولو دروازہ اور جا کر کرو اس سے بات جس کے لئے تم یہاں رکے ہوئے تھے"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا بات کروں۔ یہ صرف لاما کے اس خفیہ تہہ خانے کے بارے میں ہی جانتا تھا۔ تہہ خانے میں موجود سرنگ کا اسے علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا یہ بلیک اسکارپین کے خفیہ اڈے کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اسے بلیک اسکارپین اور ان کے خفیہ ٹھکانے کا علم نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"پھر کیا فائدہ ہوا یہاں رکنے کا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ایک فائدہ تو ہوا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کون سا فائدہ ہوا ہے۔ بتاؤ مجھے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہارا بار بار بننے والا منہ دیکھ رہا ہوں ہر بار تم نئے اور انتہائی خوبصورت اسٹائل میں منہ بناتی ہو جسے دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ باقی سب بھی عمران کی بات سن کر مسکرا دیئے تھے۔

"آپ شاید ہماری پریشانی دور کرنے کے لئے ایسی باتیں کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرے خوفزدہ ہونے پر تمہارے چہروں پر جو خوف آیا تھا وہ دیکھ کر میں اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا تھا اور مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ اس خوف کی وجہ سے کہیں تم میں سے کسی کا ہارٹ فیل ہی نہ ہو جائے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

''ہمارے دل اتنے کمزور نہیں ہیں کہ خوف سے ہمیں ہارٹ اٹیک ہو جائے''...... جولیا نے پھر منہ بنا کر کہا۔

''کمزور نہیں ہیں تو اتنے طاقتور بھی نہیں ہیں جو......'' عمران نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''جو۔ آگے بولو''...... جولیا نے کہا۔

''جو کے بعد لیا ہی آتا ہے اور ان دونوں کو ملا لو تو جولیا بنتا ہے اب جب میں نے کچھ لیا ہی نہیں تو وہ واپس کیا کروں''۔ عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اب جب تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ سوشائی بلیک اسکارپین کے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تو پھر یہاں رکنے کا کیا فائدہ''...... جولیا نے کہا۔

''اب ہمارے پاس آگے بڑھنے کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ جلدی چلو اور سرنگ کے دوسرے دہانے پر پہنچو''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ بھاگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے ان کے لئے سانس لینا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ وہ کبھی سانس روک رہے تھے اور کبھی آہستہ آہستہ سانس لے کر سرنگ میں بچی کھچی آکسیجن استعمال کر رہے تھے۔ سرنگ شیطان کی آنت کی طرح طویل تھی۔ کسی طرح سے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ آکسیجن ختم ہو جانے کی وجہ سے سرنگ میں بے پناہ حبس ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے مساموں سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا اور پسینے سے ان کے لباس شرابور ہوتے جا رہے تھے اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی گر کر بے ہوش ہو جائیں گے کہ انہیں کچھ فاصلے پر تیز دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر کچھ دیر بعد غار اچانک ہوا اور تیز روشنی سے بھر گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزی راسکل کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو کسی ہسپتال کے کمرے میں پایا۔ وہ بیڈ پر پڑی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر مریضوں والا مخصوص سبز لباس تھا۔ آنکھیں کھولتے ہی روزی راسکل نے دائیں بائیں دیکھا اور بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار کراہیں نکل گئیں۔ اسے جسم کے کئی حصوں پر موجود زخموں سے تیز اینٹھن محسوس ہوئی تھی۔

تکلیف محسوس کرتے ہی روزی راسکل نے اپنا سر دوبارہ سرہانے پر ڈال دیا۔ اس کا شعور جاگ گیا تھا اور اب اس کی آنکھوں کے سامنے سابقہ واقعات کسی فلمی مناظر کی طرح چلنا شروع ہو گئے تھے جب وہ ایک عمارت میں بے شمار مسلح افراد کا مقابلہ کر رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے جسم میں لوہے کی گرم سلاخیں گڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔

''ہونہہ۔ تو ان لوگوں نے گولیاں لگنے کے باوجود مجھے بچا لیا

ہے اور یہاں ہسپتال میں لا کر ڈال دیا ہے''...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے پڑی سوچتی رہی۔ کمرے میں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔ کمرے کی دو کھڑکیاں تھیں جو بند تھیں۔ دائیں طرف ایک دروازہ تھا۔ وہ بھی بند تھا۔ روزی راسکل نے چونکہ اچانک اٹھنے کی کوشش کی تھی اس لئے اس کے زخموں کی تکلیف بڑھ گئی تھی۔ اس نے تکلیف کا احساس دور کرنے کے لئے دانتوں پر دانت جما لئے تھے۔ اسے تین گولیاں لگی تھیں ایک کاندھے پر ایک اس کے بائیں پہلو میں اور ایک گولی اس کی گردن کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ تینوں زخموں پر بینڈ تیج تھی۔ روزی راسکل کچھ دیر پڑی تکلیف برداشت کرتی رہی پھر وہ دونوں ہاتھوں کی مدد سے آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کا جسم سفید رنگ کی بڑی سی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس نے چادر ہٹائی اور دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ باہر سے اسے لوگوں کے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

روزی راسکل جانتی تھی کہ وہ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کی قید میں ہے اور انہوں نے نجانے کیوں اسے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ نہ صرف زندہ چھوڑ دیا تھا بلکہ اس کا علاج کرانے کے لئے وہ اسے ہسپتال بھی لے آئے تھے۔ اس کے جسم پر موجود بینڈ تیج اس بات کا ثبوت تھا کہ آپریشن کر کے اس کے جسم سے گولیاں نکال لی گئی تھیں اور اسے یہاں وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزی راسکل کے لئے یہ نادر موقع تھا۔ کمرہ دیکھ کر روزی راسکل کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کسی پرائیویٹ ہسپتال میں موجود ہے۔ اسے یہاں باندھ کر نہیں رکھا گیا تھا لیکن روزی راسکل کو یقین تھا کہ کمرے سے باہر اس کی سیکورٹی کا خاص انتظام کیا گیا ہو گا اور باہر یقیناً بلیک اسکارپین کے افراد موجود ہوں گے۔ روزی راسکل کچھ دیر سوچتی رہی پھر وہ بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی۔ اس نے نیچے دیکھا تو اسے وہاں اپنی مخصوص سینڈلیں پڑی دکھائی دیں۔ سینڈلیں دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ چونکہ جھک نہیں سکتی تھی اس لئے اس نے پیروں کی مدد سے ایک سینڈل پکڑی اور پیر اوپر کر کے اس نے سینڈل ہاتھ میں لے لی۔ روزی راسکل نے سینڈل کی ایڑی گھمائی تو وہ کھلتی چلی گئی۔ یہ اس کی دوسری سینڈل تھی۔ پہلی سینڈل سے اس نے سرنگ میں ایک مشین نکالی تھی جس کی مدد سے وہ سرنگ سے نکلنے میں کامیاب ہوئی تھی۔ دوسری سینڈل کی ایڑی میں ایک ٹیوب موجود تھی۔ ٹیوب زیادہ بڑی تو نہیں تھی لیکن خاصی پھولی ہوئی تھی۔ روزی راسکل نے ایڑی سے ٹیوب نکالی اور ایڑی دوبارہ سینڈل میں فکس کر دی۔ چند لمحے وہ ٹیوب کو دیکھتی رہی پھر اس نے اپنے پیر زمین پر رکھے اور آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پیروں پر کھڑا ہونے کی وجہ سے اس کے زخموں میں شدید ٹیسیں اٹھنا شروع ہو گئی تھیں۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا لیکن روزی راسکل دانتوں پر دانت جمائے تکلیف برداشت

کر رہی تھی۔ کچھ دیر وہ اپنے پیروں پر کھڑی رہ کر تکلیف برداشت کرتی رہی پھر جب تکلیف قدرے کم ہوئی تو وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی کمرے کے ملحقہ واش روم کی جانب بڑھتی چلی گئی۔

واش روم میں جا کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ اس نے ایڑی سے جو ٹیوب نکالی تھی اس میں ایک خاص قسم کی کریم تھی جو فوری طور پر زخم مندمل کرنے کے کام آتی تھی۔ کریم کو گہرے زخموں میں بھرا دیا جاتا تو زخم سے بلبلے سے اٹھتے تھے اور بلبلوں کے ساتھ زخم پر سنہری رنگ کی جھلی سی بننا شروع ہو جاتی تھی جو گہرے زخموں کو مکمل طور پر نہ صرف چھپا دیتی تھی بلکہ اس کریم کے اثر سے تکلیف بھی ختم ہو جاتی تھی اور انتہائی زخمی انسان بھی بغیر کسی تکلیف کے چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتا تھا اور اس کے زخم کھلنے کا احتمال بھی نہ رہتا تھا۔ روزی راسکل ایسی اہم چیزیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتی تھی کیونکہ ان کی اسے کہیں بھی ضرورت پڑ سکتی تھی۔

خود کو زخمی حالت میں ہسپتال میں پا کر اسے سینڈل کی ایڑی میں موجود اس ٹیوب کا خیال آیا تھا۔ وہ چونکہ ہسپتال سے فرار ہونا چاہتی تھی اس لئے اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے زخموں پر مخصوص کریم لگا کر زخموں کو وقتی طور پر محفوظ کر لے اور زخموں کی تکلیف ختم ہو جائے کیونکہ بغیر جدو جہد کے وہ ہسپتال سے نہیں نکل سکتی تھی۔ واش روم میں جا کر اس نے بینڈیج کھولی اور پھر اپنے زخموں پر کریم لگانی شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں وہ نارمل حالت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں واش روم سے باہر نکل رہی تھی۔ کریم لگانے سے اب نہ تو اُس کا جسم کانپ رہا تھا اور نہ ہی اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

روزی راسکل بیڈ کی طرف جانے کی بجائے دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر آہستگی سے گھمایا لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ دروازہ باہر سے لاکڈ تھا۔ روزی راسکل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ کمرے کی کھڑکیوں کی طرف بڑھی۔ کھڑکیاں چیک کرنے کے بعد اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے۔ دونوں کھڑکیوں کو بھی بند کر کے باہر سے لاکڈ کر دیا گیا تھا۔

روزی راسکل ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک اسے دروازے کی طرف کسی عورت کے سینڈلوں کی آوازیں آتی سنائی دیں۔ روزی راسکل تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔

"دروازے کا لاک کھولو۔ مجھے لڑکی کو چیک کرنا ہے"...... باہر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ روزی راسکل نے جھک کر کی ہول سے باہر جھانکا تو اسے باہر ایک نرس کھڑی دکھائی دی جس کے ہاتھوں میں میڈیکل ٹرے تھی۔ اس کے قریب ایک لمبے قد کا شوگرانی کھڑا تھا جو جیب میں ہاتھ ڈال کر کمرے کے لاک کی چابی نکال رہا تھا۔ روزی راسکل سمجھ گئی کہ باہر موجود شخص کا تعلق یقیناً بلیک اسکارپین سے تھا اور اسی نے کمرے کو باہر سے لاکڈ کر رکھا

تھا۔ اب ہسپتال کی نرس اسے چیک کرنے آئی تھی تو وہ آدمی جیب سے دروازے کا لاک کھولنے کے لئے چابی نکال رہا تھا۔ روزی راسکل سیدھی ہوئی اور تیز تیز چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آ گئی۔ وہ بیڈ پر چڑھی اور اس پر لیٹ کر سفید چادر اپنے اوپر ڈال لی۔ اس نے لیٹ کر اس طرح سے آنکھیں بند کر لی تھیں جیسے اسے ابھی تک ہوش نہ آیا ہو۔ اس کا رخ دروازے کی طرف تھا اور وہ آنکھوں کی جھری سے دروازے کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔ چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلا اور نرس اندر آ گئی۔

"کیا میں بھی اندر آؤں"...... اس کے ساتھ کھڑے شوگرانی نے نرس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ تم باہر رکو۔ میں باہر آ کر تمہیں خود ہی لڑکی کی پوزیشن کے بارے میں بتا دوں گی"...... نرس نے جواب دیا۔

"او کے۔ جب چیکنگ پوری ہو جائے تو دروازے پر تین بار دستک دے دینا۔ میں دروازہ کھول دوں گا"...... شوگرانی نے کہا تو نرس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور شوگرانی نے دروازہ بند کر دیا۔ روزی راسکل نے باہر سے دروازے کو کنڈی لگنے کی آواز سنی تو اس نے سکون کا سانس لیا۔ اچھا ہی ہوا تھا جو وہ شوگرانی، نرس کے ساتھ اندر نہیں آیا تھا ورنہ روزی راسکل کو ان دونوں سے ایک ساتھ نپٹنا پڑتا اور وہاں ہونے والی ہڑبونگ کی آوازیں سن کر باہر موجود اور افراد بھی اندر آ سکتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نرس نے ٹرے سائیڈ میز پر رکھی اور روزی راسکل کے بیڈ کے پاس آ گئی۔ وہ جیسے ہی بیڈ کے نزدیک آئی۔ روزی راسکل اس پر جھپٹ پڑی۔ دوسرے لمحے نرس اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔ روزی راسکل نے چادر سے ہاتھ نکال کر ایک ہاتھ اس کے منہ پر جما دیا تھا اور دوسرا ہاتھ اس کی گدی پر رکھ دیا تھا۔ نرس کا چونکہ منہ دب گیا تھا اس لئے اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔ روزی راسکل نے نرس کو زیادہ تڑپنے کا موقع نہیں دیا اس کے دونوں ہاتھ زور سے حرکت میں آئے اور کمرے میں نرس کی گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی نرس کا تڑپتا ہوا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔

جیسے ہی نرس ہلاک ہوئی روزی راسکل اٹھی اور اس نے نرس کو دونوں ہاتھوں سے سنبھالا اور اسے گھسیٹتی ہوئی واش روم میں لے گئی۔ وہ بار بار بند دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی کہ کہیں بلیک اسکارپین کا آدمی یا کوئی اور اندر نہ آ جائے لیکن خیر گزری تھی کہ نہ دروازہ نہیں کھولا تھا اور نہ ہی کوئی اندر آیا تھا۔

روزی راسکل کچھ دیر بعد واش روم سے نکلی تو اس کے جسم پر نرس کا مخصوص لباس تھا۔ اس نے نرس کے جوتے پہننے کی بجائے اپنی سینڈلیں پہنیں اور اس نے نرس کا لایا ہوا میڈیکل ٹرے اٹھایا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ آئی۔ اس نے دروازے پر آ کر تین بار دستک دی تو چند لمحوں کے بعد اسے لاک کھلنے اور پھ

دروازے کا ہینڈل گھومنے کی آواز سنائی دی۔ روزی راسکل قدرے سائیڈ میں ہو گئی۔

دروازہ کھلا تو اسے سامنے وہی شوگرانی دکھائی دیا۔ روزی راسکل نے اپنا سر نیچے جھکا لیا۔ اتفاق سے شوگرانی اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ دروازہ کھولتے ہی وہ سائیڈ میں موجود ایک آدمی کو دیکھنے لگا جو سیل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ روزی راسکل کے لئے موقع اچھا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ تیزی سے باہر آ گئی۔ اس سے پہلے کہ شوگرانی کی نظر اس کے چہرے پر پڑتی وہ سائیڈ میں مڑ گئی۔ شوگرانی نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگا دیا۔ اس نے اندر جھانکنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔ شاید اس کے خواب و گمان میں بھی نہیں تھا کہ گولیاں لگنے سے زخمی ہونے والی لڑکی اس طرح اسے دھوکہ دے کر وہاں سے نکل سکتی تھی۔

"ہوش آیا اسے"...... شوگرانی نے اسے پیچھے سے آواز دیتے ہوئے پوچھا۔

"نو"...... روزی راسکل نے آواز بدل کر کہا۔ اس سے پہلے کہ شوگرانی اس سے کچھ اور پوچھتا وہ تیز تیز قدم بڑھاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور سائیڈ میں موجود ایک راہداری میں مڑ گئی۔ راہداری میں آتے ہی اس کے قدم اور تیز ہو گئے۔ وہاں کئی نرسیں اور ڈاکٹروں کے ساتھ مریض اور ان کے لواحقین آ جا رہے تھے۔ روزی راسکل نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور وہ مریضوں کے لواحقین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی آڑ لیتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ اس نے چونکہ زخموں پر مخصوص کریم لگا لی تھی اس لئے اسے نہ تو کسی زخم میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی اور نہ ہی اسے اب زخم کھلنے کا خدشہ تھا اس لئے وہ اطمینان سے تیز تیز چل رہی تھی۔

مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی وہ ہسپتال کے مین ڈور کی طرف آ گئی۔ یہ ہسپتال گراؤنڈ فلور پر تھا۔ سامنے ایک بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جہاں سٹاف نرسز کے ساتھ ساتھ سیکورٹی کے افراد بھی دکھائی دے رہے تھے۔ سامنے شیشے کا ایک بڑا سا دروازہ تھا جس کا ایک حصہ کھلا ہوا تھا اور اس دروازے کے ساتھ ایک اسکیننگ ڈور اور ایک پچنگ مشین پڑی تھی۔ ہر آنے جانے والوں کو نہ صرف اسکیننگ ڈور سے گزرنا پڑتا تھا بلکہ وہاں موجود پچنگ مشین پر اپنے فنگر پرنٹس دیتے ہوئے انٹری کرنی پڑتی تھی تاکہ پتہ چل سکے کہ اس ہسپتال میں کس وقت کون آیا تھا اور کون گیا تھا۔

اسکیننگ مشین سے تو روزی راسکل کو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اس کے پاس اسلحہ نہیں تھا جو اسے اسکیننگ ڈور سے شو ہونے کا خطرہ ہو لیکن پچنگ مشین دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی کیونکہ وہ اس ہسپتال کی نرس نہیں تھی۔ اس نے ایک نرس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا تھا اور اس کا محض لباس پہن کر باہر آئی تھی۔ نہ تو اس کی شکل اس نرس سے ملتی تھی اور نہ اس کے فنگر پرنٹس اس مشین میں میچ ہو سکتے تھے۔

دروازے کے اندر اور باہر روزی راسکل کو چند ایسے افراد بھی دکھائی دے رہے تھے جنہیں وہ اس عمارت میں پہلے بھی دیکھ چکی تھی جہاں سے اس نے نکلنے کی کوشش کی تھی اور پھر وہیں گولیوں کا شکار ہو گئی تھی۔ ان افراد کے وہاں ہونے کا مطلب تھا کہ اس ہسپتال کی سیکورٹی کے لئے ہر طرف بلیک اسکارپین کے افراد موجود تھے جو اسے فوراً پہچان سکتے تھے۔ ان افراد پر نظر پڑتے ہی روزی راسکل سائیڈ کی ایک راہداری کی طرف مڑ گئی۔ اس راہداری میں ایک طرف سرجیکل وارڈ تھا روزی راسکل تیز تیز چلتی ہوئی اس وارڈ کی طرف بڑھی تو اسے سائیڈ میں لیڈیز واش روم دکھائی دیا۔ روزی راسکل کچھ سوچ کر واش روم میں داخل ہو گئی۔ واش روم میں سٹاف کی چند لڑکیاں موجود تھیں۔ روزی راسکل ان کی طرف دیکھے بغیر سامنے موجود کھڑکی کی جانب بڑھ گئی۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ کھڑکی سے باہر دیکھنے پر روزی راسکل کو سکون ہو گیا کہ رات کا وقت تھا۔ کھڑکی کے باہر سے ہلکی ہلکی روشنی اندر آ رہی تھی جو شاید کسی بلب کی تھی۔ روزی راسکل نے کھڑکی کے پاس سے گزرتے ہوئے باہر جھانکا تو اسے نیچے ایک بڑا گراسی پلاٹ دکھائی دیا۔ گراسی پلاٹ کے دوسری طرف اوپن کار پارکنگ دکھائی دے رہی تھی۔ گراسی پلاٹ میں کوئی نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی کہ اس کھڑکی کے پاس برگد کا ایک پرانا درخت موجود تھا جس کی موٹی شاخیں کھڑکی کے پاس سے گزر رہی تھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزی راسکل رکے بغیر کھڑکی کے پاس موجود ایک واش روم میں گھس گئی۔ واش روم میں جاتے ہی اس نے نل کھول دیا۔ نل کھولنے کے بعد اس نے اپنے کان دروازے سے لگا دیئے۔ وہ باہر کی آوازیں سن کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ واش رومز سے نرسیں کب باہر جاتی ہیں۔ ان کے باہر جانے کے بعد ہی روزی راسکل واش روم سے باہر نکلنا چاہتی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نے محسوس کیا کہ باہر اب کوئی نہیں ہے تو اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ واش رومز میں موجود تمام نرسیں باہر چلی گئی تھیں اور اب تمام واش رومز خالی ہو چکے تھے۔

روزی راسکل فوراً دروازہ کھول کر باہر آئی اور کھڑکی کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اس طرف اب بھی مکمل خاموشی تھی۔ شاید یہ ہسپتال کی سائیڈ کا حصہ تھا جہاں ایک بڑا سا گراسی پلاٹ تھا اور رات کے وقت شاید کوئی اس طرف نہیں آتا تھا۔ روزی راسکل نے ایک لمحے توقف کیا اور پھر وہ اچھل کر کھڑکی پر چڑھ گئی۔ اسی لمحے واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو روزی راسکل نے دروازے کی طرف دیکھے بغیر سائیڈ میں موجود برگد کے درخت کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ ہوا کے جھونکے کی طرح کھڑکی سے گزر کر برگد کے درخت تک پہنچ گئی تھی۔ اس نے فوراً درخت کی ایک شاخ پکڑی اور اس کے ساتھ

جھولتی چلی گئی۔

اپنا جسم ماہر جمناسٹک کے انداز میں جھلاتے ہوئے اس نے اپنی ٹانگیں پھیلائیں اور دوسری شاخ پر آ گئی اور پھر اس شاخ کو پکڑ کر وہ تیزی سے درخت کے گھنے پتوں میں رینگتی چلی گئی۔ اس نے خود کو مکمل طور پر گھنے پتوں میں چھپا لیا تھا۔ اس نے درخت سے جھانکا تو ایک طرف باؤنڈری وال تھی جو کافی اونچی تھی جبکہ دائیں سائیڈ پر اوپن ایئر پارکنگ تھی اور بائیں طرف ایک کھلا راستہ گھومتا ہوا دوسری طرف جا رہا تھا۔ لان میں صرف ایک بلب روشن تھا جس کی روشنی کافی مدھم تھی۔ روزی راسکل نے سر اٹھا کر اس کھڑکی کی طرف دیکھا جس سے نکل کر وہ باہر آئی تھی لیکن اسے کھڑکی میں کوئی دکھائی نہ دیا تو وہ مطمئن ہو گئی گویا کسی کے واش روم میں داخل ہونے سے پہلے ہی وہ چھلانگ لگانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

روزی راسکل چند لمحے درخت پر چھپی رہی پھر اس نے آہستہ آہستہ درخت سے اترنا شروع کر دیا۔ درخت سے نیچے آتے ہوئے وہ دائیں بائیں اور خاص طور پر واش روم کی کھلی ہوئی کھڑکی پر نظر رکھے ہوئے تھی کیونکہ کھلی ہوئی کھڑکی سے کوئی بھی باہر جھانک سکتا تھا۔

درخت سے نیچے آ کر روزی راسکل ایک لمحے کے لئے رکی اور سوچنے لگی کہ اسے کس طرف جانا چاہئے۔ سامنے موجود باؤنڈری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وال خاصی اونچی تھی جسے اس وقت وہ کم از کم چھلانگ لگا کر نہیں پھلانگ سکتی تھی۔ اس کے پاس دو آپشن تھے ایک تو یہ کہ وہ پارکنگ کی طرف بڑھ جاتی یا پھر دوسری طرف جانے والے راستے کی طرف چلی جاتی جو ہسپتال کے نجانے کس حصے کی طرف جا رہا تھا۔ روزی راسکل جلد سے جلد ہسپتال سے دور جانا چاہتی تھی اور اس کے لئے اس کے پاس کسی سواری کا ہونا ضروری تھا۔ وہ اگر ہسپتال سے باہر ہوتی تو باہر سے کوئی ٹیکسی پکڑ کر بھی نکل سکتی تھی لیکن وہ اب بھی ہسپتال کے احاطے میں تھی۔ جب تک وہ احاطے سے باہر نہ چلی جاتی اس وقت تک بلیک اسکارپین کے افراد اس کے لئے خطرہ بن سکتے تھے۔

روزی راسکل نے پارکنگ کی طرف جانے کی بجائے دوسری طرف جانے والے راستے کو ترجیح دی۔ وہ ہسپتال کی عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ جیسے ہی وہ گھوم کر دوسری طرف آئی اسے سامنے ایک گارڈن دکھائی دیا۔ گارڈن میں بہت سے افراد موجود تھے۔ اب روزی راسکل کو سمجھ آیا کہ گراسی پلاٹ خالی کیوں تھا۔ ہسپتال میں آنے والے اس طرف آنے کی بجائے گارڈن میں رک جاتے تھے۔ گارڈن کی سائیڈ پر ایک بڑا سا گیٹ تھا جو ہسپتال سے باہر جاتا تھا۔ وہاں لوگوں کی کافی تعداد موجود تھی اس لئے روزی راسکل رکنے کی بجائے تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ روزی راسکل کے لئے یہ بات خوش آئند

تھی کہ اس کے سامنے ہسپتال کا مین گیٹ تھا۔ گیٹ پر سیکورٹی تو موجود تھی لیکن وہاں کوئی سکینر نہیں لگا ہوا تھا اور نہ ہی وہاں کوئی پنچگ مشین دکھائی دے رہی تھی۔ ہسپتال کا سٹاف بھی اس گیٹ سے آتا جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس لئے روزی راسکل رکے بغیر آگے بڑھتی چلی گئی اور ایک نرس کے پیچھے چلتی ہوئی گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

کچھ ہی دیر میں وہ نرس کے پیچھے چلتی ہوئی گیٹ سے باہر آ گئی۔ گیٹ سے باہر آ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔ سائیڈوں میں بے شمار ٹیکسیوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ شاید اس طرف ٹیکسی اسٹینڈ تھا۔ قدرت روزی راسکل پر مہربان تھی کیونکہ ابھی تک روزی راسکل کو کسی بھی مرحلے پر کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی تھی اور وہ خوش اسلوبی سے ہسپتال سے نکل کر باہر آ گئی تھی۔ ٹیکسی اسٹینڈ دیکھ کر وہ ایک ٹیکسی کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اچانک اسے پیچھے سے کسی نے آواز دی۔

”مسٹر“...... یہ آواز سن کر روزی راسکل ٹھٹھک گئی اور اس نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میجر شانگ ہو اور اس کے ساتھ آنے والے ہیلی کاپٹر زمینی کٹاؤ کے درمیان میں اُڑتے پھر رہے تھے۔ میجر شانگ ہو کی آنکھوں سے دور بین لگی ہوئی تھی اور وہ زمینی کٹاؤ کے دونوں اطراف غور سے دیکھ رہا تھا۔

کٹاؤ کی دونوں اطراف کی دیواروں پر چھوٹے موٹے سوراخ اور دراڑیں تو ضرور دکھائی دے رہی تھیں لیکن اسے وہاں کسی سرنگ کا دہانہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ نائن تھری نے اسے سرنگ کے دہانے کی جو لوکیشن بتائی تھی وہاں ٹھوس چٹانوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ دیواروں پر جگہ جگہ لمبی اور بیلوں جیسی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں جو نیچے کی طرف لٹک رہی تھیں لیکن یہ جھاڑیاں اتنی گھنی نہیں تھیں کہ ان کے پیچھے چھپے ہوئے کسی سرنگ کے دہانے کو نہ دیکھا جا سکتا ہو۔

"ہونہہ۔ نجانے نائن تھری کس سرنگ کے دہانے کی بات کر رہا تھا۔ یہاں تو کسی دہانے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ اگر باہر سے کسی سرنگ کو بند بھی کیا گیا ہو تو اس کا کوئی تو نشان دکھائی دیتا"...... میجر شانگ ہو نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے اردگرد کا جائزہ لیتا رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر نائن تھری سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔

"یس نائن تھری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی نائن تھری کی آواز سنائی دی۔

"میں نے چٹانوں کی ہر جگہ چیکنگ کی ہے لیکن یہاں تو کسی سرنگ کے دہانے کے نشان نظر نہیں آ رہے ہیں۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ سرنگ کے دہانے کی میں نے آپ کو نشاندہی کی تو تھی۔ اوور"...... نائن تھری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں کی تھی۔ میں نے نزدیک سے بھی اس جگہ کو دیکھا ہے لیکن وہاں ٹھوس چٹانیں ہیں اور سب کی سب اصلی چٹانیں ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک چٹان بھی ایسی دکھائی نہیں دے رہی جس سے کسی سرنگ کا دہانہ بند کیا جا سکے۔ اوور"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ انہوں نے کسی مکینزم کی مدد سے دہانے کے سامنے چٹان رکھ دی ہو تاکہ غور سے دیکھنے پر بھی دہانے کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سامنے پڑی ہوئی چٹان کا پتہ نہ چل سکے۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

''ہوشو قبیلہ جنگل میں رہتا ہے نانسنس۔ یہاں مکینزم بنانے والے انجینئر نہیں رہتے جو ایسا مکینزم بنا سکیں اور پھر میں نے دیکھ لیا ہے۔ اگر یہاں کسی سرنگ کا دہانہ ہے بھی تو اس طرف سے نکلنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔ جو بھی اس دہانے کی طرف آئے گا اسے کٹاؤ کی گہرائی میں چھلانگ ہی لگانی پڑے گی اور نیچے ٹھوس اور نوکیلی چٹانوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''میں آپ کو ایک بار پھر دہانے کی پوزیشن بتا دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر میں ہونے کی وجہ سے پوزیشن میں کوئی فرق پڑ گیا ہو۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ تم مجھے ڈھلان ماپ کر اس سرنگ کے دہانے کا اصل زاویہ بتاؤ۔ جب تک سرنگ کے زاویئے کا پتہ نہیں چلے گا میرے لئے سرنگ کا دہانہ تلاش کرنا مشکل ہو گا۔ اوور''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یس باس۔ آپ ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں آپ کو سرنگ کا مکمل زاویہ بتا دیتا ہوں۔ اس سے آپ کو دہانے کی جگہ ڈھونڈنے میں مدد ملے گی۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا اور پھر چند لمحوں کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ اوور''...... چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر سے نائن تھری کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو نائن تھری اسے ایک بار پھر سرنگ کے دہانے کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ جیسے جیسے وہ میجر شانگ ہو کو تفصیل بتا رہا تھا میجر شانگ ہو کے اشارے پر پائلٹ ہیلی کاپٹر اسی طرف لے جا رہا تھا۔ کٹاؤ سے تقریباً پچاس فٹ نیچے اس نے ہیلی کاپٹر کو سائیڈ کی دیوار کے ساتھ ساتھ اڑانا شروع کر دیا تھا اور اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار بے حد کم کر دی تھی۔

میجر شانگ ہو نے نائن تھری سے بات کرتے ہوئے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی تھی اور وہ کٹاؤ کی دیوار کو مزید کلوز کر کے دیکھنے لگا۔ پھر اچانک اس کی نظریں ایک ابھری ہوئی چٹان پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ اس نے دوربین ایڈجسٹ کی اور چٹان کی سائیڈوں کی طرف دیکھنے لگا۔ چٹان کی ایک سائیڈ پر ایسے نشان تھے جیسے ایک چٹان دوسری چٹان سے رگڑ کھاتی ہوئی گزری ہو۔ گو یہ نشان بے حد مدہم تھے لیکن میجر شانگ ہو نے چونکہ دوربین سے کلوز کر کے دیکھا تھا اس لئے اسے یہ نشان دکھائی دے گئے تھے۔

''گڈ شو۔ میں نے سرنگ کا دہانہ چیک کر لیا ہے۔ اوور''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اوہ۔ تھینک گاڈ کہ آپ کو سرنگ کا دہانہ نظر آ گیا۔ اوور''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نائن تھری نے میجر شانگ ہو کی بات سن کر سکون کا سانس لیا ہوئے کہا۔

"اوکے میں تم سے بعد میں بات کروں گا۔ اوور اینڈ آل" میجر شانگ ہو نے کہا اور اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"ہیلی کاپٹر موڑ کر اس چٹان کی طرف لے چلو جو دوس چٹانوں سے زیادہ ابھری ہوئی معلوم ہو رہی ہے"...... میجر شا ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر ہیلی کاپٹر یوٹرن اور اسے سائیڈ کی دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب ہوئی چٹان کی نشاندہی پر اس نے ہیلی کاپٹر وہاں معلق کیا تو شانگ ہو ایک بار پھر دوربین سے اس چٹان کو غور سے دیکھنے لگا

"اسی چٹان کے پیچھے وہ سرنگ ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ ایسا کرو کہ ہیلی کاپٹر موڑ کر اس چٹان کے سامنے آ جاؤ۔ چٹا میں نے غور سے دیکھا ہے یہ فولاد کی بنی ہوئی ہے اور اسے چ کے انداز میں مولڈ کر کے اس پر ایسا رنگ کیا گیا ہے جسے دیک اصلی چٹان کا گمان ہوتا ہے۔ ہمیں اس فولادی دیوار کو میزائل اُڑانا ہوگا"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"یس باس"...... پائلٹ نے کہا۔ اس نے ہیلی کاپٹر آ بڑھایا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر کو موڑتا ہوا ٹھیک چٹان کے سا گیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر چٹان سے دو سو فٹ دور معلق کر لیا۔

"گڈ شو۔ اب اس چٹان پر ریڈ میزائل فائر کرو۔ فولادی چ

کو ریڈ میزائل سے ہی توڑا جا سکتا ہے"...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر ویپن پینل کا بٹن پریس کر کے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگا ہوا ریڈ میزائل لانچ کیا اور پھر اس نے پینل پر لگی ہوئی سکرین سے سرنگ کے سامنے فولادی چٹان کا نشانہ لیتے ہوئے پینل کا سرخ بٹن پریس کر دیا۔ سرخ بٹن کے پریس ہوتے ہی ہیلی کاپٹر کے نیچے لگے میزائل لانچر سے سرخ رنگ کا ایک میزائل نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے ابھری ہوئی چٹان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ میزائل چٹان سے ٹکرایا اور زور دار دھماکے سے پھٹ پڑا۔ آگ کا طوفان سا پیدا ہوا اور چٹان آگ میں چھپ سی گئی۔ جب آگ ختم ہوئی تو یہ دیکھ کر میجر شانگ ہو نے ہونٹ بھینچ لئے کہ ریڈ میزائل سے چٹان کے ارد گرد کی چٹانیں تو ضرور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر گئی تھیں لیکن جس چٹان کو میزائل سے نشانہ بنایا گیا تھا اس پر میزائل کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"ہونہہ۔ تو میرا اندازہ درست ہے۔ اسی جگہ سرنگ موجود ہے جسے فولادی چٹان سے بند کیا گیا ہے اور یہ فولادی چٹان ایسی ہے جس پر ریڈ میزائل کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا ہے"...... میجر شانگ ہو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"جنگل کے وحشی اس قدر مضبوط فولادی چٹان کیسے بنا سکتے ہیں باس۔ ان کے پاس ایسی کون سی ٹیکنالوجی ہے جس کے سامنے ریڈ میزائل بھی ناکام ہو گیا ہے"...... پائلٹ نے حیرت بھرے لہجے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں کہا۔

''یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔ جنگلی قبیلہ یہاں اتنی طویل سرنگ اور اس کا مضبوط بند دہانہ نہیں بنا سکتا۔ ضرور یہاں کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ہے''...... میجر شانگ ہو نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا گڑ بڑ ہو سکتی ہے باس یہاں''...... پائلٹ نے پوچھا۔

''تم ان باتوں کو چھوڑو اور چٹان پر ایک اور میزائل فائر کرو۔ اگر دوسرے ریڈ میزائل کا بھی اس چٹان پر اثر نہ ہوا تو مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر ایک اور میزائل لانچ کیا اور اسے چٹان کی طرف فائر کر دیا۔ ماحول ایک بار پھر زور دار دھماکے سے گونج اٹھا لیکن یہ دیکھ کر میجر شانگ ہو غرا کر رہ گیا کہ دوسرے میزائل سے بھی چٹان کا کچھ نہیں بگڑا تھا۔

''نانسنس۔ یہ تو واقعی ناقابل تسخیر چٹان ہے ورنہ عام طور پر فولادی چٹانوں کو توڑنے کے لئے تو ایک ریڈ میزائل ہی کافی ہوتا ہے''...... میجر شانگ ہو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں اس چٹان پر ڈائریکٹ میزائل فائر کرنے کی بجائے اردگرد کی چٹانوں پر میزائل فائر کروں۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا کرنے سے چٹان کا مکینزم ٹوٹ جائے اور اس چٹان کو سپورٹ کرنے والی چٹانوں کے ٹوٹتے ہی یہ چٹان بھی اکھڑ جائے''۔ پائلٹ نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس چٹان کے اردگرد جتنی بھی چٹانیں موجود ہیں ان سب کو اُڑا دو۔ ہری اپ''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور ابھری ہوئی چٹان کے اردگرد میزائل فائر کرنا شروع ہو گیا۔ میزائلوں کے زور دار دھماکوں سے سارا علاقہ گونج اٹھا اور چونکہ یہ دھماکے زمینی کٹاؤ کے درمیان میں ہو رہے تھے اس لئے اس کی گونج اور بازگشت کی آوازیں بھی بے حد تیز تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو فوجوں کا آمنا سامنا ہو گیا ہو اور انہوں نے ایک دوسرے پر برق رفتار میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے ہوں۔

میزائلوں سے ابھری ہوئی چٹان کے اردگرد موجود چٹانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر رہی تھیں۔ پائلٹ نے چٹان کے نچلے حصے کی طرف ایک میزائل فائر کیا تو نیچے موجود ایک چٹان دھماکے سے اُڑ گئی۔ اس چٹان کا اُڑنا تھا کہ اچانک تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ ابھری ہوئی چٹان اپنی جگہ سے کھسکی اور یکلخت اکھڑ کر نیچے گرتی چلی گئی۔ جیسے ہی چٹان اکھڑ کر نیچے گری ان کے سامنے ایک سرنگ کا بڑا سا دہانہ آ گیا۔ دہانہ دیکھ کر میجر شانگ ہو کے ساتھ پائلٹ کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں۔ اس نے میزائل فائر کرنا بند کر دیئے۔

''تو یہ ہے وہ سرنگ''...... میجر شانگ ہو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ لیکن ہم اس سرنگ میں جائیں گے کیسے یہ تو سطح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کم از کم سو فٹ نیچے ہے“...... پائلٹ نے کہا۔

”ہیلی کاپٹر کو اوپر لے جاؤ اور کنارے کے ساتھ روک کر نیچے رسیاں لٹکا دینا۔ رسیاں آسانی سے اس دہانے تک پہنچ جائیں گی جن سے ٹروپرز آسانی سے سرنگ میں داخل ہو جائیں گے“۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

”اوہ یس۔ اوکے باس“...... پائلٹ نے کہا اور اس نے ہیلی کاپٹر سیدھا کر کے اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ پھر وہ ہیلی کاپٹر کو کٹاؤ کے کنارے پر لایا اور پھر اس نے پینل کا ایک بٹن پریس کر کے کٹاؤ کے کنارے کے ساتھ ساتھ موٹی رسیاں نیچے لٹکانی شروع کر دیں جن سے ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے ٹروپرز آسانی سے نیچے جا سکتے تھے۔ ابھی پائلٹ نیچے رسیاں لٹکا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ریڈ اسکوارڈ نمبر سیون کالنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

”یس۔ میجر شانگ ہو اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں ونڈ سکرین سے باہر موجود ایک ہیلی کاپٹر پر جم گئیں جو اونچی پرواز کر رہا تھا اور کٹاؤ کے اوپر گھوم رہا تھا۔

”باس۔ قبیلے کے وحشیوں کو ہوش آ گیا ہے اور یہاں ہونے والے دھماکوں کا پتہ لگانے کے لئے وہ جنگل سے نکل کر اس طرف

دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ اوور“...... نمبر سیون نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو میجر شانگ ہو چونک پڑا۔ اس نے فوراً دائیں طرف دیکھا اور پھر اس نے آنکھوں سے دور بین لگائی اور اسے ایڈجسٹ کرتا ہوا جنگل کی طرف دیکھنے لگا لیکن وہ چونکہ کم بلندی پر تھا اس لئے اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

”کتنی دور ہیں وہ۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

”کٹاؤ سے وہ ایک ہزار میٹر کے فاصلے پر ہیں باس۔ اوور“۔ نمبر سیون نے کہا۔

”اوہ۔ ان کے پاس تو اسلحہ بھی ہے۔ اگر انہوں نے ہمیں دیکھ لیا تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ ہم نے ہی ان کے جنگل پر گیس بم پھینک کر انہیں بے ہوش کیا تھا۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”یس باس۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے ورنہ ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے۔ اوور“...... نمبر سیون نے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمارے ہیلی کاپٹروں سے انہیں علم ہو جائے گا کہ ہمارا تعلق کس ایجنسی سے ہے اور جب شوگران کی لاما پرست قوم کو پتہ چلے گا کہ ہم نے لاما کے جنگل میں ریڈ کیا تھا تو وہ سب ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس لئے ہمارا جلد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے جلد یہاں سے نکل جانا ہی بہتر ہے۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”ہمیں سائیڈ کی پہاڑیوں کی طرف سے نکلنا چاہئے باس ورنہ وہ ہمارے ہیلی کاپٹروں پر موجود ریڈ ڈریگن کے نشان دیکھ لیں گے۔ اوور“...... نمبر سیون نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ نکلو یہاں سے جلدی“...... میجر شانگ ہو نے کہا اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

”تم بھی چلو یہاں سے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”لیکن وہ افراد جو سرنگ میں ہیں“...... پائلٹ نے کہنا چاہا۔

”انہیں ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔ فی الحال ہمارا یہاں سے جانا ضروری ہے۔ اب چلو“...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر پہلے نیچے پھینکی ہوئی رسیاں سمیٹیں اور پھر وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر اٹھا کر پہاڑیوں میں اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف باقی ہیلی کاپٹر گئے تھے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے سرنگ کا دہانہ کھول کر نادانستگی میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کتنی بڑی مدد کی تھی۔

ٹائیگر، شائی لاگ کے میک اپ میں مہوجنگ کے ساتھ بلیوسن ہسپتال پہنچا تو اسے یہ خبر سننے کو ملی کہ روزی راسکل ہسپتال سے فرار چکی ہے۔ ہسپتال میں بلیک اسکارپین کے دس افراد موجود تھے۔ ان سب نے ہسپتال کے مختلف اطراف میں ڈیوٹیاں سنبھال رکھی تھیں تاکہ کوئی ایجنٹ روزی راسکل کو اس ہسپتال سے لے جانے کے لئے آئے تو وہ اسے روک سکیں۔ لیکن کسی کے آنے کی بجائے زخمی روزی راسکل خود ہی ہسپتال سے فرار ہو گئی تھی۔

تائی چان نے ٹائیگر کو بتایا کہ اس نے ہسپتال کے ایک ایک حصے کی چیکنگ کی ہے لیکن روزی راسکل وہاں نہیں ملی۔ اس نے جس نرس کو ہلاک کر کے اس کے کپڑے پہنے تھے۔ ان کپڑوں میں ملبوس ایک لڑکی کو چند افراد نے ہسپتال کی سائیڈ سے نکل کر گیٹ کی طرف اور پھر ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ تائی چان نے جب ٹیکسی اسٹینڈ والوں کو روزی راسکل کا حلیہ بتایا تو ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں سے ایک ڈرائیور نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ اس نے روزی راسکل کو ایک ٹیکسی میں سوار ہوتے دیکھا تھا۔

تائی چان نے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق روزی راسکل جس ٹیکسی میں گئی تھی۔ اس کے ڈرائیور کا نام لی تھا اور اسے ٹیکسی کے فون نمبر کا بھی علم ہو گیا تھا۔ شوگران کی تمام ٹیکسیوں میں ایمرجنسی فون لگے ہوئے تھے۔ تائی چان نے اس فون پر اس ٹیکسی ڈرائیور سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی جس کی ٹیکسی میں روزی راسکل گئی تھی لیکن کوشش کے باوجود اس کا ٹیکسی ڈرائیور سے رابطہ نہیں ہو سکا تھا۔ اس کا فون آف تھا۔

ٹائیگر کو روزی راسکل کے وہاں سے نکلنے پر غصہ تو بہت آ ر تھا لیکن اس کے ساتھ وہ روزی راسکل کی ہمت کی داد بھی دے ر تھا جو اس قدر سیکورٹی ہونے اور زخمی ہونے کے باوجود بلیک اسکارپین کے آدمیوں کو ڈاج دے کر ہسپتال سے نکل گئی تھی۔ و دکھاوے کے لئے تائی چان اور اس کے ساتھیوں پر گرج رہا ت تاکہ انہیں اس بات کا شک نہ ہو سکے کہ وہ شائی لاگ نہیں ہے۔

وہ مہوجنگ اور تائی چان کے ساتھ ٹیکسی اسٹینڈ کے پاس کھڑ تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔

"ایک بار میرا ٹیکسی ڈرائیور لی سے رابطہ ہو جائے تو پتہ چل جائے گا کہ وہ اس لڑکی کو لے کر کہاں گیا ہے پھر میں آندھی او طوفان کی طرح اس تک پہنچ کر لڑکی کو پکڑ لوں گا"...... تائی چا

بار بار سیل فون پر ٹیکسی ڈرائیور کے نمبر پریس کرتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔

"ہونہہ۔ ٹیکسی ڈرائیور کا نمبر بند ہے جس کا مطلب ہے کہ لڑکی نے اسے یا تو ٹیکسی سے اٹھا کر باہر پھینک دیا ہے یا پھر اسے بے ہوش کر دیا ہے اور وہ خود ٹیکسی چلا کر لے گئی ہے"...... ٹائیگر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو تائی چان اور مہوجنگ چونک پڑے۔

"اوہ۔ یہ لڑکی تو واقعی بے حد تیز ہے۔ تین گولیاں لگنے کے باوجود وہ یہاں سے فرار ہو جائے گی اس کا تو ہمیں تصور بھی نہیں تھا"...... مہوجنگ نے حیرت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کا فرار ہونا ہمارے لئے نیک شگون نہیں ہے مہوجنگ۔ اگر ماسٹر کو پتہ چل گیا تو وہ ہم سب کو موت کے گھاٹ اتار دے گا"...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

"یس باس۔ لیکن اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔ نجانے وہ لڑکی ٹیکسی میں کہاں گئی ہے۔ اتنے بڑے شہر میں ہم اسے کہاں ڈھونڈیں گے"...... مہوجنگ نے کہا۔

"یہ سب اس نانسنس تائی چان کی وجہ سے ہوا ہے۔ لڑکی کی حفاظت کی ذمہ داری اس کی تھی۔ لڑکی اسے ڈاج دے کر اس کی ناک کے نیچے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی اور اسے پتہ ہی نہیں چلا"...... ٹائیگر نے تائی چان کو گھورتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”سس۔ سس۔ سوری باس“...... تائی چان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سوری مجھے نہیں ماسٹر کو کہنا نانسنس۔ میں ماسٹر کو ساری تفصیل بتا دوں گا کہ تمہاری نااہلی کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو تائی چان کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے اور ماسٹر کا نام سنتے ہی اس کے جسم میں کپکپاہٹ طاری ہو گئی۔

”نو باس۔ اگر سزا دینی ہے تو آپ اپنے ہاتھوں سے دے دیں۔ چاہے مجھے گولی مار دیں لیکن ماسٹر کو کچھ نہ بتائیں ورنہ وہ میرا حشر کر دے گا“...... تائی چان نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر اسے گھور کر رہ گیا۔ اسی لمحے شائی لاگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سکرین پر بلیک اسکارپین کا نام تھا۔ بلیک اسکارپین کا نام دیکھ کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کیا ہوا باس“...... مہوجنگ نے پوچھا۔

”ماسٹر کی کال ہے۔ اب میں اسے کیا جواب دوں“...... ٹائیگر نے کہا۔ ماسٹر کا نام سن کر مہوجنگ اور تائی چان کے چہروں کا رنگ بھی اُڑ گئے۔ ٹائیگر چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس ماسٹر“...... ٹائیگر نے شائی لاگ کی آواز میں بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”کہاں ہو تم“...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”میں بلیوسن ہسپتال کے باہر ہوں ماسٹر“...... ٹائیگر نے کہا۔

”وہاں کیا کر رہے ہو“...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

”ہسپتال سے روزی راسکل فرار ہو گئی ہے ماسٹر۔ میں اس کی تلاش میں یہاں آیا تھا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”فرار ہو گئی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے فرار ہوئی ہے وہ ہسپتال سے۔ وہ تو زخمی تھی“...... دوسری طرف سے بلیک اسکارپین نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”وہ روم میں اکیلی تھی ماسٹر۔ ہسپتال کی ایک نرس اسے چیک کرنے اندر گئی تو روزی راسکل نے اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا اور پھر وہ اس نرس کا لباس پہن کر نکل گئی۔ ہسپتال میں رش ہونے کی وجہ سے کسی نے اسے نرس کے روپ میں نہیں پہچانا تھا“...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف بلیک اسکارپین غرا کر رہ گیا۔ ٹائیگر نے مہوجنگ اور تائی چان کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اس کا اشارہ سمجھ کر پیچھے ہٹ گئے۔

”یہ کیا ہو گیا ہے شائی لاگ۔ اگر وہ لڑکی ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تو ہم ریڈ نوٹ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گے۔ اسے ڈھونڈو۔ وہ جہاں بھی ہے اسے ڈھونڈ کر اس سے ریڈ نوٹ حاصل کرو۔ فوراً“...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ریڈ نوٹ مجھے مل گیا ہے ماسٹر"...... ٹائیگر نے آہستہ آوا
میں کہا تاکہ اس کی بات مہوجنگ اور تائی چان نہ سن سکے۔

"ریڈ نوٹ مل گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کہاں سے ملا ہے تمہیں
ریڈ نوٹ"...... بلیک اسکارپین نے بری طرح سے چونکتے ہو۔
کہا۔

"اس نے ریڈ نوٹ بیڈ کے گدے کے نیچے چھپا رکھا تھا
جلدی میں روم سے نکلتے ہوئے وہ ریڈ نوٹ لے جانا بھول گ
تھی۔ میں نے جب کمرے کی تلاشی لی تو مجھے بیڈ کے نیچے پڑا ہ
ریڈ نوٹ مل گیا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ میں ریڈ نوٹ کی وجہ سے ب
حد پریشان تھا۔ اب کہاں ہے ریڈ نوٹ"...... بلیک اسکارپین ن
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ خوشی کے عالم میں اس نے ا
بھی نہ سوچا تھا کہ بے ہوشی کی حالت میں روزی راسکل بیڈ کے
گدے کے نیچے ریڈ نوٹ کیسے چھپا سکتی تھی جبکہ شائی لاگ نے
اس کے لباس کی مکمل تلاشی بھی لی تھی اور ہسپتال میں ویسے بھی
مریضوں والا لباس پہنایا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں روزی راسکل
اپنے پاس ریڈ نوٹ کیسے رکھ سکتی تھی۔

"میرے پاس ہے ماسٹر۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو پہنچ
دوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ بھی پوچھنے کی بات ہے نانسنس۔ جلدی لاؤ اسے میرے

اس۔ میں ریڈ نوٹ دیکھنے کے لئے بے تاب ہو رہا ہوں"۔ بلیک
سکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آنے سے پہلے اپنے آدمیوں کو پورے شہر میں پھیلا دو تاکہ
ہ روزی راسکل کو تلاش کر سکیں اور اب وہ جہاں بھی دکھائی دے
سے فوراً گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے"...... بلیک اسکارپین نے
کرخت لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں نے اپنے آدمیوں کو پہلے ہی شہر میں پھیلا دیا
ہے۔ اب انہیں جہاں بھی روزی راسکل دکھائی دے گی وہ اسے
ہلاک کر دیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گڈ شو۔ اب تم ریڈ نوٹ لے کر فوراً میرے پاس پہنچو"۔
لیک اسکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... ٹائیگر نے کہا اور دوسری طرف سے بلیک
اسکارپین نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"مہوجنگ"...... ٹائیگر نے سیل فون آف کر کے مہوجنگ کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مہوجنگ تیز تیز چلتا ہوا اس کے پاس آ
گیا۔

"یس باس"...... مہوجنگ نے کہا۔

"ہمیں ماسٹر نے بلایا ہے۔ میرے ساتھ چلو"...... ٹائیگر نے
سنجیدگی سے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”کیا مجھے بھی بلایا ہے“...... مہو جنگ نے چونک کر کہا۔

”ہاں“...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ چلیں“...... مہو جنگ نے کہا۔

”تائی چان تم اپنے آدمیوں کے ساتھ اس لڑکی کو تلاش کرو۔ وہ جیسے ہی ملے اسے تم نے زندہ پکڑنا ہے۔ وہ پکڑی جائے تو اس کے بارے میں تم مجھے اطلاع دو گے۔ سمجھے تم“...... ٹائیگر نے کہا۔

”یس باس“...... تائی چان نے کہا۔ وہ خوش تھا کہ شائی لاگ نے ماسٹر کو اس کی شکایت نہیں کی تھی۔

بلیک اسکارپین سے بات کرتے ہوئے ٹائیگر کے ذہن میں اس تک پہنچنے کا ایک راستہ آ گیا تھا۔ اسی لئے اس نے جان بوجھ کر بلیک اسکارپین کو بتایا تھا کہ اسے ریڈ نوٹ مل گیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ ریڈ نوٹ ملنے کا سن کر بلیک اسکارپین فوراً اسے اپنے پاس بلا لے گا۔ اسے چونکہ معلوم نہیں تھا کہ بلیک اسکارپین کا ٹھکانہ کہاں ہے اس لئے اس نے مہو جنگ کو ساتھ لے لیا تھا اور وہ دونوں بلیک اسکارپین کے ٹھکانے کی طرف روانہ ہو گئے۔

”آخر یہ بند دہانہ خود بخود کیسے کھل گیا۔ یہ خود کھلا ہے یا اسے کھولا گیا ہے“...... عمران نے سوچا پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ دہانے کے قریب جا کر اس نے زمینی کٹاؤ اور سامنے موجود کٹاؤ کی دوسری دیوار کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ دہانے کے کناروں پر تباہی کے اثرات اور بارود کی بو محسوس کر کے عمران کو اس بات کا اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی کہ اس دہانے کو باقاعدہ میزائل مار کر تباہ کیا گیا تھا لیکن اس دہانے کو کس نے نشانہ بنایا تھا اور کیوں۔ اس سوال کا عمران کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کر اس طرف آ گئے۔ دہانہ کھلا ہوا دیکھ کر ان کے چہروں پر بھی خوشگوار تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”اچھا ہوا ہے جو یہ دہانہ کھل گیا ہے۔ دہانہ کھلنے کی وجہ سے ہمیں آکسیجن ملی ہے ورنہ شاید ہم اس سرنگ میں ہی ہلاک ہو جاتے“...... جولیا نے عمران کے قریب آ کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ہاں۔ دہانہ تو کھل گیا ہے لیکن مجھے اس دہانے اور نیچے کھائی کو دیکھ کر بے حد حیرت ہو رہی ہے۔ ہم نے تقریباً دو کلو میٹر سفر کیا ہے۔ دو کلو میٹر کے بعد سرنگ کا دہانہ کٹاؤ کی گہرائی کی طرف جائے گا اس کا مجھے اندازہ نہیں تھا۔ اتنی طویل سرنگ آخر اس کٹاؤ تک لانے کی کسی کو کیا ضرورت تھی''...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ اس سرنگ کے اور بھی راستے ہوں جو خفیہ ہوں اور ایک راستہ ڈاج کے طور پر بنایا گیا ہو تاکہ جو بھی اس سرنگ میں آئے اس کے سامنے کھائی آ جائے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں لیکن میں نے سارے راستے سرنگ کو بغور دیکھا تھا۔ سرنگ میں ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں سے کوئی اور راستہ بھی نکلتا ہو''...... عمران نے کہا۔

''پھر سرنگ کا دہانہ کھائی میں کیوں رکھا گیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہی تو میں سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''نیچے گہری کھائی ہے اور ہر طرف چٹانیں دکھائی دے رہی ہیں۔ کھائی میں اترنے کا بھی یہاں کوئی راستہ نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ عمران کافی دیر سوچتا رہا لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ پھر عمران نے سامنے موجود دوسری دیوار کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کی نظریں سامنے موجود ایک ابھری ہوئی چٹان پر جمی

ہوئی تھیں۔ ابھی عمران اس چٹان کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے اس چٹان کو متحرک ہوتے دیکھا۔ چٹان آہستہ آہستہ باہر کی طرف آ رہی تھی۔

''سائیڈ کی دیواروں سے لگ جاؤ سب۔ جلدی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب فوراً سائیڈ کی دیواروں سے لگ گئے۔ عمران بھی سائیڈ کی دیوار سے لگ گیا تھا۔ اس کی نظریں بدستور اس حرکت کرتی ہوئی چٹان پر جمی ہوئی تھیں جو کچھ دیر ابھرتی رہی پھر سائیڈ کی طرف میکانکی انداز میں کھسکتی چلی گئی۔ چٹان کے اپنی جگہ سے کھسکنے پر وہاں ایک اور سرنگ کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ہونہہ۔ تو اس سرنگ کے راستے سامنے والی سرنگ میں جایا جاتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے سرنگ کے دہانے سے ایک بڑی سی ٹیوب نکل کر اس طرف آتے دیکھی۔ ٹیوب اوپر سے گول اور نیچے سے چپٹی تھی اور بے حد چمکدار تھی جو آہستہ آہستہ سرنگ کے دہانے سے نکل کر اس دہانے کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں ٹیوب کا سرا اس سرنگ کے دہانے سے آ کر مل گیا۔

''ہونہہ۔ تو اس کھائی کو پار کرنے کے لئے یہاں اس ٹیوب کا انتظام کیا گیا ہے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''شاید اس ٹیوب سے کوئی ہماری طرف آ رہا ہے''...... جولیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

"ہاں۔ سب پیچھے ہٹ جاؤ تاکہ آنے والے کو یہاں ہماری موجودگی کا علم نہ ہو سکے۔ ہمیں اسے ہر حال میں زندہ پکڑنا ہے"...... عمران کہا تو وہ سب دیواروں کے ساتھ تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے۔ وہ سب پیچھے ہٹتے ہوئے سرنگ کے تاریک حصے میں آ گئے۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک نوجوان کو ٹیوب سے نکل اس طرف آتے دیکھا۔

"تم سب سائیڈ پر ہی رہنا۔ اسے میں خود قابو کروں گا"۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لمبے قد والا آدمی تیز تیز چلتا ہوا آ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ سرنگ کے تاریک حصے میں آیا۔ عمران سائیڈ سے نکل کر اس پر چیتے کی سی پھرتی سے جھپٹا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے اس کی کنپٹی پر زور دار انداز میں مکا مار دیا۔ لمبا آدمی اس کے ہاتھوں میں بے ہوش ہو کر جھول گیا۔

"کیپٹن شکیل، صفدر۔ تم دونوں راستے کا دھیان رکھو۔ اگر اور کوئی اس طرف آئے تو اسے بھی زندہ پکڑ لینا"...... عمران نے کہا تو وہ دونوں سر ہلا کر آگے بڑھ گئے۔

"جوزف جوانا۔ ٹارچیں روشن کرو تاکہ میں اس کا منہ چیک کر سکوں۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے دانتوں میں بھی زہریلا کیپسول موجود ہو۔ مجھے ہر صورت میں اسے زندہ رکھنا ہے"...... عمران نے کہا تو

جوزف اور جوانا نے ٹارچیں نکالیں اور اس آدمی کے چہرے پر روشنی ڈالنے لگے۔ عمران نے ایک ہاتھ سے اس آدمی کا منہ کھولا اور پھر وہ اس کے دانتوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ اس آدمی کی ایک داڑھ میں اسے نیلے رنگ کا ایک کیپسول پھنسا ہوا دکھائی دیا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

باریک اور چھوٹے سے کیپسول کو وہ اس کی داڑھ سے نہیں نکال سکتا تھا اس لئے عمران نے اس آدمی کے جبڑے پر زور دار مکا مار دیا۔ مکے کی ایک ہی ضرب سے اس آدمی کا جبڑا ٹوٹ گیا۔ عمران نے اس کے منہ میں ہاتھ ڈالا اور زہریلے کیپسول والی داڑھ کھینچ کر باہر نکال لی۔

"اب اسے باندھ دو"...... عمران نے اپنا ہاتھ اس آدمی کے لباس سے صاف کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جوزف نے اپنے تھیلے سے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور اس سے لمبے آدمی کو باندھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے لمبے آدمی کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرا یا چوتھا تھپڑ کھاتے ہی نوجوان چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اسے ٹوٹے ہوئے جبڑے کی وجہ سے شدید تکلیف کا احساس ہوا تو وہ بری طرح سے چیخنے لگا۔

"تت۔ تت۔ تم یہاں۔ کیا مطلب۔ تم اس سرنگ میں کیسے آ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئے“...... اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ کیا تمہیں ہماری یہاں موجودگی کی توقع نہیں تھی“۔ عمران نے اس کا انداز دیکھ کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ قطعی نہیں“...... اس نے کہا۔

”تو پھر تم نے سرنگ کو سیلڈ کیوں کیا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ تو میں نے ڈریگن ایجنسی کے لئے کیا تھا تاکہ اگر انہیں اس سرنگ کا پتہ چل جائے تو وہ اس میں داخل نہ ہوسکیں لیکن نجانے کیسے انہیں سرنگ کا پتہ چل گیا اور انہوں نے کھائی کی طرف آ کر سرنگ کا دہانہ میزائلوں سے اُڑا دیا۔ میں یہی دیکھنے آیا تھا کہ آخر انہوں نے سرنگ کا دہانہ کیوں اُڑایا تھا“...... نوجوان نے کہا۔

”تمہارا نام کیا ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”رر۔ رر۔ رچی“...... نوجوان نے کہا۔

”اور تمہارا تعلق بلیک اسکارپین سے ہے“...... عمران نے کہا تو رچی بے اختیار اچھل پڑا۔

”بب بب۔ بلیک اسکارپین۔ کیا مطلب۔ کون سی بلیک اسکارپین“...... رچی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز

دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ عمران نے اچانک پاؤں اٹھا کر رچی کی گردن پر رکھا اور اس نے اپنے جوتے کا سرا اس کی گردن پر مخصوص انداز میں موڑ دیا۔ جیسے ہی اس نے جوتے کا سرا موڑا رچی کے حلق سے زوردار چیخیں نکلنا شروع ہوگئی اور وہ ذبح کئے ہوئے مرغ کی طرح تڑپنے لگا۔

”اب یاد آیا کچھ یا اب بھی بلیک اسکارپین کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم نہیں ہے“...... عمران نے اس کی گردن پر پیر کا دباؤ قدرے کم کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ گاڈ۔ یہ کیسا عذاب ہے۔ اس عذاب سے تو میری جان ہی نکل گئی تھی“...... دباؤ کم ہونے کے بعد رچی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ابھی تو میں نے پیر کا معمولی سا دباؤ ڈالا تھا۔ اگر میں نے زیادہ دباؤ ڈالا تو تمہارا بھیانک حشر ہو جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں یہ خوفناک عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ واقعی خوفناک عذاب ہے۔ بہت خوفناک“...... رچی نے چیختے ہوئے کہا۔

”اس عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو جو پوچھا جائے اس کا صحیح جواب دے دو ورنہ......“ عمران نے غرا کر کہا۔ رچی نے چند لمحے عمران کی طرف دیکھا پھر اس نے منہ چلانے کی کوشش کی لیکن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے جبڑے سے وہ داڑھ ہی غائب ہے جس میں زہریلا کیپسول چھپا ہوا تھا۔

”تم خودکشی نہیں کر سکتے ہو رچی۔ میں نے تمہارا جبڑا توڑ کر تمہارے منہ سے وہ داڑھ نکال کر پھینک دی ہے جس میں زہریلا کیپسول چھپا ہوا تھا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رچی کا رنگ بدل گیا۔

”اوہ گاڈ۔ یہ تم نے کیا کیا“...... رچی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”جب تک تم میرے سوالوں کے جواب نہیں دو گے میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا“...... عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر رچی کی گردن پر پیر کا دباؤ ڈال دیا۔ رچی ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہوا حلق کے بل چیخنے لگا۔

”بولو۔ جواب دو۔ میرے سوال کا۔ ورنہ......“ عمران نے اس کی گردن سے پیر کا دباؤ کم کرتے ہوئے غرا کر کہا۔

”ہاں ہاں۔ میرا تعلق بلیک اسکارپین سے ہے لیکن تم بلیک اسکارپین کے بارے میں کیا جانتے ہو اور مجھ سے اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو“...... رچی نے اسی انداز میں کہا۔

”سوال نہیں۔ صرف جواب“...... عمران نے جوتے کی نوک اس کی گردن پر دباتے ہوئے کہا۔

”ٹھ۔ ٹھ ٹھیک ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو تم مجھ سے“۔

رچی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”یہاں بلیک اسکارپین کا خفیہ ٹھکانہ ہے جو ظاہر ہے کٹاؤ کی دوسری طرف موجود پہاڑیوں میں ہے۔ تم اس ٹھکانے پر ہی جانے کے لئے مشینی ٹیوب کا استعمال کرتے ہو۔ بولو درست ہے یہ یا نہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تم آخر ہو کون اور تمہیں ہمارے اس ٹھکانے کا کیسے پتہ چلا ہے“...... رچی نے جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے سرنگ اس کی دردناک چیخوں سے ایک بار پھر گونج اٹھی۔

”کہا تھا نا کہ سوال نہیں“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ بس کرو بتاتا ہو“۔ رچی نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی گردن سے پیر کا دباؤ کم کر دیا۔

”ہاں۔ اس طرف ہمارا ایک خفیہ ٹھکانہ موجود ہے“...... دباؤ کم ہوتے ہی رچی نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

”اس ٹھکانے پر منشیات اور اسلحے کا ذخیرہ ہے۔ جسے جنگلوں کے راستے تابات، کافرستان اور دوسرے ممالک میں سمگل کیا جاتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں ہاں۔ لیکن تم یہ سب کیسے جانتے ہو۔ جنگل میں تو تم نے کہا تھا کہ تمہارا تعلق کاشائی دیوتا سے ہے۔ کیا یہ سب تمہیں کاشائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیوتا نے بتایا ہے''...... رچی نے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو۔ اب مجھے اس ٹھکانے کی لوکیشن، وہاں موجود مسلح افراد اور اسلحے کے بارے میں تفصیل بتاؤ۔ اس بار تمہارے پاس آخری موقع ہے۔ اب اگر تمہارے منہ سے جھوٹ نکلا تو میں تمہارا بھیانک حشر کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''کاش تم نے میرے دانتوں سے زہریلا کیپسول نہ نکالا ہوتا تو تم مجھ سے کچھ بھی نہ اگلوا سکتے تھے''...... رچی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''جواب دو''...... عمران غرایا تو رچی نے اس کی غراہٹ سن کر لرزتے ہوئے اسے سپیشل سپاٹ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''ہونہہ۔ تو وہاں مسلح افراد کی تعداد زیادہ ہے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ اس طرف جانے کی غلطی بھی مت کرنا ورنہ اس طرف جانے والے اجنبی آدمی کو بغیر کسی وارننگ کے گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے''...... رچی نے کہا۔

''ہم وہاں اکیلے نہیں جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... رچی نے چونک کر کہا۔

''تم ہمارے ساتھ چلو گے اور ہم جس طریقے سے جائیں گے ہم پر گولیاں برسانے والے خود ہی موت کا شکار ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''گولیاں برسانے والے خود ہی موت کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... رچی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس تم دیکھتے جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''آخر تم کرنا کیا چاہتے ہو''...... رچی نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''جوزف، جوانا اپنے بیگ اتاروں اور تم سب یہاں آ جاؤ''۔

عمران نے پہلے جوزف، جوانا اور پھر اس نے اپنے باقی ساتھیوں سے کہا تو وہ سب تیزی سے اس کے قریب آ گئے۔ جوزف اور جوانا نے تھیلے نیچے رکھ دیئے۔

''سپیشل سپاٹ پر جانا ہمارے لئے مشکل ہو سکتا ہے۔ وہاں اسلحے کے بڑے ذخائر ہیں اس کے علاوہ یہ بتا رہا ہے کہ وہاں مسلح افراد کی بھی کوئی کمی نہیں ہے اور ٹھکانے کی حفاظت کے لئے انتہائی طاقتور سائنسی آلات لگے ہوئے ہیں جن سے ہمیں ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے بلیک اسکارپین تک پہنچنے کے لئے ہمارا اس ٹھکانے کے اندر جانا بے حد ضروری ہے اور سپیشل سپاٹ کے اندر جانے کے لئے میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے۔ ہمیں اس ترکیب پر عمل کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کرانسی زبان میں بات کی تھی تا کہ اس کی باتیں رچی نہ سمجھ سکے۔

''ترکیب کیا ہے''...... جولیا نے پوچھا تو عمران اسے ترکیب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بتانے لگا۔

"دیکھو لو۔ اس میں بہت رسک ہے۔ اگر کسی ایک کی بھی گولی چل گئی تو ہمارے ٹکڑے اُڑ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ایسا ہوا تو پھر ان کا سپیشل سپاٹ بھی محفوظ نہیں رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جب ہم سپیشل سپاٹ میں داخل ہوں گے تو وہاں یقیناً ہمارے جسموں کو اسکین کیا جائے گا پھر تو وہ ہمیں کسی بھی صورت میں نقصان نہیں پہنچائیں گے کیونکہ ہمیں نقصان پہنچانے کا انہیں بھی زبردست خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اس ٹھکانے کو ہم اپنے کنٹرول میں لے کر بلیک اسکارپین کو بھی اپنے سامنے آنے پر مجبور کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیسے"...... صفدر نے پوچھا۔

"جیسا کہ رچی نے بتایا ہے کہ بلیک اسکارپین کا اربوں ڈالرز کا اسلحے اور منشیات کا اسٹاک اس سپیشل سپاٹ میں موجود ہے۔ اگر ہم بلیک اسکارپین کو اس سپاٹ کے اُڑانے کی دھمکی دے دیں تو وہ لامحالہ اس ٹھکانے کو بچانے کے لئے ہم سے بارگیننگ کرے گا اور ہم اسے یہاں آنے پر مجبور کر دیں گے۔ کیوں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے تو مجھے بلیک اسکارپین کو سامنے لانے کا ایک اچھا راستہ سمجھا دیا ہے۔ اب ہم واقعی بلیک اسکارپین سے بارگیننگ کر کے اسے سامنے آنے پر مجبور کر دیں گے"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بارگیننگ تب ہو گی نا جب ہم سپیشل سپاٹ کے اندر ہوں گے اور وہاں ہمارا ہولڈ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"تو چلو۔ پھر سپیشل سپاٹ میں جانے کی تیاری کرو"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے اشارے پر جوزف اور جوانا انہیں بیگوں سے طاقتور بم نکال کر دینے لگے جنہیں وہ رسیوں کی مدد سے اپنے جسم پر باندھنا شروع ہو گئے۔ انہوں نے لباسوں کے اوپر اپنی کمر، سینے، بازوؤں، کاندھوں اور ٹانگوں پر بھی بم باندھ لئے تھے۔ جب سب نے جسموں پر بم باندھ لئے تو انہوں نے ان بموں کو ایک دوسرے سے لنک کرنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم سب کیا کر رہے ہو۔ تم اپنے جسموں پر بم کیوں باندھ رہے ہو"...... رچی نے انہیں جسموں پر بم باندھتے دیکھ کر آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ابھی پتہ چل جائے گا تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"لل لل۔ لیکن......" رچی نے خوف بھرے لہجے میں کہنا چاہا۔

"کوئی لیکن ویکن نہیں۔ خاموش رہو تم"...... عمران نے غرا کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا تو رچی سہم کر خاموش ہو گیا۔

''اب سب کو ایک ایک چارجر دے دو''...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے انہیں بیگوں سے چارجر نکال کر دے دیئے۔ عمران نے ان سب کے چارجرز کو بموں سے لنک کر دیا۔

''گڈ شو۔ اب سب کے انگوٹھے چارجرز کے بٹنوں پر رہیں گے۔ جس کا بھی انگوٹھا چارجر کے بٹن سے اٹھا اس کے جسم پر لگے ہوئے بم بلاسٹ ہو جائیں گے اور پھر کیا ہو گا یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے اس بار شوگرانی لہجے میں کہا تا کہ اس کی بات رچی بھی سن لے۔

''آخر تم سب کر کیا رہے ہو۔ کیا تم سب پاگل ہو گئے ہو''۔ رچی نے چیختے ہوئے کہا۔

''پاگل نہیں البتہ تم ہمیں سر پھرے کہہ سکتے ہو۔ سر پھرے جاسوس''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''سر پھرے جاسوس۔ کیا مطلب۔ کیا تم جاسوس ہو''...... رچی نے چونک کر کہا۔

''نہیں ہیں تو بن جائیں گے۔ خود کو جاسوس کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے''...... عمران نے کہا تو رچی اسے گھور کر رہ گیا۔

''ہونہہ۔ پتہ نہیں تم کیا کہہ رہے ہو''...... رچی نے منہ بنا کر کہا۔

''جوزف اس کی ٹانگیں کھول دو''...... عمران نے کہا تو جوزف

نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے رچی کی ٹانگیں کھول دیں۔

''اب تم چپ چاپ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ''...... عمران نے غرا کر کہا اور اس کی غراہٹ سن کر رچی فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب تم ہمیں لے کر آگے بڑھو گے۔ اگر تم نے کوئی چالا کی کی تو اپنا انجام یاد رکھنا''...... عمران نے کہا تو رچی نے خوفزدہ ہو کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر بم بندھے ہوئے تھے جن کے ریموٹ ان سب کے ہاتھوں میں تھے۔

وہ سب رچی کے ساتھ چلتے ہوئے ٹیوب میں آئے اور پھر وہ اس ٹیوب میں چلتے ہوئے سرنگ کے دوسرے دہانے کے قریب پہنچ گئے جو بند تھا۔ اس سرنگ کی سائیڈ میں ایک کنٹرول پینل لگا ہوا تھا۔ کنٹرول پینل دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ سرنگ کا دہانہ اس پینل سے ہی کھولا جاتا ہے۔

''چلو دہانہ کھولو''...... عمران نے کہا تو رچی نے بغیر کسی تعرض کے پینل کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بہتر ہوتا کہ یہ بم تم رچی کے جسم پر باندھ دیتے اور ہم اسے یرغمال بنا کر یہاں لے آتے''...... جولیا نے کہا۔

''بلیک اسکارپین کے افراد اپنے سینڈیکیٹ کو تحفظ دینے کے لئے اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر میں نے اس کے دانتوں سے کیپسول نہ نکالا ہوتا تو یہ ہمارے قابو میں نہ آتا اور اگر ہم اس کے جسم پر بم باندھ دیتے تو یہ بم بلاسٹ کر کے خود کو اُڑا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیتا لیکن ہمیں یہاں تک نہ لاتا۔ ہم سب کے جسموں پر بم دیکھ کر یہ نفسیاتی طور پر ہمارے کنٹرول میں آ گیا ہے اسی لئے یہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ہمیں یہاں تک لے آیا ہے اور سرنگ کا دہانہ کھول رہا ہے''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ سرنگ کا دہانہ کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی سرنگ کا دہانہ کھلا سامنے دو مسلح افراد دکھائی دیئے۔ رچی کے ساتھ وہاں دوسرے لوگوں کو دیکھ کر مسلح افراد نے فوراً مشین گنیں سیدھی کیں لیکن دوسرے لمحے ان کی نظریں ان افراد کے جسموں پر بندھے ہوئے بموں پر پڑیں تو ان کے چہروں پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔ وہ فوراً سائیڈ میں لگے ہوئے ایک پینل کی طرف بڑھے جیسے وہ سرنگ کا دہانہ بند کر دینا چاہتے ہوں لیکن اسی لمحے جوانا نے مشین پسٹل سے ان پر فائرنگ کر دی اور وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل اچھل کر وہیں گر گئے۔ جوانا نے بیگ سے ایک مشین پسٹل نکال کر پہلے ہی ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔

''چلو۔ اندر چلو جلدی''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے سامنے کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ دوسری طرف بہت بڑا خلاء تھا جو ایک پہاڑی کو اندر سے کاٹ کر بنایا گیا تھا۔ وہاں سیاہ لباسوں میں ملبوس بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔ ہر طرف بڑے بڑے گتے اور لکڑیوں کے بنے ہوئے باکس پڑے تھے جنہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے سیاہ لباس والے لفٹروں کا

تعال کر رہے تھے۔ فائرنگ کی آواز سن کر وہاں موجود افراد بری رح سے چونک پڑے اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں بم بردار افراد پڑیں تو وہ بری طرح سے چونک پڑے۔

''ہر طرف پھیل جاؤ اور اگر کوئی شرارت کرے تو خود کو بلاسٹ ر لینا''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہاں موجود افراد میں ل سی مچ گئی۔ ہر شخص اپنا کام چھوڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا ۔ وہاں مسلح افراد بھی موجود تھے۔ انہوں نے فوراً پوزیشنیں بھال کر مشین گنوں کے رخ ان کی جانب کر لئے تھے لیکن ان ے جسموں پر بندھے ہوئے بموں کو دیکھ کر ان میں سے کسی میں ں ان پر گولی چلانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

عمران چھوٹی بڑی راہداریوں سے گزر کر ایک بڑے کارخانے ں آ گیا جہاں بڑی بڑی مشینیں چل رہی تھیں۔ ان مشینوں کو انے کے لئے ہیوی جنریٹرز چل رہے تھے جن کی تیز آوازوں ے ہال گونج رہا تھا۔ مشینوں میں فولادی اور شیشے کی بنی ہوئی بڑی ی ٹیوبیں لگی ہوئی تھیں جن میں سبز رنگ کا پاؤڈر پھسلتا ہوا سائیڈ ں دیواروں کی طرف جا رہا تھا۔ خاصی صاف ستھری جگہ تھی جہاں رین پاؤڈر بنانے کا ایک بڑا کارخانہ لگا ہوا تھا اور وہاں بے شمار راد کام کر رہے تھے۔ بم بردار افراد کو دیکھ کر ان سب کے بھی سان خطا ہو گئے تھے اور وہاں موجود مسلح افراد نے عمران پر گنیں ان لیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''سنو۔ میرے ساتھ چھ افراد ہیں۔ ہم سب یہاں اپنے جسموں پر بم باندھ کر داخل ہوئے ہیں۔ ہمارے جسموں پر کلاسٹر بم بندھے ہوئے ہیں جو ایٹم بم کی طاقت رکھتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی ایک کے جسم کے بم بلاسٹ ہوئے تو ہمارے ساتھ ساتھ نہ تم بچو گے اور نہ تمہارا یہ ٹھکانہ اور بلاسٹنگ ہوتے ہی یہاں موجود اسلحے کا ذخیرہ بھی بلاسٹ ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم جہاں ہو وہیں کھڑے رہو۔ ہمارے ہاتھوں میں جو چارجر ہیں اگر ان سے ہمارے انگوٹھے ہٹے تو سب کچھ ایک پل میں ختم ہو جائے گا اس لئے شرارت سے بھی کوئی ہم پر فائر کرنے کی کوشش نہ کرے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہاں موجود افراد میں سراسیمگی پھیل گئی۔

''کیا چاہتے ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو''...... ایک آدمی نے خوف بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم سب کو کھیل تماشہ دکھانے آئے ہیں ہم''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کھیل تماشہ۔ کیا مطلب''...... اس شخص نے چونک کر کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں کا انچارج کون ہے۔ رچی تو ہمارے قبضے میں ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ یہاں کا انچارج نہیں ہے۔ بولو کون ہے یہاں کا انچارج''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں ہوں یہاں کا انچارج''...... اسی شخص نے کہا جو عمران

سے بات کر رہا تھا۔

''اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا تو اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر وہ شخص پیچھے کھسک گیا۔

''زونگی۔ میرا نام زونگی ہے''...... اس آدمی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ بم دیکھ کر اس کی حالت بے حد پتلی ہو گئی تھی۔ وہاں موجود ہر شخص انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔

''اوکے۔ تو تم میرے ساتھ چلو۔ مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اکیلے میں۔ کک۔ کک۔ کیوں''...... زونگی نے گھبرا کر کہا۔

''چلو۔ ورنہ......'' عمران نے غرا کر کہا تو زونگی کا رنگ زرد ہو گیا۔

''ٹھیک ہے چلو''...... اس نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور ایک طرف مڑ گیا۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں چارجر پر انگوٹھا رکھے مسلح افراد کے درمیان سے گزرتا ہوا اس کے پیچھے بڑھتا چلا گیا۔ مسلح افراد نے دیکھ لیا تھا کہ جیسے ہی انہوں نے اس آدمی پر گولی چلائی اس کا انگوٹھا چارجر کے بٹن سے ہٹ جائے گا اور انگوٹھا ہٹتے ہی اس کے جسم پر لگے تمام بم پھٹ پڑیں گے جس کے نتیجے میں سپیشل سپاٹ کی تباہی یقینی تھی اس لئے وہ ایسا کوئی رسک نہیں لے رہے تھے اور اسے راستہ دینے کے لئے سائیڈوں میں ہٹتے جا رہے تھے۔ عمران بڑے اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زونگی اسے لے کر اپنے کیبن میں آ گیا۔ عمران نے کیبن کا جائزہ لیا اور زونگی کی طرف غور سے دیکھنے لگا جو اس کی جانب بے بس اور خوف بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"دیکھو زونگی میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ میں یہاں تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کے لئے آیا ہوں۔ اگر تم مجھ سے تعاون کرو گے تو تمہارے ساتھ ساتھ یہاں موجود تمہارے تمام ساتھیوں کی جانیں بچ جائیں ورنہ ہم تو مریں گے اور ہمارے ساتھ خواہ مخواہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بھی مرنا پڑے گا"۔ عمران نے ایک کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا تعاون چاہتے ہو تم"...... زونگی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک اسکارپین کے بارے میں بتاؤ مجھے"...... عمران نے کہا تو زونگی بے اختیار چونک پڑا۔

"بلیک اسکارپین۔ کیا مطلب"...... زونگی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے بلیک اسکارپین"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا"...... زونگی نے جواب دیا۔

"جانتے نہیں یا بتانا نہیں چاہتے"...... عمران نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ سچ ہے۔ میں بلیک اسکارپین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔ وہ میرا ماسٹر ہے اور میں اس کے حکم کا تابع ہوں اور بس"...... زونگی نے کہا۔

"کیا تم نے اسے کبھی نہیں دیکھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ نہ وہ میرے سامنے کبھی آیا ہے اور نہ میں اس کے سامنے گیا ہوں"...... زونگی نے کہا۔ عمران نے محسوس کیا کہ زونگی سچ بول رہا ہے۔

"تمہارا اس سے رابطہ تو ہوتا ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا ڈائریکٹ ماسٹر سے کبھی رابطہ نہیں ہوا"...... زونگی نے کہا۔

"تو پھر تم سے کون بات کرتا ہے۔ کس کے حکم پر تم اسلحہ اور منشیات کی سپلائی کرتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"شائی لاگ۔ میں اس کے حکم پر عمل کرتا ہوں اور وہی مجھے مال کی سپلائی اور کوانٹیٹی کے بارے میں احکامات دیتا ہے"۔ زونگی نے کہا۔

"ہونہہ۔ کہاں ہے شائی لاگ"...... عمران نے سر جھٹک کر پوچھا۔

"اس کے شہر میں بے شمار ٹھکانے ہیں۔ وہ بے شمار کلبوں کا مالک ہے۔ کبھی وہ کسی کلب میں ہوتا ہے تو کبھی کسی اور میں وہ کسی بھی کلب میں ایک ہی روپ میں نہیں ملتا۔ اس کے بے شمار روپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں اور الگ الگ نام"...... زونگی نے کہا۔

"کیا اس سے تم فون پر رابطہ کرتے ہو یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے پوچھا۔

"دونوں ذریعوں سے رابطہ ہوتا ہے۔ کبھی فون پر اور کبھی ٹرانسمیٹر پر"...... زونگی نے جواب دیا۔

"کیا وہ کبھی خود آیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اکثر یہاں کا وزٹ کرتا رہتا ہے اور بعض اوقات وہ سپلائی کے لئے احکامات دینے خود ہی یہاں آ جاتا ہے"۔ زونگی نے جواب دیا۔

"او کے۔ تو پھر تم اس سے رابطہ کرو"...... عمران نے کہا تو زونگی بے اختیار چونک پڑا۔

"رابطہ۔ مگر......" زونگی نے ایک بار پھر ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اس سے رابطہ کرو اور میری اس سے بات کراؤ۔ ابھی"۔ عمران نے کہا تو زونگی تذبذب کے عالم میں اسے دیکھنے لگا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ وہ جانتا تھا کہ جب شائی لاگ کو اس بات کا پتہ چلے گا کہ اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود چند بمبار سپیشل سپاٹ میں گھس آئے ہیں تو وہ اس کا بھیانک حشر کر دے گا۔

"بے فکر رہو۔ میں اسے بتا دوں گا کہ میں یہاں کن راستوں سے پہنچا ہوں اور یہاں تک آنے میں میری کس نے مدد کی ہے۔

تمہیں اس معاملے میں وہ کچھ نہیں کہے گا۔ میں اس کے سامنے رچی کا نام لے دوں گا"...... عمران نے اس کے چہرے پر موجود تذبذب کی وجہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں اس سے"...... زونگی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اس نے سامنے پڑی ہوئی میز کا دراز کھولا اور پھر اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا اور پھر وہ عمران کی جانب خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی اس نے کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ایٹ ایٹ کالنگ فرام ایس ایس۔ اوور"۔ اس نے بار بار یہی فقرہ دہراتے ہوئے کہا۔

"یس ایس ایل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"باس۔ ایس ایس خطرے میں ہے۔ اوور"...... زونگی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"خطرے میں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے شائی لاگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"لاؤ ٹرانسمیٹر مجھے دو"...... عمران نے زونگی سے کہا تو زونگی پریشانی کے عالم میں آگے بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر عمران کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرف بڑھا دیا۔

"بولو۔ تم خاموش کیوں ہو گئے ہو اوور"...... دوسری طرف سے شائی لاگ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا کریں بھائی۔ اس بے چارے کے سامنے کچھ ایسے افراد آ گئے ہیں جن کی وجہ سے اس کی سٹی گم ہو گئی ہے۔ اوور"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"کون ہو تم۔ اوور"...... شائی لاگ کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ عمران نے ٹائیگر کی آواز پہچان لی تھی۔ ٹائیگر کے اس انداز میں جواب دینے کا مطلب تھا کہ وہ کسی ایسی جگہ تھا جہاں وہ کھل کر بات نہیں کرسکتا تھا یا پھر اس کے ساتھ کوئی تھا۔

"میں وہ ہوں جسے اپنی بھی خبر نہیں۔ اوور"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں پوچھ رہا ہوں کون ہو تم۔ میری زونگی سے بات کراؤ۔ فوراً"...... شائی لاگ نے اسی انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے بھائی۔ تمہیں میری آواز پسند نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ لو زونگی ڈونگی سے کر لو بات۔ اوور"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور ٹرانسمیٹر زونگی کی طرف بڑھا دیا جو حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"یس باس زونگی سپیکنگ۔ اوور"...... زونگی نے کہا۔

"کون ہے یہ۔ تم نے کسے ٹرانسمیٹر دیا تھا۔ نانسنس۔ اوور"۔ شائی لاگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ لوگ سپیشل ٹنل سے یہاں آئے ہیں اور انہوں نے سپیشل سپاٹ پر ہمیں یرغمال بنا لیا ہے۔ اوور"...... زونگی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یرغمال بنا لیا ہے۔ کیا مطلب۔ اوور"...... شائی لاگ نے چونکتے ہوئے کہا تو زونگی نے سپیشل سپاٹ پر بموں سے لدے افراد کے بارے میں اسے بتانا شروع کر دیا۔

"اوہ گاڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ انہیں سپیشل ٹنل کا راستہ کیسے مل گیا اور وہ سیکورٹی کی نظروں میں آئے بغیر سپیشل سپاٹ میں کیسے پہنچ گئے۔ اوور"...... شائی لاگ نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا تو زونگی نے اسے رچی کی آمد اور پھر زمینی کٹاؤ میں ریڈ ڈریگن کے حملے کے بارے میں ساری تفصیل بتانی شروع کر دی جسے سن کر شائی لاگ خاموش ہو گیا تھا۔

"کیا سپیشل سپاٹ اب ان کے کنٹرول میں ہے۔ اوور"۔ چند لمحوں کے بعد شائی لاگ کی پریشان کن آواز آئی۔

"یس باس۔ ہم ان میں سے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ان کے ہاتھوں میں چارجر ہیں جن پر انہوں نے انگوٹھے رکھے ہوئے ہیں جیسے ہی چارجر کے بٹنوں سے ان کے انگوٹھے ہٹیں گے ان کے جسم پر بندھے ہوئے بم چارج ہو جائیں گے اور یہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوفناک تباہی پھیل جائے گی۔ اوور“...... زونگی نے کہا۔

”کیا چاہتے ہیں یہ لوگ۔ اوور“...... شائی لاگ نے پوچھا۔

”یہ آدمی مجھ سے آپ کے اور ماسٹر کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اوور“...... زونگی نے کہا۔

”ہونہہ۔ میری بات کراؤ اس سے۔ اوور“...... شائی لاگ نے غصیلے لہجے میں کہا تو زونگی نے ٹرانسمیٹر عمران کو دے دیا۔

”میری بات غور سے سنو مسٹر شائی لاگ یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ اس وقت میں نے اور میرے ساتھیوں نے بلیک اسکارپین کے سپیشل سپاٹ کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس سپاٹ پر تمہارا بے شمار اسلحہ موجود ہے۔ اگر ہم میں سے کسی ایک نے خود کو اُڑا لیا تو بلیک اسکارپین کا یہ سپیشل سپاٹ لمحوں میں راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔ اس راکھ میں یہاں موجود منشیات بھی ختم ہو جائے گی اور بلیک اسکارپین کو کھربوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اوور“...... عمران نے اس بار سنجیدگی سے اور انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ تم چاہتے کیا ہو یہ بتاؤ۔ اوور“...... شائی لاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم فوراً یہاں آ جاؤ۔ جب تم یہاں آؤ گے تو تمہیں بتا دیا جائے گا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں صرف ایک گھنٹے تک تمہارا انتظار کریں گے۔ ایک گھنٹے کے بعد نہ ہم ہوں گے اور نہ بلیک

اسکارپین کا سپیشل سپاٹ اور اس سارے نقصان کے ذمہ دار صرف تم ہو گے۔ اوور اینڈ آل“...... عمران نے کہا اور اس نے جملہ مکمل ہوتے ہی دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اوور اینڈ آل کہا اور رابطہ منقطع کر دیا اور ٹرانسمیٹر زونگی کی طرف اچھال دیا جسے اس نے ہوا میں ہی دبوچ لیا۔ عمران نے اپنے دونوں پیر اٹھا کر زونگی کی میز پر رکھے اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی جیسے اب اسے سوائے شائی لاگ کے یہاں آنے کا انتظار کرنے کے اور کوئی کام نہ ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزی راسکل اس آواز کو سن کر رک گئی تھی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ جس شخص نے اسے آواز دی تھی وہ اس کا جاننے والا تھا۔ یہ آدمی ان افراد میں سے تھا جن کی مدد سے روزی راسکل شوگران پہنچی تھی اور جن کی اطلاع پر اس نے ریڈ ڈریگن کے لئے کام کرنے والی لڑکی لی چان کو ہلاک کر کے اس سے ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا۔ وہ آدمی پستہ قد لیکن کسرتی جسم کا مالک نوجوان تھا۔ جو غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیوروں والی وردی پہن رکھی تھی۔

”ہوگو چن تم یہاں“...... روزی راسکل نے کہا۔

”یس مادام۔ آپ یہیں رکیں میں ٹیکسی لاتا ہوں پھر ہم ٹیکسی میں بات کریں گے“...... ہوگو چن نے کہا۔ روزی راسکل کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھل رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔

”ٹھیک ہے۔ جلدی کرو۔ میں یہاں خطرے میں ہوں“۔ روزی راسکل نے کہا تو ہوگو چن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ایک طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں کے بعد روزی راسکل کے قریب ایک ٹیکسی رکی۔ اس میں ہوگو چن بیٹھا ہوا تھا۔

”آئیں مادام“...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل تیزی سے ٹیکسی کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی ہوگو چن نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

”تم یہاں اور ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں“...... روزی راسکل نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کے لئے یہاں موجود تھا مادام“...... ہوگو چن نے مسکرا کر کہا۔

”میرے لئے۔ کیا مطلب“...... روزی راسکل نے چونک کر پوچھا۔

”جب مجھے معلوم ہوا کہ شائی لاگ آپ کو ہوٹل شن شان سے اغوا کر کے لے گیا ہے تو میں بے حد پریشان ہوا اور میں نے فوری طور پر آپ کی تلاش شروع کر دی۔ میری کوشش تھی کہ میں جلد سے جلد شائی لاگ تک پہنچ کر اس بات کا پتہ لگا سکوں کہ اس نے آپ کو کہاں رکھا ہے۔ مجھے اس بات کا خدشہ تھا کہ کہیں وہ آپ کو ہلاک نہ کر دے۔ میں نے شائی لاگ کے گرد اپنے آدمی لگا دیئے تھے جو مجھے شائی لاگ کے بارے میں ایک ایک پل کی خبر دے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہے تھے۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ آپ کو شائی لاگ نے کسی بلائنڈ ٹنل میں قید کر دیا تھا اور آپ وہاں سے بھاگ نکلی ہیں۔ آپ وہاں سے شائی لاگ کی رہائش گاہ پہنچ گئی تھیں جہاں آپ نے شائی لاگ کے محافظوں کا مقابلہ کیا اور پھر آپ کو گولیاں مار دی گئیں۔ پہلی اطلاع یہی تھی کہ آپ ہلاک ہو چکی ہیں لیکن اس کے بعد مجھے پتہ چلا کہ آپ ابھی زندہ ہیں اور شائی لاگ نے آپ کو علاج کے لئے بلیوسن ہسپتال میں ایڈمٹ کرا دیا ہے۔ میں فوری طور پر بلیوسن ہسپتال پہنچ گیا اور جب میں نے اپنے ذرائع سے پتہ کیا تو میں کنفرم ہو گیا کہ واقعی آپ اسی ہسپتال میں ہیں۔ آپ کو علاج کے لئے ایک پرائیویٹ روم میں رکھا گیا تھا لیکن آپ کی حفاظت کے لئے بلیک اسکارپین نے وہاں ٹائٹ سیکورٹی کا بندوبست کیا تھا۔ وہ ہر آنے جانے والے کی چیکنگ کرتے تھے اور کسی کو بھی اس روم کی طرف نہیں جانے دیتے تھے جس میں آپ تھیں۔

میں اپنی ہر ممکن کوششوں میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح سے میں اس روم تک پہنچ جاؤں جہاں آپ کو رکھا گیا تھا اور پھر میں آپ کو وہاں سے نکال کر لے جاؤں۔ لیکن میں اپنے مقصد میں کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ میرا چونکہ ہسپتال کے قریب رہنا ضروری تھا اس لئے میں یہاں ایک ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں موجود رہا تاکہ یہاں آنے والے مریضوں کے ذریعے آپ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر سکوں۔ مجھے اس بات کا بھی علم تھا

کہ آپ کی زندگی شدید خطرے میں ہے اور آپ کو ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے۔ جب تک آپ کو ہوش نہ آ جاتا اس وقت تک میں آپ کو یہاں سے نکال کر نہیں لے جا سکتا تھا۔ اس لئے مجھے ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں یہاں رکنا پڑا۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ جیسے ہی مجھے پتہ چلے گا کہ آپ کو ہوش آ گیا ہے تو میں فوری طور پر اپنے آدمیوں کو بلا کر ہسپتال پر ریڈ کر دوں گا اور آپ کو بلیک اسکارپین کے مسلح افراد سے بچا کر نکال لے جاؤں گا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جب میں ہسپتال کا راؤنڈ لگانے اندر گیا تو مجھے پتہ چلا کہ آپ ایک نرس کا لباس پہن کر کمرے سے فرار گئی ہیں۔ چنانچہ میں باہر آ گیا تاکہ جیسے ہی آپ مجھے باہر کہیں دکھائی دیں میں فوری طور پر آپ کی مدد کر سکوں اور اب جب میں نے آپ کو اس طرف آتے دیکھا تو میں نے فوراً آپ کو پہچان لیا''...... ہوگو چن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تم نے واقعی خود کو میرا وفادار ساتھی ثابت کیا ہے ہوگو چن۔ میں تمہاری اس وفاداری سے بے حد خوش ہوں اور میں تمہیں اس کا انعام ضرور دوں گی''۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا

''آپ زندہ ہیں اور میں آپ کو یہاں سے نکال لے جانے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ میرے لئے یہی انعام ہے مادام''۔ ہوگو چن نے پر خلوص لہجے میں کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”پھر بھی تم انعام کے مستحق ہو کیونکہ میں نے تمہیں جس کام کے لئے ہائر کیا تھا وہ تم پورا کر چکے ہو۔ تمہارے ذریعے میں لی چان سے وہ چیز حاصل کر چکی تھی جس کے لئے میں یہاں خصوصی طور پر آئی تھی۔ اس کے باوجود تم نے جس طرح مجھے بچانے کے لئے تگ و دو کی ہے اور میرے لئے یہاں ایک ٹیکسی ڈرائیور کے میک اپ میں رہے ہو یہ تمہارا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے اور روزی راسکل اپنے سر پر کسی کا احسان نہیں رکھتی“...... روزی راسکل نے کہا۔

”یس مادام۔ میں آپ کے بارے میں سب جانتا ہوں۔ آپ کے ساتھ کام کر کے مجھے بے حد لطف آتا ہے“...... ہوگو چن نے کہا۔ وہ جیسے ہی ایک سڑک کی طرف مڑا اس کی نظریں اچانک ایک کار پر پڑیں اس کار کو دیکھتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا ہوا“...... روزی راسکل نے کہا۔

”ریڈ ڈریگن کے آدمی ہمارے پیچھے ہیں۔ شاید انہوں نے آپ کو پہچان لیا ہے“۔ ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل نے پلٹ کر ونڈ سکرین سے پیچھے آنے والی ایک سفید کار کو دیکھا جس کی ونڈ سکرین کی سائیڈ پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ڈریگن بنا ہوا تھا۔

”یہاں کوئی ایسا اڈہ ہے جہاں پرائیویٹ ہیلی کاپٹر ملتے ہوں“۔ روزی راسکل نے پوچھا۔

”یس مادام۔ یہاں ایک پرائیویٹ ایئر سروس کلب ہے۔ بلیو

مون ہیلی کاپٹر سروس“...... ہوگو چن نے کہا۔

”تو وہیں چلو اور کیا تمہارے پاس کوئی اسلحہ ہے“...... روزی راسکل نے پوچھا۔

”یس مادام۔ پچھلی سیٹ کے نیچے ایک مشین گن موجود ہے“۔ ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل نے اٹھ کر سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈالا تو اسے وہاں سے ایک مشین گن مل گئی۔ مشین گن لوڈڈ تھی۔ وہ اب ہائی وے پر پہنچ گئے تھے۔ ہوگو چن نے کار ایک موڑ کی طرف موڑی تو روزی راسکل نے اپنا سر کھڑکی سے باہر نکالا اور پیچھے دیکھنے لگی اور پھر جیسے ہی اس نے موڑ سے سفید کار کو مڑ کر اپنے پیچھے آتے دیکھا اس نے مشین گن کی نال باہر نکالی اور دوسرے لمحے زور دار تڑتڑاہٹ کے ساتھ پیچھے آنے والی سفید کار قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک پر الٹتی چلی گئی۔ روزی راسکل نے اس کا سامنے والا ایک ٹائر برسٹ کر دیا تھا۔ اسی لمحے سائیڈ سے ایک اور ویسی ہی سفید کار نکلی اور تیزی سے ٹیکسی کی طرف بڑھنے لگی۔

”اوہ مادام۔ ہیلی کاپٹر کا اڈہ تو ابھی دور ہے۔ ریڈ ڈریگن فورس یہاں آ گئی تو یہ ابھی ہمیں گھیر لیں گے“......ہوگو چن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ یہ ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے“...... روزی راسکل نے کہا۔ سفید کار تیز رفتاری سے اس کی سائیڈ پر آ گئی اور دوسرے لمحے روزی راسکل نے مشین گن اوپر کی اور ٹریگر دبا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گولیاں سٹیئرنگ پر بیٹھے ہوئے ڈرائیور اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے آدمی کو چاٹ گئیں اور کار تیزی سے گھومی اور پھر سڑک پر ترچھی ہو کر ایک خوفناک دھماکے سے ایک درخت سے ٹکرا کر الٹتی چلی گئی۔

ہوگو چن فل رفتار ٹیکسی اُڑائے لئے جا رہا تھا۔ سڑک پر دوڑنے والی عام کاریں سامنے سے ہٹ کر سائیڈوں میں ہوتی جا رہی تھیں۔

''ہوگو چن''...... روزی راسکل نے سیٹ پر سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... ہوگو چن نے کہا۔

''کار سیدھے اڈے میں لے جا کر اس جگہ روکنا جہاں کوئی ہیلی کاپٹر کھڑا ہو۔ راستے میں مت رکنا چاہے تمہارے سامنے کوئی دیوار ہی کیوں نہ آ جائے''۔ روزی راسکل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... ہوگو چن نے کہا اور تیزی سے کار دوڑانے لگا۔ اگلے چوک کے قریب پہنچ کر اس نے کار تیزی سے دائیں طرف موڑ دی۔ اس قدر تیز رفتاری سے کار موڑنے کی وجہ سے کار ایک سائیڈ سے اٹھی اور دو وہیلز پر دوڑتی ہوئی موڑ کاٹ کر ایک بار پھر دھم سے سڑک پر سیدھی ہوئی اور ہوگو چن کے چہرے پر خوف ابھر آ گیا۔

''گڈ شو ہوگو چن۔ گھبراؤ مت۔ میں تمہارے ساتھ ہوں''۔

روزی راسکل نے کہا۔ اس نے ہوگو چن کا بدلتا ہوا چہرہ دیکھ لیا تھا اور سمجھ گئی تھی کہ یہ خطرناک ٹرن ہوگو چن سے اتفاقاً ہی ہوا ہے ورنہ وہ دانستہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے روزی راسکل نے اسے فوری طور پر حوصلہ دیا تھا۔ دو کاروں کے بعد ریڈ ڈریگن فورس کی کوئی اور کار ابھی تک ان کے پیچھے نہیں آئی تھی۔ روزی راسکل کے لئے یہ بات حیران کن نہیں تھی کہ ریڈ ڈریگن اس کے پیچھے کیوں لگی ہے۔ اس نے ریڈ ڈریگن کے ایک ٹاپ ایجنٹ کو ہلاک کیا تھا اسی وقت سے ریڈ ڈریگن یقینی طور پر اسے ہر طرف تلاش کرتی پھر رہی ہو گی اور روزی راسکل کو ابھی تک موقع نہیں ملا تھا کہ وہ اپنا میک اپ بدل سکے۔

''یس۔ یس مادام''...... ہوگو چن نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

''اچھا ایک منٹ کار روک دو''...... روزی راسکل نے اس کے لہجے میں خوف کا عنصر محسوس کرتے ہوئے کہا تو ہوگو چن نے کار سائیڈ پر روکنے کے لئے انڈیکیٹر دینا شروع کر دیا۔

''تم ادھر میری سیٹ پر آ جاؤ''...... کار کے رکتے ہی روزی راسکل نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ ہوگو چن نے سر ہلایا اور وہ بھی کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ دوسرے لمحے روزی راسکل اس کی جگہ ڈرائیونگ سیٹ پر تھی اور ہوگو چن پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ جیسے ہی ہوگو چن پچھلی سیٹ پر بیٹھا روزی راسکل نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ کار اچھل کر آگے بڑھی تھی جیسے روزی راسکل کار نہیں بلکہ جیٹ جہاز چلا رہی ہو اور پھر کار واقعی پوری رفتار سے کسی جیٹ جہاز کی طرح سڑک پر جیسے اُڑتی چلی گئی۔ سامنے بے شمار گاڑیاں تھیں۔ روزی راسکل اس قدر مشاق انداز میں ان گاڑیوں کے دائیں بائیں سے کار نکال لے جاتی کہ پیچھے بیٹھے ہوئے ہوگو چن نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔

''اڈہ کہاں ہے''...... روزی راسکل نے پوچھا۔

''اگلے چوک پر دائیں طرف براؤن رنگ کا ایک پھاٹک ہے۔ ساتھ ہی بڑی سی گرین عمارت ہے۔ اس پھاٹک سے ہم سیدھے ہینگرز تک پہنچ سکتے ہیں جہاں ہیلی کاپٹر اور چھوٹے طیارے کھڑے ہوتے ہیں''...... ہوگو چن نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوک اب قریب آ رہا تھا۔ اچانک سڑک کے کنارے پر کھڑی سفید رنگ کی ایک کار روزی راسکل کی کار کی طرف لپکی۔ اس کار کی ونڈ سکرین کی سائیڈ پر بھی ریڈ ڈریگن کا نشان بنا ہوا تھا۔ روزی راسکل نے اسے قریب آتے دیکھا تو اس نے اچانک سٹیئرنگ وہیل گھما دیا۔ اس کی کار کی سائیڈ سفید کار کی سائیڈ سے ٹکرائی اور ماحول زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے سفید کار مڑ کر سڑک کی دوسری طرف نشیب میں اترتی چلی گئی۔ روزی راسکل نے کار سیدھی کی اور دائیں طرف موڑ کر سامنے موجود براؤن گیٹ کی طرف لے آئی۔ گیٹ کھلا ہوا تھا

اور ایک کار اندر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ روزی راسکل نے دانتوں پر دانت جمائے اور اس نے کار کی رفتار یکلخت بڑھا دی۔ کار انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی پھاٹک سے گزر کر خوفناک دھماکے سے اندر جاتی ہوئی کار سے ٹکرائی اور وہ کار ایک جھٹکے سے ترچھی ہوئی اور روزی راسکل سائیڈ سے کار نکال کر لے گئی اس کی کار کی سائیڈ دوسری کار سے رگڑ کھاتی ہوئی آگے بڑھی اور وہ کار الٹ گئی۔ روزی راسکل اسی رفتار سے کار آگے بڑھا لے گئی۔ دوسرے لمحے اس کی کار رن وے کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ پھر روزی راسکل نے رن وے کے آخری حصے پر ایک پلیٹ فارم پر ایک بڑا ہیلی کاپٹر کھڑا دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ ہیلی کاپٹر کے گرد پانچ افراد کھڑے حیرت سے کار کو اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔

''ہوشیار ہوگو چن۔ ہمیں اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے''۔ روزی راسکل نے کہا اور کار لے کر ہیلی کاپٹر کے پلیٹ فارم پر پہنچ گئی۔ اس کی بات سن کر ہوگو چن سیدھا ہو گیا۔ روزی راسکل نے پلیٹ فارم کے پاس کار روکی اور پھر فضا اچانک مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ ہوگو چن نے روزی راسکل کی پچھلی سیٹ پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھا کر اس کی نال کھڑکی سے نکالتے ہوئے پلیٹ فارم پر کھڑے افراد کو نشانہ بنایا تھا اور پانچوں افراد اس کی گولیوں کا نشانہ بن گئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"گڈ شو۔ آؤ جلدی"...... روزی راسکل نے چیخ کر کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اچھل کر باہر آئی اور تقریباً اُڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کے پلیٹ فارم پر چڑھتی چلی گئی۔ چند ہی لمحوں میں وہ پائلٹ سیٹ پر تھی۔ ہوگو چن نے بھی ہیلی کاپٹر کے اندر آنے میں دیر نہیں کی تھی۔ روزی راسکل نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھتے ہی اسے سٹارٹ کیا اور پھر اسے تیزی سے اوپر اٹھانے لگی۔ اس نے فیول ٹینک کا میٹر چیک کیا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ فیول ٹینک فل تھا۔

"مشین گن لے کر دروازے کے پاس رہو۔ اگر کوئی ہیلی کاپٹر ہماری طرف آئے تو اس کے فیول ٹینک پر فائر کھول دینا"۔ روزی راسکل نے کہا تو ہوگو چن نے سائیڈ کی کھڑکی کھول لی اور باہر دیکھنے لگا۔

روزی راسکل ہیلی کاپٹر بلندی پر لائی تو یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی کہ اڈے کے محافظ دور سے ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کرتے ہوئے اس طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ نزدیک آتے روزی راسکل نے ہیلی کاپٹر موڑا اور اسے تیزی سے ایک طرف اُڑائے لے گئی۔ اسے اڈے سے دور جاتے دیکھ کر ہوگو چن کے چہرے پر بھی اطمینان آ گیا۔

"اس قدر زخمی ہونے کے باوجود آپ نے بے حد بہادری اور دلیری سے کام لیا ہے مادام"...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل

مسکرا کر رہ گئی۔

"تابات کی طرف جانے والی سڑک کون سی ہے۔ مجھے بتاؤ۔ اور سنو میں نے جلد سے جلد اس ہیلی کاپٹر کو چھوڑ دینا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم کسی سڑک کے کنارے ہیلی کاپٹر اتار کر وہاں سے کوئی کار حاصل کریں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ اگر ہم ہیلی کاپٹر میں رہے تو پرائیویٹ سروس والے ہیلی کاپٹر ہائی جیک ہونے کی اطلاع ایئر فورس کو دے دیں گے اور اگر ایئر فورس نے ہمیں گھیر لیا تو پھر ہمارا زندہ بچنا ناممکن ہو جائے گا"...... ہوگو چن نے کہا اور پھر وہ روزی راسکل کی رہنمائی کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ ان پہاڑیوں میں ایک پتلی سڑک بل کھاتی ہوئی جا رہی تھی۔

"مادام۔ اس سڑک کے کنارے پر ہیلی کاپٹر اتار دیں۔ یہاں سے ہم آسانی سے کوئی کار حاصل کر لیں گے"...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی بلندی تیزی سے کم کرنی شروع کر دی اور پھر ایک پہاڑی کے عقب میں لا کر اس نے ایک کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر لینڈ کر دیا۔ نیچے آتے ہوئے ایک سائیڈ پر اسے لکڑیوں کے تختے کا بنا ہوا ایک خوبصورت کاٹیج دکھائی دیا۔ باہر ایک لمبے قد کا شوگرانی کھڑا تھا جو سر اٹھائے ہیلی کاپٹر کو نیچے آتا دیکھ رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو شونگی ہے۔ ہاکا شونگی"...... ہوگو چن نے کاٹیج کے پاس کھڑے شوگرانی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاکا شونگی۔ کیا مطلب"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"یہ شوگران کے ایک اسمگلر کا بیٹا ہے مادام۔ لیکن یہ یہاں کیا کر رہا ہے"...... ہوگو چن نے کہا۔ روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نکل آیا۔ ہوگو چن بھی باہر آ گیا۔ روزی راسکل کچھ سوچ کر کاٹیج کے پاس کھڑے نوجوان کی طرف بڑھنے لگی جو بدستور اپنی جگہ کھڑا تھا۔ ابھی روزی راسکل اس کے قریب پہنچی ہی تھی کہ سائیڈ کی چٹانوں سے دو مسلح افراد نکلے اور انہوں نے یک لخت مشین گنیں روزی راسکل اور ہوگو چن پر تان لیں۔

"خبردار۔ وہیں رک جاؤ ورنہ بھون دیں گے"...... ایک آدمی نے چیخ کر کہا۔

"ہاکا۔ میں ہوگو ہوں۔ ہوگو چن"...... ہوگو چن نے کاٹیج کے پاس کھڑے شوگرانی کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو شوگرانی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہوگو چن۔ تم یہاں"...... نوجوان نے اس کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ مادام ساؤ ہیں میری باس اور مادام یہ میرا دوست ہاکا شونگی ہے"...... ہوگو چن نے پہلے ہاکا شونگی اور پھر روزی

راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔ روزی راسکل کو وہ مادام ساؤ کے نام سے ہی جانتا تھا۔ ہاکا کے اشارے پر مشین گن برداروں نے مشین گنوں کی نالیں نیچے کر لی تھیں اور وہ دونوں اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔ ہاکا نے ہوگو چن سے بے حد گرمجوشی سے ہاتھ ملایا تھا۔

"کچھ کہنے سننے سے پہلے اس ہیلی کاپٹر کو یہاں سے ہٹا دو شونگی۔ ہمارے پیچھے ریڈ ڈریگن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہیلی کاپٹر کی وجہ سے وہ یہاں پہنچ جائیں پھر میں تمہیں ساری تفصیل بتاتا ہوں"۔ ہوگو چن نے کہا۔

"ریڈ ڈریگن۔ اوہ۔ لی چن اس ہیلی کاپٹر کو فوراً کہیں دور چھوڑ آؤ اور تم دونوں آؤ میرے ساتھ۔ بے فکر رہو۔ میرے ہوتے ہوئے ریڈ ڈریگن فورس تو کیا یہاں فوج بھی نہیں آ سکتی"...... ہاکا نے پہلے اپنے ایک ساتھی سے اور پھر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور کیبن کی طرف مڑ گیا۔ روزی راسکل کو اس ہاکا کا اطمینان اور بے خوفی پسند آیا تھا۔

"کیا یہ تمہارا کاٹیج ہے"...... ہوگو چن نے ہاکا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں جب بھی شہری زندگی سے بور ہو جاتا ہوں اور اپنے کاموں سے تھک جاتا ہوں تو ریسٹ کرنے کے لئے ان ویران پہاڑیوں میں آ جاتا ہوں"...... ہاکا نے کہا اور ہوگو چن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہاکا انہیں ایک بڑے کمرے میں لے آیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسے سٹنگ روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔

"بیٹھو۔ میں تمہارے لئے کچھ پینے کے لئے لاتا ہوں"۔ ہاکا نے کہا اور مڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"کیا ہم اس پر اعتماد کر سکتے ہیں"...... روزی راسکل نے ہاکا کو باہر جاتے دیکھ کر ہوگو چن سے پوچھا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ ہاکا ہماری فیلڈ کا آدمی ہے اور میں نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق شوگران کے بڑے اسمگلر گروپ سے ہے اور یہ خود بھی اسمگلر ہے۔ یہ ہمارے بہت کام آ سکتا ہے"...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔ کچھ دیر کے بعد ہاکا تین گلاس اور ایک بوتل لے کر اندر آ گیا۔

"سوری۔ میں شراب نہیں پیتی"...... روزی راسکل نے کہا تو دونوں حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا میں آپ کو لیمن جوس لا دوں مادام"...... ہاکا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مناسب رہے گا"...... روزی راسکل نے کہا تو ہاکا ایک بار پھر باہر نکل گیا۔

"مادام۔ کیا آپ واقعی شراب نہیں پیتیں"...... ہوگو چن نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"موڈ ہو تو پیتی ہوں ورنہ نہیں۔ یہ آدمی ہمارے کس کام آ سکتا ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"ہم اس کی مدد سے تابات کے جنگلوں میں پہنچ جا سکتے ہیں

مادام۔ اس کی تنظیم بہت باوسائل ہے۔ اگر یہ آپ کو تابات کے شارلنگ جنگل تک پہنچا دے تو میں وہاں سے آپ کو کہیں بھی لے جا سکتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ اس سے یہ کام میں کرا لوں گا۔ ہم نے اگر اپنے طور پر تابات کے جنگلوں کی طرف جانے کی کوشش کی تو ریڈ ڈریگن اور دوسری فورسز ہمیں شاید چند کلومیٹر بھی آگے بڑھنے کا موقع نہ دیں"...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تو تم سمجھ گئے ہو کہ میں اب یہاں سے نکلنا چاہتی ہوں"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"یس مادام۔ جس کام کے لئے آپ یہاں آئی تھیں وہ کام آپ کر چکی ہیں اور اب آپ بلیک اسکارپین کے چنگل سے بھی نکل آئی ہیں اس لئے آپ کا یہاں رکنے کا مجھے کوئی جواز نظر نہیں آ رہا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہتی ہیں"...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ کچھ دیر کے بعد ہاکا لیمن جوس کا ایک گلاس لے آیا اور اس نے گلاس روزی راسکل کو دے دیا۔ روزی راسکل لیمن جوس کے سپ لینے لگی جبکہ ہوگو چن اور ہاکا شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔

"تو آپ بلیک اسکارپین کو ڈاج دے کر نکلی ہیں مادام"۔ ہاکا نے اچانک روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کی بات سن کر

نہ صرف روزی راسکل بلکہ ہوگو چن بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہیں کیسے پتہ ہے کہ یہ بلیک اسکارپین کو ڈاج دے کر آئی ہیں"...... ہوگو چن نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو ہاکا بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے مادام ساؤ کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ زخمی تھی اور بلیک اسکارپین نے علاج کے لئے انہیں بلیو سن ہسپتال میں رکھا ہوا تھا۔ ان کے لباس سے صاف اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ وہاں سے کیسے فرار ہوئی ہیں۔ پھر جیسا کہ تم نے بتایا کہ تمہارے پیچھے ریڈ ڈریگن ہے تو میں نے باہر جا کر ریڈ ڈریگن میں موجود اپنے ایک مخبر سے رابطہ کیا۔ جس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ایسی لڑکی کو تلاش کر رہے ہیں جس نے ان کے باس فوشان کو ہلاک کیا تھا اور وہ کئی روز سے اسے پورے شہر میں تلاش کر رہے تھے۔ یہ چونکہ میک اپ میں تھی اس لئے ریڈ ڈریگن کی طرف سے ہر سڑک پر خصوصی طور پر ایسے کیمرے لگا دیئے گئے تھے جو میک اپ میں موجود مادام ساؤ کو چیک کر سکتے تھے اور کیمروں کا لنک ایک کمپیوٹرائزڈ مشین سے کر دیا گیا تھا تاکہ جیسے ہی سیکورٹی کیمرے مادام ساؤ کو مارک کریں اسی وقت ریڈ ڈریگن تک رپورٹ پہنچ جائے کہ مادام ساؤ کہاں اور کس سڑک پر ہے۔ اب انہیں رپورٹ ملی تو وہ فوری طور پر تمہارے پیچھے لگ گئے تھے اور تم دونوں نے ریڈ ڈریگن کی تین کاریں تباہ کی جن میں دس سے زائد آدمی ہلاک ہوئے ہیں اور پھر تم دونوں ایک پرائیویٹ ہیلی کاپٹر روس کلب میں گھس گئے تھے جہاں تم نے زبردستی ایک ہیلی کاپٹر ہائی جیک کیا اور اسے لے کر یہاں آ گئے"...... ہاکا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا جیسے وہ ان کے ساتھ ساتھ رہا ہو۔

"کافی تیز ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"میری فیلڈ ہی ایسی ہے مادام کہ مجھے ہر بات فوری معلوم کرنی پڑتی ہے اور ہر طرف دھیان رکھنا پڑتا ہے"...... ہاکا نے کہا۔

"گڈ شو، مجھے تمہارا یہ انداز اچھا لگا ہے"۔ روزی راسکل نے کہا

"اب آپ بتائیں کہ میں آپ کے کس کام آ سکتا ہوں۔ ہوگو میرا دوست ہے اور اس کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں اور وہ بھی بغیر کسی معاوضے کے"...... ہاکا نے کہا۔

"میں شوگران سے نکلنا چاہتی ہوں۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھے کون سی سرحد کراس کراتے ہو۔ اگر تم مجھے کافرستان پہنچا دو تو بھی ٹھیک ہے اور اگر پاکیشیا پہنچا دو تب بھی"...... روزی راسکل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ بتائیں آپ نے کہاں جانا ہے"...... ہاکا نے پوچھا۔

"کہا ہے نا کہ کہیں بھی"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اگر میں آپ کو پاکیشیا پہنچا دوں تو"...... ہاکا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پاکیشیا پہنچ کر میں کہیں بھی نکل سکتی ہوں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزی راسکل نے سادہ سے لہجے میں کہا وہ اسے یہ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ بات ہوگو چن بھی نہیں جانتا تھا۔

''اوکے۔ پھر میں یہ کام آج ہی کر دوں گا۔ میرا مال آج پاکیشیا کی سرحد پر ڈلیور ہونے والا ہے۔ سامان کے ساتھ میں آپ کو بھی وہاں پہنچا دوں گا''...... ہاکا نے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ خاصی حد تک چہرہ شناس تھی۔ اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ ہاکا واقعی ایک مخلص انسان ہے اور وہ جو کہہ رہا ہے وہی کرے گا۔

''آپ کے پیچھے چونکہ ریڈ ڈریگن اور بلیک اسکارپین لگی ہوئی ہے اس لئے آپ دونوں میک اپ کر لیں اور لباس بدل لیں۔ پھر میں خود آپ کو شارلنگ جنگل کی طرف لے جاؤں گا''...... ہاکا نے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر ہاکا روزی راسکل کو ایک کمرے میں لے گیا اور اسے ایک جدید میک اپ کٹ دے دی اور ایک بڑی سی وارڈ روب کھول دی جس میں لیڈیز لباس موجود تھے۔ ان لباسوں کے بارے میں ہاکا شونگی نے بتایا تھا کہ یہ اس کی منگیتر کے ہیں جو اس کے ساتھ اکثر چھٹیاں گزارنے اس کاٹیج میں آتی رہتی ہے۔

''میں کار تیار کراتا ہوں۔ آپ تیار ہو کر آ جائیں''...... ہاکا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ روزی

ل نے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کا حلیہ
چکا تھا۔ اس نے میک اپ کی مناسبت سے وراڈ روب سے
لباس نکالا اور کمرے سے ملحق ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ کچھ
دیر میں وہ تیار ہو کر باہر آ گئی۔ اس نے کمرے سے باہر جا کر
و چن کو کمرے میں بھیج دیا تا کہ وہ بھی میک اپ اور لباس تبدیل
لے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کاٹیج سے نکل رہے تھے جہاں ہاکا
ئی سیاہ رنگ کی بڑی اور جدید ماڈل کی ایک کار کے پاس کھڑا
ا۔

''گڈ شو۔ آپ تو واقعی باکمال ہیں مادام۔ ایسا شاندار میک کیا
ہے کہ اگر آپ کے جسم پر میری منگیتر کا لباس نہ ہوتا تو میں شاید
آپ کو پہچانتا''...... ہاکا نے روزی راسکل کا میک اپ دیکھ کر
ریف بھرے لہجے میں کہا تو روزی راسکل مسکرا دی۔

''آئیں۔ بیٹھ جائیں کار میں''...... ہاکا نے کہا تو روزی
اسکل کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی اور ہوگو چن سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا
بکہ ہاکا نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور کار آگے بڑھا دی۔

''اسلحہ ہے نا کار میں''...... روزی راسکل نے پوچھا۔

''یس مادام۔ بے فکر رہیں۔ مجھے ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے میں ہر وقت تیار رہتا ہوں''...... ہاکا نے مسکرا کر کہا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ بیس کلو میٹر

کے سفر کے بعد کار جب ایک موڑ مڑی تو ہاکا نے یکلخت کار بریک لگا دیئے کیونکہ سامنے ریڈ ڈریگن فورس نے روڈ بلاک کر ر تھا۔ وہاں دس سے زائد افراد موجود تھے جو آنے والی گاڑیوں تلاشی لے رہے تھے۔

"فکر نہ کرو۔ یہ سب مجھے جانتے ہیں۔ میں ان سے نپٹ لو گا۔ تمہارا نام ہوشان ہے اور مادام آپ میری منگیتر سی کاؤ ہیں" ہاکا نے کہا تو روزی راسکل اور ہوگو چن نے اثبات میں سر ہلا د روزی راسکل نے ریڈ ڈریگن فورس کو دیکھ کر سیٹ کے نیچے ہا ڈالا تو اسے وہاں سے ایک لوڈڈ مشین پسٹل مل گیا۔ مشین پسٹ دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے مشی پسٹل اپنے نیچے رکھ لیا تاکہ ضرورت کے وقت وہ اسے استعمال سکے۔

ان کی کار کے آگے دو کاریں تھی۔ تقریباً دس منٹ کے ب آگے والی کاریں کلیئر ہو کر آگے بڑھ گئیں تو ہاکا نے کار آگے بڑ دی تو دو افراد تیز تیز چلتے ہوئے کار کی طرف بڑھے۔

"کیا بات ہے شین ون۔ آج یہاں کس لئے چیکنگ ہو رہ ہے"...... ہاکا نے کھڑکی سے سر نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مسٹر ہاکا تم یہاں"...... ایک نوجوان نے اسے دیکھ چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ میرے دوست ہیں ہوشان اور یہ میری منگیتر سی ک

ہے"...... ہاکا نے کہا۔

"سوری مسٹر ہاکا۔ آپ کو اور آپ کے دوستوں کو ہم سب سے عاون کرنا پڑے گا۔ ہمیں دو مجرموں کی تلاش ہے جنہوں نے ہارے بہت سے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور ان دونوں مجرموں کو لاش کرنے کے لئے بے حد سخت آرڈرز دیئے گئے ہیں"...... شین ان نے اس بار روکھے لہجے میں کہا تو ہاکا کے چہرے پر تناؤ آ گیا۔

"شین ون۔ کیا تم میری توہین کر رہے ہو"...... ہاکا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میں مجبور ہوں۔ تمہارے ساتھیوں کے قد و قامت ان مجرموں سے ملتے ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے اس لئے انہیں باہر آ کر ہمارے چند سوالوں کے جواب دینے پڑیں گے۔ ہم ان کے میک اپ چیک کریں گے۔ یہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ یہی م سب کے لئے بہتر ہوگا"...... شین ون نے اسی انداز میں کہا۔

"لیکن......" ہاکا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"پلیز۔ اور آپ دونوں کار سے باہر آ جائیں"...... شین ون نے پہلے ہاکا سے اور پھر جھک کر روزی راسکل اور ہوگو چن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہاکا۔ میں ایکشن کے لئے تیار ہوں"...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل ہاتھ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لے لیا اور کار کا دروازہ کھولنے لگی۔ ہاکا نے اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

"جلدی کرو۔ فوراً باہر آؤ۔ ورنہ......" شین ون کے ساتھ کھڑے دوسرے آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور روزی راسکل کار دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

"میں چیکنگ کرا لوں پھر تم کرا لینا"...... روزی راسکل نے ہوگو چن سے کہا تو ہوگو چن جو اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگا تھا وہیں رک گیا۔

"نہیں۔ تم بھی باہر آؤ"...... شین ون نے کرخت لہجے میں کہا۔ روزی راسکل کار سے نکل کر دروازے کے پاس ہی رک گئی تھی۔ اس کا گن والا ہاتھ سائیڈ پر تھا۔ اس کی نظریں وہاں موجود ڈریگن فورس کے افراد پر جمی ہوئی تھیں جو سڑک پر ہی موجود اور سامنے کی طرف کھڑے تھے۔ ان کی پوزیشن چیک کرتے روزی راسکل نے اچانک مشین پسٹل والا ہاتھ سیدھا کیا۔ اس سے پہلے کہ شین ون اور اس کا ساتھی کچھ سمجھتے اچانک روزی راسکل کے مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور وہ دونوں چیختے ہوئے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے گرے اور ساکت ہو گئے۔ فائرنگ کی آواز سن کر سامنے کھڑے مسلح افراد چونک پڑے اور انہوں نے اپنی مشین گنیں سیدھی کی ہی تھیں کہ روزی راسکل بجلی کی سی تیزی سے ا... کی طرف دوڑ پڑی اور دوڑتے دوڑتے اس نے سڑک کے دائیں

بائیں کھڑے مسلح افراد پر مسلسل گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ مسلح افراد اچھل اچھل کر گر رہے تھے۔ دو افراد نے گولیوں سے بچنے کے لئے سڑک کی سائیڈ میں چھلانگیں لگائیں لیکن روزی راسکل نے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور پھر وہ بھی گولیوں سے چھلنی ہوتے چلے گئے۔

ان تمام افراد کو گولیوں کا شکار ہوتے دیکھ کر ہاکا نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ روزی راسکل سائیڈ میں آئی تو ہاکا نے کار روک دی۔ روزی راسکل نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور پچھلی سیٹ پر آ گئی۔

"چلو"...... روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا اور ہاکا نے بجلی کی سی تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔ سڑک کے درمیان ایک کار ترچھی کھڑی تھی ہاکا نے کار سائیڈ میں لاتے ہوئے اس کار کے کنارے پر ٹکر ماری تو کار سڑک پر لٹو کی طرح گھومتی ہوئی الٹ گئی اور ہاکا تیزی سے کار سائیڈ سے نکالتا لے گیا۔

"اب ہمیں رکے بغیر تیزی سے شارلنگ جنگل جانا ہے۔ اگر دیر ہو گئی تو ریڈ ڈریگن فورس اس بار ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ لے کر یہاں پہنچ جائے گی اور ہمیں ان سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی"...... ہاکا نے کہا اور پھر اس نے کار کو انتہائی برق رفتاری سے اُڑانا شروع کر دیا۔ آگے جا کر وہ کار مین سڑک پر لے جانے کی بجائے سائیڈ کے کچے راستے پر لے آیا اور پھر اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کار پہاڑی راستوں پر دوڑانی شروع کر دی۔ دو گھنٹوں تک ان کا سفر پہاڑی راستوں پر جاری رہا۔ ایک متوازی سڑک پر آتے ہی روزی راسکل کو سامنے ایک جنگل دکھائی دیا۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ شارلنگ جنگل ہے۔ خود کو جنگل کے قریب پہنچتے دیکھ کر اس کے چہرے پر گہرا اطمینان آ گیا۔ ابھی وہ جنگل کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں اپنے سروں پر ایک ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ چند لمحوں بعد انہیں ایک ہیلی کاپٹر اپنے سروں سے گزرتا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر دیکھ کر ہاکا اور ہوگو چن کے چہروں پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ روزی راسکل بھی ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔ ہیلی کاپٹر آگے جا کر مڑا اور پھر اس کی بلندی کم ہوتی ہوئی دکھائی دی اور وہ کار کی سائیڈ پر اڑنے لگا۔ ہیلی کاپٹر کی ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی جہاں ایک شوگرانی کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس شوگرانی کی آنکھوں پر دوربین لگی ہوئی تھی اور وہ اسی کار کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"بلیک اسکارپین۔ یہ تو بلیک اسکارپین کا ہیلی کاپٹر ہے۔ میں اسے بخوبی پہچانتا ہوں"...... ہاکا نے چونکتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر روزی راسکل اور ہوگو چن کے چہروں پر تناؤ سا آ گیا۔

"کیا اس شخص کو تم جانتے ہو جو ہمیں دوربین سے دیکھ رہا ہے"...... روزی راسکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بلیک اسکارپین کا رائٹ ہینڈ شائی لاگ ہے"۔ ہاکا نے کہا تو شائی لاگ کا سن کر روزی راسکل کا چہرہ غصے سے بگڑتا چلا گیا۔ شائی لاگ ہی وہ انسان تھا جس نے اسے اغوا کیا تھا اور اسے ایک تاریک ٹنل میں ہلاک ہونے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ ہیلی کاپٹر مسلسل ان کی کار کے ساتھ ساتھ اڑ رہا تھا۔ اچانک ہیلی کاپٹر کے نیچے ایک خانہ کھلا اور وہاں سے ایک طاقتور مشین گن نکل کر ابھر آ گئی۔ مشین گن دیکھ کر روزی راسکل اور اس کے ساتھی چونک پڑے اور پھر انہوں نے مشین گن کو موو ہوتے دیکھا۔ مشین گن کی نال ان کی کار کی طرف گھوم رہی تھی۔

"کار روکو۔ جلدی روکو۔ وہ ہمارا نشانہ لے رہے ہیں"۔ ہوگو چن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو ہاکا نے اپنے جسم کی پوری طاقت لگا کر کار کی بریکیں لگا دیں۔ کار چونکہ کچے اور ناہموار راستے پر دوڑ رہی تھی اس لئے جیسے ہی کار کو بریکیں لگیں کار کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور کار ہوا میں اچھل گئی اور دوسرے لمحے ہوا میں الٹتی چلی گئی۔ کار کے اچھلنے اور الٹنے کی وجہ سے روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ کسی تیز رفتار طوفانی بگولے کی زد میں آ گیا ہو۔ دوسرے لمحے کار زور دار دھماکے سے وہاں موجود ایک چٹان سے ٹکرائی اور روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ اس کے دماغ پر یکلخت اندھیرا چھا گیا تھا۔ اسے اتنا بھی موقع نہیں ملا تھا کہ وہ سر جھٹک کر دماغ میں چھانے والا اندھیرا دور کر سکے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ کر ٹائیگر اور مہوجنگ رک گئے۔ ٹائیگر کے اشارے پر مہوجنگ نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"یس"...... دروازے کے پاس لگے انٹرکام سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"شائی لاگ ہوں ماسٹر"...... ٹائیگر نے انٹرکام کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ وہ مہوجنگ کے ساتھ شہر سے ہٹ کر ایک الگ تھلگ اور بڑی عمارت میں آیا تھا۔ اس عمارت میں بے شمار کمرشل آفس بنے ہوئے تھے۔ کار پارک کر کے مہوجنگ اسے پلازہ کے ٹاپ فلور پر لے آیا تھا اور پھر وہ اسے لے کر ایک آفس میں آ گیا جہاں ملٹی امپورٹ ایکسپورٹ کا بورڈ لگا ہوا تھا۔

آفس خاصا شاندار تھا اور وہاں کام کرنے والے افراد اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں سے کام کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

آفس کے اختتام پر ایک الگ کیبن بنا ہوا تھا جس کے دروازے پر مینجنگ ڈائریکٹر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ مہوجنگ جب ٹائیگر کو لے کر مینجنگ ڈائریکٹر کے آفس کے دروازے پر رکا تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ بلیک اسکارپین نے ڈاجنگ کے لئے اسپورٹ ایکسپورٹ کا سائیڈ بزنس شروع کر رکھا ہے اور وہ اس بزنس کی آڑ میں اپنا سینڈیکیٹ چلاتا تھا۔ وہ چونکہ ایک معروف امپورٹر اور ایکسپورٹر تھا اس لئے شاید کسی کو آج تک اس بات کا شک نہیں ہوا تھا کہ اس کا تعلق بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ سے ہوسکتا ہے۔

"تم یہاں رکو۔ میں ماسٹر سے مل کر آتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو مہوجنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو دروازہ کھل گیا اور سامنے ایک وسیع کمرہ دکھائی دیا جہاں ایک جہازی سائز کی میز لگی ہوئی تھی اور میز کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم والا ادھیڑ عمر شخص بیٹھا دکھائی دیا۔ ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر زخموں کے خاصے نشان تھے۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی اور وہ غور سے ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔

"آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... ادھیڑ عمر نے کہا تو ٹائیگر اندر آ گیا۔

"بیٹھو"...... بلیک اسکارپین نے کہا تو ٹائیگر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے خوشی ہے کہ تمہیں ریڈ نوٹ مل گیا ہے ورنہ میں اس کے لئے واقعی پریشان تھا"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے اتفاقاً ہی اس کا پتہ چل گیا تھا ورنہ شاید ہم اسے ڈھونڈتے ہی رہ جاتے"...... ٹائیگر نے کہا۔ اس کی نظریں کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔ کمرے کی دیواروں کی ساخت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اس کمرے میں ہونے والی بات چیت نہ باہر سنی جا سکتی تھی اور نہ ہی باہر سے کوئی آواز اندر آ سکتی تھی۔

"کیا دیکھ رہے ہو"...... بلیک اسکارپین نے اس کا کمرے کا جائزہ لینے کا نوٹس لیتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ماسٹر"...... ٹائیگر نے فوراً سنبھل کر کہا۔

"کہاں ہے وہ ریڈ نوٹ"...... بلیک اسکارپین نے پوچھا تو ٹائیگر نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے ایک لفافہ نکال کر اٹھتے ہوئے بلیک اسکارپین کی طرف بڑھا دیا۔ بلیک اسکارپین نے اس سے لفافہ لیا۔ لفافہ سیلڈ تھا اور قدرے پھولا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ لفافہ تو سیلڈ ہے اور یہ پھولا ہوا بھی ہے۔ کیا تم نے اسے کھولا نہیں تھا"...... بلیک اسکارپین نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے کھول کر چیک کیا تھا ماسٹر۔ اس میں اصلی ریڈ

نوٹ ہے۔ یہاں آتے ہوئے میں نے احتیاطاً لفافہ دوبارہ سیلڈ کر دیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو بلیک اسکارپین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک اسکارپین نے میز پر پڑا ہوا پیپر کٹر اٹھایا اور اس نے جیسے ہی لفافے کی سائیڈ کاٹی اسی لمحے لفافے سے گیس کا بھبکا نکل کر اس کی ناک سے ٹکرایا۔ بلیک اسکارپین نے غیر ارادی طور پر گیس سے بچنے کی کوشش کی لیکن اتنی دیر تک گیس اپنا کام کر چکی تھی۔ بلیک اسکارپین ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر وہ یوں کرسی پر گر گیا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور اس کا سر زور سے میز کے کنارے سے ٹکرایا۔

بلیک اسکارپین کو بے ہوش ہوتا دیکھ کر ٹائیگر اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے فوراً دروازے کو لاک کر دیا۔ دروازہ لاک کرتے ہی وہ واپس میز کی طرف آیا اور اس نے میز کے پیچھے آ کر بلیک اسکارپین کو اس کے کاندھوں سے پکڑ کر سیدھا کیا اور پھر اسے کرسی سمیت پیچھے گھسیٹ لیا۔ کرسی گھسیٹ کر ٹائیگر نے جیب سے ایک پتلی رسی کا بنڈل نکالا اور پھر وہ تیزی سے اسے باندھنے لگا۔

یہاں آنے سے پہلے ٹائیگر مہوجنگ کے ساتھ ایک بار پھر شائی لاگ کے پرانے ٹھکانے پر گیا تھا۔ اس نے چونکہ بلیک اسکارپین کو ریڈ نوٹ ملنے کی نوید سنائی تھی اس لئے اس کا انتظام کرنا ضروری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ ریڈ نوٹ کی جگہ اس نے ایک لفافے میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول رکھ دیا تھا تا کہ جیسے ہی بلیک اسکارپین لفافہ کھولے وہ اس گیس کا شکار ہو کر بے ہوش ہو جائے۔ فوری طور پر بلیک اسکارپین جیسے خطرناک انسان کو شکار کرنے کا یہ سب سے آسان اور بہترین طریقہ تھا جس سے ٹائیگر کو بلیک اسکارپین کی طرف سے مزاحمت کا بھی کوئی خطرہ نہیں تھا اور ایسا ہی ہوا تھا۔ ٹائیگر نے بلیک اسکارپین کو لفافہ دیتے وقت دو انگلیوں کا دباؤ ڈال کر لفافے میں موجود کیپسول توڑ دیا تھا۔ جس سے لفافے میں گیس بھرنی شروع ہو گئی تھی اور لفافہ پھول گیا تھا۔ ریڈ نوٹ کے لالچ میں بلیک اسکارپین، ٹائیگر کے نفسیاتی داؤ میں آ گیا تھا اور لفافے سے نکلنے والی گیس کا شکار ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا۔

بلیک اسکارپین کو اس نے رسی سے مضبوطی سے باندھ دیا تھا۔ باندھنے کے بعد ٹائیگر نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی سپرے گن نکال اور پھر اس نے بلیک اسکارپین کے چہرے پر سپرے کرنا شروع کر دیا۔ اس نے بلیک اسکارپین کے سارے چہرے پر سپرے کیا تھا۔ چند لمحوں کے بعد بلیک اسکارپین کے چہرے کی جلد پر اچانک بلبلے سے بننا اور پھوٹنا شروع ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بلبلے بنتے اور پھوٹتے دیکھ کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے بلیک اسکارپین کا میک اپ چیک کیا تھا اور سپرے کرنے پر اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بلیک اسکارپین میک

اپ میں ہی ہے۔ سپرے سے بننے والے بلبلوں سے بھاپ نکل رہی تھی اور بلیک اسکارپین کے چہرے کا میک اپ اُڑتا جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں بلیک اسکارپین کا چہرہ صاف ہو گیا۔

”ہونہہ۔ تو یہ ہے بلیک اسکارپین کا اصلی چہرہ“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔ بلیک اسکارپین شکل و صورت سے ایکریمی نژاد معلوم ہو رہا تھا جبکہ اس نے شوگرانی فرد کا میک اپ کر رکھا تھا۔ چند لمحے ٹائیگر اسے دیکھتا رہا پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس کا دہانہ بلیک اسکارپین کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور بند کر کے واپس جیب میں رکھ لی۔ تھوڑی دیر بعد بلیک اسکارپین کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر بندھا ہوا ہے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ شائی لاگ تم۔ تم“...... بلیک اسکارپین نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے جیب سے ایک پتلا اور تیز دھار خنجر نکال لیا۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس اور تم نے مجھے اس طرح باندھا کیوں ہے“...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تمہاری موت کا انتظام''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو بلیک اسکارپین بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ تمہاری آواز کو کیا ہوا کیا تم شائی لاگ نہیں ہو''...... بلیک اسکارپین نے اس کی بدلی ہوئی آواز سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''شائی لاگ تو کب کا جہنم واصل ہو چکا ہے۔ اب تمہاری باری ہے مسٹر مارگ ٹام''...... ٹائیگر نے کہا اور مارگ ٹام کا سن کر بلیک اسکارپین بری طرح سے چونک پڑا۔

''مارگ ٹام۔ کون مارگ ٹام''...... بلیک اسکارپین نے کمال مہارت سے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''وہ مارگ ٹام جو چند سال پہلے ایکریمین بلیک سینڈیکیٹ کا چیف ہوا کرتا تھا اور اس کے خلاف ایک ایجنسی نے فل آپریشن کرتے ہوئے ایک ہی دن میں اس کا سارا سینڈیکیٹ ختم کر دیا تھا۔ اس آپریشن میں یہ اطلاعات بھی تھیں کہ بلیک سینڈیکیٹ کا بگ باس مارگ ٹام بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب تمہیں زندہ اور شوگران میں بلیک اسکارپین کے روپ میں دیکھ کر مجھے بھی واقعی حیرت ہو رہی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے دیکھ کر۔ کیا مطلب۔ میرا مارگ ٹام سے کیا تعلق''۔ بلیک اسکارپین نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا میک اپ صاف ہو چکا ہے مارگ ٹام۔ اب تم مجھ

سے اپنی اصلیت نہیں چھپا سکتے''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو بلیک اسکارپین کا رنگ بدل گیا۔

''کک کک۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ تم نے میرا میک اپ صاف کر دیا ہے''...... بلیک اسکارپین نے اس بار ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ دیکھو''...... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے چمکدار خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔ خنجر میں بلیک اسکارپین کو اپنا پورا چہرہ تو دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اس نے اپنے چہرے کا جو حصہ دیکھا تھا اسے دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ واقعی اس کا میک اپ صاف ہو چکا ہے۔

''ہونہہ۔ کون ہو تم اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں میک اپ میں ہوں اور میرا نام مارگ ٹام ہے''...... بلیک اسکارپین نے اس بار غرا کر کہا۔

''میرا تعلق بھی انڈر ورلڈ سے ہے اور میں ایک مرتبہ ایکریمیا آیا تھا تو میری تم سے وہاں ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے تمہارا اصلی چہرہ نہ دیکھا ہوتا تو مجھے شاید تمہاری اصلیت کا پتہ نہ چلتا لیکن اب تمہارا پول کھل چکا ہے۔ تم ہلاک نہیں ہوئے تھے بلکہ تم ایکریمیا سے بھاگ کر شوگران آ گئے تھے اور یہاں آ کر تم نے اپنا روپ اور اپنا نام بدل لیا اور شوگران میں ایک نیا سینڈیکیٹ بنا لیا جو ایکریمی سینڈیکیٹ سے کہیں زیادہ فعال اور طاقتور ہے''...... ٹائیگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سچ ہے۔ میں ایکریمی ایجنسی کے حملے میں زخمی ضرور ہوا تھا لیکن ایکریمی ایجنسی مجھے پکڑنے میں ناکام رہی تھی۔ میں نے موقع کا فائدہ اٹھا کر اپنے ایک ساتھی کو اپنا میک اپ کر دیا تھا جس کی لاش دیکھ کر ایجنسی یہی سمجھی تھی کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں اور پھر میں وہاں سے میک اپ میں فرار ہو کر شوگران پہنچ گیا۔ یہاں آ کر میں نے نئے سینڈیکیٹ کو تشکیل دیا اور اب میں اس سینڈیکیٹ کا چیف ہوں۔ میرے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں۔ آج پہلی بار میں برسوں کے بعد تمہارے سامنے اپنی اصلی شکل میں ہوں"...... بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلی اور آخری بار"...... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو"...... بلیک اسکارپین نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ میں یہاں تم جیسے کرمنل کے خلاف کام کرنے آیا ہوں تو تمہیں ہلاک کر کے ہی جاؤں گا"...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مت بھولو کہ تم اس وقت شیر کی کچھار میں ہو اور شیر کی کچھار میں آنے والا زندہ نہیں رہتا"...... بلیک اسکارپین نے غرا کر کہا۔

"شیر کی کچھار میں اگر کوئی شکاری داخل ہو جائے تو پھر شیر کو

بھی اس سے بچنے کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے"...... ٹائیگر نے زکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... بلیک اسکارپین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں تم سے ریڈ نوٹ حاصل کرنے آیا تھا لیکن مجھے اس ات کا علم ہو چکا ہے کہ ریڈ نوٹ تمہارے پاس نہیں ہے۔ اس لئے ب تمہیں ہلاک کرنے کے سوا میرے پاس کوئی آپشن نہیں ہے۔ ٹائی لاگ پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہے۔ تمہاری ہلاکت کے بعد شاید ی کوئی ہو جو تمہارے سینڈیکیٹ کو سنبھال سکے۔ اور کچھ نہیں تو میں باتے جاتے دوست ملک سے ایک خطرناک کرمنل ہی خاتمہ کر باؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... بلیک اسکارپین نے ی انداز میں کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم پاکیشیائی ہو اور تم نے جو باتیں کی یں اس سے مجھے اس بات کا بھی یقین ہو گیا ہے کہ تم پاکیشیا یکرٹ کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران ہو یا پھر اس کے ٹاگرد ٹائیگر"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی ذہین ہو لیکن افسوس اب تمہاری ذہانت کام ہیں آئے گی۔ میرا تم سے کوئی مفاد نہیں ہے اس لئے اب تم چھٹی کرو"...... ٹائیگر نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"لیکن مجھے ہلاک کر کے تمہیں کیا ملے گا"...... بلیک اسکارپین نے پریشانی کے عالم میں کہا جیسے اسے ٹائیگر سے جان چھڑانے کا کوئی راستہ نہ مل رہا ہو۔

"یہ بتاؤ کہ تم نے ریڈ نوٹ کیوں حاصل کیا تھا"...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اس کی ضرورت تھی"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"کیا ضرورت تھی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"سوری۔ میں تمہیں یہ نہیں بتا سکتا"...... بلیک اسکارپین نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ کرسی پر بندھا ہونے کے باوجود ماہی بے آب کی مانند تڑپنے لگا۔ ٹائیگر نے خنجر کے وار سے اس کی آدھی سے زیادہ ناک اُڑا دی تھی۔ بلیک اسکارپین کی کٹی ہوئی ناک سے خون ابل پڑا۔

"بتاؤ ورنہ میں ایک ایک کر کے تمہارے تمام اعضاء کاٹ دوں گا"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"چھوڑ دو مجھے۔ تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکو گے۔ اگر تم نے مجھے ہلاک کر دیا تو تمہارا یہاں سے زندہ بچ کر نکلنا ناممکن ہو جائے گا"...... بلیک اسکارپین نے تکلیف کے باوجود بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے الفاظ ختم ہوئے ہی تھے کہ ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور بلیک اسکارپین کے منہ سے چیخوں کا نہ رکنے والا طوفان پھوٹ پڑا۔ ٹائیگر نے اس بار اس

ادایاں کان کاٹ دیا تھا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ اوہ گاڈ تم اس قدر ظالم ۔ رک جاؤ"...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر نے خنجر مار کر اس کا دوسرا کان بھی اُڑا دیا۔ اب تو بلیک اسکارپین کی حالت بے حد ابتر ہو گئی تھی۔ اس کا کرسی میں جکڑا ہوا جسم بری رح سے لرز رہا تھا اور اس کے منہ سے مسلسل چیخیں نکل رہی یں۔

"بتاؤ۔ ورنہ......" ٹائیگر نے ایک بار پھر خنجر اٹھا کر اس کی کھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ تم اس طرح میری زبان نہیں کھلوا تے"...... بلیک اسکارپین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر رہ اس کی فلک شگاف چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس بار ٹائیگر نے جر اس کی ایک آنکھ میں گھسیڑ دیا تھا۔ اس نے جھٹکا دے کر خنجر ک اسکارپین کی آنکھ سے باہر کھینچا تو اس کا ڈھیلا اور غلیظ مواد بھی ل کر باہر آ گیا۔ بلیک اسکارپین چند لمحے پھڑکتا اور چیختا رہا اور ر وہ تکلیف کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے وہ بے ہوش ہو گیا ا۔

اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر ٹائیگر کو غصہ آ گیا اس نے بلیک کارپین کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند ہی لمحوں ل بلیک اسکارپین کو ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے گلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھاڑ پھاڑ کر چیخنا شروع کر دیا۔

"بس کرو۔ فار گاڈ سیک بس کرو۔ اوہ گاڈ۔ میں خود کو ظالم اور بے رحم انسان سمجھتا تھا لیکن تم تو مجھ سے بھی زیادہ بے رحم اور درندہ صفت انسان ہو"...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم جیسے درندوں کے لئے میرے دل میں واقعی رحم نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اب اگر تم اپنی دوسری آنکھ بچانا چاہتے ہو تو بتا دو ورنہ......" ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب بب۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک مجھ پر رحم کرو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا"...... بلیک اسکارپین نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"بولو جلدی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ریڈ نوٹ پر ایک بم کا فارمولا درج ہے۔ ایک ایسے بم کا جس کی طاقت ہائیڈروجن بم سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اس بم کا نام ریڈیم بم رکھا گیا ہے۔ اس بم کو اگر بنا لیا گیا تو دنیا میں ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کا بس نام ہی رہ جائے گا۔ اس بم کی طاقت کے سامنے ایٹمی قوتیں بھی سر جھکانے پر مجبور ہو جائیں گی کیونکہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے صرف مخصوص علاقوں تک تباہی پھیلائی جا سکتی ہے لیکن اگر ریڈیم بم فائر کیا جائے تو اس ایک بم سے بڑے بڑے ملکوں کو محض ایک لمحے میں تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے۔ میں ریڈیم بم کا فارمولا ایکریمیا کے لئے حاصل کرنا چاہتا

تھا"...... بلیک اسکارپین نے کہا تو اس کے آخری الفاظ سن کر ٹائیگر چونک پڑا۔

"ایکریمیا کے لئے۔ کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایکریمی ایجنسی جس نے میرے سینڈیکیٹ کے خلاف کام کیا تھا انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی بجائے زندہ گرفتار کر لیا اور پھر انہوں نے مجھے زندہ رہنے کا ایک آپشن دیتے ہوئے کہا تھا کہ میں اگر اپنا سینڈیکیٹ شوگران جا کر بنا لوں اور شوگران میں ان کے ایجنٹ کے طور پر کام کروں تو وہ مجھے موت کے گھاٹ نہیں اتاریں گے بلکہ شوگران میں میرے سینڈیکیٹ کو طاقتور اور فعال بنانے میں وہ میری ہر ممکن مدد کریں گے۔ مجھے بس اس سینڈیکیٹ کی آڑ میں شوگران کی جاسوسی کرنی ہے اور یہ کام کرمنلز بن کر ہی آسانی سے کیا جا سکتا تھا کیونکہ دوسرے ممالک کی بجائے شوگران میں جرائم پیشہ سینڈیکیٹ کی تعداد زیادہ تھی اور ان سینڈیکیٹس کی اعلیٰ حکام تک بھی رسائی تھی اور وہ ان سے بہت کچھ معلوم کر سکتے تھے۔ چونکہ میری جان بچ رہی تھی اور مجھے ایک طاقتور اور فعال سینڈیکیٹ کا سربراہ بنایا جا رہا تھا اس لئے میں نے ان کی بات مان لی اور انہوں نے پلاننگ کر کے مجھے شوگران شفٹ کر دیا اور پھر انہوں نے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ بنانے میں میری ہر ممکن مدد کی اور مجھے اس مقام تک پہنچا دیا کہ میں شوگران کے تمام سینڈیکیٹس کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آسانی سے کنٹرول کر سکتا ہوں۔ مجھے شوگران میں بلیک سینڈیکیٹ چلاتے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور میں نے یہاں مختلف دھندے شروع کر رکھے ہیں جس کی وجہ سے میری اعلیٰ حکام تک خاصی پہنچ ہو گئی ہے۔ میں نے کئی اداروں میں اپنے وفادار ایڈجسٹ کرا دیئے ہیں جو مجھے ہر قسم کی انفارمیشن فراہم کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ افراد ریڈ ڈریگن ایجنسی میں بھی موجود ہیں۔ ان افراد میں سے ایک نے مجھے یہ رپورٹ دی تھی کہ شوگرانی ایجنسی ریڈ ڈریگن کا سربراہ جس کا کوڈ نام ریڈ ڈریگن ہے ایک پرائیویٹ لیڈی ایجنٹ کو ایک اہم مقصد کے لئے کافرستان بھیج رہا ہے۔ جب میں نے اس ایجنٹ کے بارے میں تفصیلات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ ریڈ ڈریگن نے لی چان نامی ایک لڑکی کو کافرستان کے ٹاپ سائنس دان ڈاکٹر ساگر سے اس کے ایجاد کردہ ریڈیم بم کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے اور پھر جب ریڈیم بم کی تفصیلات میرے سامنے آئیں تو میں نے اس کے بارے میں ایکریمیا کو اطلاع دے دی۔ میں ایکریمیا کی اسی ایجنسی کے لئے کام کرتا ہوں جس نے میرے سینڈیکیٹ کے بخیئے ادھیڑے تھے۔ اس ایجنسی کا نام ٹران ایجنسی ہے اور اس کا سربراہ کرنل ٹران ہے۔ کرنل ٹران نے مجھے ہر صورت میں ریڈ نوٹ پر درج ریڈیم بم کا فارمولا حاصل کرنے کا حکم دیا اور میں نے فوری طور پر کرنل ٹران کے احکامات پر عمل کرنا شروع کر دیا"۔ بلیک اسکارپین نے کہا اور پھر وہ رکے بغیر ٹائیگر کو بتاتا چلا گیا کہ کس طرح سے اسے روزی راسکل کے بارے میں معلوم ہوا تھا اور کس طرح سے اس نے روزی راسکل سے ریڈیم بم کا فارمولا حاصل کیا تھا لیکن اس کے پاس جو ریڈ نوٹ پہنچا تھا وہ بلینک تھا۔ اس پر ریڈیم بم کا فارمولا نہیں تھا جس کا مطلب تھا کہ روزی راسکل نے انہیں ڈاج دیا ہے اور اصلی ریڈ نوٹ کہیں چھپا لیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہاں تم محض اپنا سینڈیکیٹ نہیں چلا رہے ہو بلکہ ایکریمی ایجنٹ کے طور پر بھی کام کر رہے ہو"۔ ٹائیگر نے کہا تو بلیک اسکارپین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ میں یہاں اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح سے پاکیشیا اور شوگران کی دیرینہ دوستی کا خاتمہ کر سکوں اسی لئے میں شوگران اور پاکیشیا کے انڈر ورلڈ پر اپنا مکمل قبضہ چاہتا تھا لیکن افسوس کہ تم مجھ تک پہنچ گئے اور تم نے سب ختم کر دیا ہے"۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

"پاکیشیا اور شوگران کی دوستی اٹوٹ ہے۔ دونوں ممالک کی دوستی لازوال اور بے مثال ہے جو تم جیسے کرمنلز کی سازشوں سے کبھی نہیں ٹوٹ سکتی۔ اچھا ہوا جو تم نے مجھے یہ سب بتا دیا ہے۔ اب تمہاری موت میرے لئے اور زیادہ ضروری ہو گئی ہے۔ جو شوگران اور پاکیشیا کی دوستی کا دشمن ہے وہ میرا اور میری پوری قوم کا دشمن ہے اور میں اپنے دشمن کو تو معاف کر سکتا ہوں لیکن اپنی قوم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے دشمن کو نہیں“...... ٹائیگر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ بلیک اسکارپین کچھ کہتا ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے ایک ہی وار میں بلیک اسکارپین کی شہ رگ کاٹ دی۔ بلیک اسکارپین کی گردن سے خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلا۔ اس کی آنکھیں پھیلیں اور وہ کرسی پر بری طرح سے پھڑکنے لگا۔ چند لمحے وہ تڑپتا رہا پھر وہ ساکت ہو گیا۔ اسے ہلاک کرنے کے بعد ٹائیگر نے اسے کرسی سمیت نیچے ڈال کر میز کے پیچھے کر دیا تاکہ اگر کوئی کمرے میں داخل ہو تو اس کی نظریں ڈائریکٹ اس کی لاش پر نہ پڑ سکیں۔

بلیک اسکارپین کو ہلاک کرنے کے بعد ٹائیگر اس کے آفس کی تلاشی لینا شروع ہو گیا۔ بلیک اسکارپین کے آفس کی تلاشی سے اسے ایسی بہت سے دستاویزات مل گئیں جن سے بلیک اسکارپین کی اصلیت ظاہر ہو سکتی تھی کہ وہ ایکریمین ایجنٹ تھا اور ایکریمیا نے شوگران میں جاسوسی کرنے کے لئے اس کا سینڈیکیٹ پہنچنے میں اہم کردار ادا کیا تھا جس میں ایکریمین ٹران ایجنسی کا سربراہ کرنل ٹران کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ یہ ثبوت اگر شوگرانی ایجنسیوں کے ہاتھ آ جاتے تو وہ شوگران سے بلیک اسکارپین کا مکمل طور پر خاتمہ کر سکتے تھے۔ بلیک اسکارپین کے آفس کی خفیہ درازوں سے ٹائیگر کو ان تمام ٹھکانوں کے بھی ریکارڈ مل گئے جہاں شوگرانی فورسز کارروائیاں کر کے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا مکمل صفایا کر سکتے تھے۔ ٹائیگر

نے تمام ثبوتوں کی مائیکرو کیمرے سے فلم بنائی اور پھر اس نے تمام ثبوت بلیک اسکارپین کی لاش کے پاس چھوڑے اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے لاک کھول کر احتیاط سے دروازہ کھولا اور آفس سے باہر نکلتے ہوئے اس نے دروازے کا اندر سے آٹو میٹک لاک کا بٹن پریس کر دیا تھا۔ اب جب تک اندر سے لاک نہ کھولا جاتا یا دروازہ توڑا نہ جاتا کوئی بلیک اسکارپین کے آفس میں نہیں جا سکتا تھا۔ باہر ایک کرسی پر مہوجنگ بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

”کافی دیر لگا دی آپ نے باس“...... مہوجنگ نے اسے بلیک اسکارپین کے آفس سے باہر آتے دیکھ کر کہا۔

”ہاں ماسٹر سے ڈسکس خاصی طویل ہو گئی تھی“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اب کہاں جانا ہے“...... مہوجنگ نے پوچھا۔

”شارلنگ جنگل“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ۔ تو آپ سپیشل سپاٹ پر جانا چاہتے ہیں“...... مہوجنگ نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ماسٹر نے ایک اہم کام کے لئے مجھے فوری طور پر وہاں پہنچنے کا کہا ہے اس لئے ہمیں اب وہیں جانا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی شارلنگ جنگل میں ہیں اس لئے وہ جلد سے جلد عمران تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے بلیک اسکارپین کی اصلیت بتا سکے۔

"پھر تو ہمیں پہلے اپنے ہیڈ کوارٹر جانا ہوگا۔ ہیلی کاپٹر پر ہی ہم شارلنگ جنگل جا سکتے ہیں"...... مہوجنگ نے کہا۔

"ہاں چلو"...... ٹائیگر نے کہا تو مہوجنگ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہ ہیڈ کوارٹر سے ایک ہیلی کاپٹر میں سوار شارلنگ جنگل کی جانب اُڑے جا رہے تھے۔ ایک گھنٹہ ہیلی کاپٹر میں سفر کرنے کے بعد جب وہ شارلنگ جنگل کے قریب پہنچے تو ٹائیگر نے ایک میدانی علاقے میں ایک سیاہ کار کو دوڑتے دیکھا۔

"یہ کون ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے ایک خانے میں ایک دوربین پڑی تھی۔ ٹائیگر نے کچھ سوچ کر دوربین اٹھائی اور سائیڈ کی کھڑکی کھول کر وہ دوربین آنکھوں سے لگا کر سیاہ کار کو دیکھنے لگا۔

"ہیلی کاپٹر نیچے اس کار کے پاس لے چلو"...... ٹائیگر نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور ہیلی کاپٹر نیچے لا کر کار کے اوپر سے گزار کر لے گیا اور پھر گھوم کر وہ کار کی سائیڈ پر آ گیا۔ ٹائیگر کی نظر سائیڈ پر بیٹھی ہوئی لڑکی پر پڑی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے پہلی نظر میں ہی روزی راسکل کو پہچان لیا تھا۔ روزی راسکل کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی جبکہ ہیلی کاپٹر دیکھ کر روزی راسکل اور اس کے ساتھ موجود دونوں افراد پریشان ہو گئے تھے۔

اسی لمحے پائلٹ نے سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن پر ہاتھ مارا تو ہیلی کاپٹر میں زوں زوں کی تیز آواز ابھری۔

"یہ کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"میں نے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی مشین گن نکالی ہے باس"...... پائلٹ نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس سے کچھ کہتا اچانک اس نے کار کو بریکیں لگتے اور پھر اچھل کر ہوا میں بلند ہوتے اور الٹتے دیکھا۔ کار کی اچانک بریکیں لگنے کی وجہ سے کار کا توازن برقرار نہ رہ سکا تھا اور وہ اچھل کر ایک چٹان سے ٹکرائی اور الٹ گئی تھی۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے نانسنس۔ کیا میں نے تمہیں مشین گن نکالنے کا کہا تھا"...... ٹائیگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو پائلٹ کے چہرے پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔

"سس۔ سس۔ سوری باس"...... پائلٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"نیچے چلو جلدی۔ نجانے کون ہیں یہ لوگ۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے مشین گن نکلتے دیکھ کر وہ یہ سمجھے ہوں گے کہ ہم ان پر فائرنگ کرنا چاہتے ہیں جس سے بچنے کے لئے انہوں نے فوراً بریکیں لگا دیں اور وہ حادثے کا شکار ہو گئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس باس"...... پائلٹ نے کہا۔ چونکہ کار کھلے میدان میں الٹی تھی اور میدان سپاٹ تھا اس لئے پائلٹ کو وہاں ہیلی کاپٹر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اتارنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈ زمین سے لگے۔ ٹائیگر نے فوراً اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اُلٹی ہوئی کار کی جانب تیزی سے بھاگتا چلا گیا۔ کار کے نزدیک جا کر اس نے جب تینوں کو بے ہوش دیکھا تو اس نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ پچھلی سیٹ پر پڑی روزی راسکل کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص کی حالت زیادہ خراب تھی جبکہ تیسرا شخص جو سائیڈ سیٹ پر تھا وہ بھی خاصا زخمی اور بے ہوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس دوران مہوجنگ بھی ہیلی کاپٹر سے نکل کر باہر آ گیا۔

”یہ سب تو شاید ہلاک ہو چکے ہیں“...... مہوجنگ نے کار میں جھانکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ ابھی زندہ ہیں۔ انہیں کار سے نکالنے میں میری مدد کرو“...... ٹائیگر نے کہا۔

”لیکن باس ہمیں ان کی مدد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم تو سپیشل سپاٹ جا رہے تھے“...... مہوجنگ نے کہا۔

”یہ ہماری وجہ سے حادثے کا شکار ہوئے ہیں۔ ہم انہیں کہیں لے تو نہیں جا سکتے لیکن انہیں کار سے تو نکال سکتے ہیں تاکہ اگر کوئی اور یہاں آئے تو وہ انہیں کسی ہسپتال پہنچا دے“...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا اور تیزی سے آگے بڑھا اور کار کی دوسری سائیڈ پر آ کر پچھلی سائیڈ کا دروازہ کھولنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد

اس نے دروازہ کھول لیا۔ دروازہ کھولتے ہی اس نے وہاں پڑی ہوئی روزی راسکل کو اٹھایا اور باہر کھینچ لیا۔ اس نے روزی راسکل کو کار سے کچھ فاصلے پر زمین پر لٹا دیا۔ اسی لمحے تیز سیٹی کی آواز سن کر ٹائیگر چونک پڑا۔ سیٹی کی آواز اس کے پاس موجود شائی لاگ کے سیل فون سے آ رہی تھی۔ سیل فون کی سکرین پر سپیشل سپاٹ اور سپیشل کال لکھا ہوا تھا۔

”سپیشل سپاٹ سے سپیشل کال ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ شاید زونگی کال کر رہا ہے“...... مہوجنگ نے کہا۔ ٹائیگر کال اٹنڈ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ اس کے ساتھ مہوجنگ تھا اس لئے وہ کال اٹنڈ کرنے پر مجبور تھا۔ ڈبل سسٹم فون کے بارے میں وہ بخوبی جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ فون کو ٹرانسمیٹر کے طور پر کیسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس نے فوراً چند بٹن پریس کئے تو سیل فون کی سکرین تاریک ہو گئی اور ساتھ ہی سیل فون سے ایک آواز ابھرنا شروع ہو گئی۔ ٹرانسمیٹر کال کی وجہ سے سیل فون کان سے نہیں لگانا پڑتا تھا۔

”ہیلو ہیلو۔ ایٹ ایٹ کالنگ فرام ایس ایس۔ اوور“۔ اسپیکر سے ایک تیز آواز ابھری۔

”یس ایس ایل اٹنڈنگ۔ اوور“...... ٹائیگر نے کچھ سوچ کر شائی لاگ کے نام کا مخفف استعمال کرتے ہوئے کہا۔

”باس۔ ایس ایس خطرے میں ہے۔ اوور“...... دوسری طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے پریشانی کے عالم میں کہا گیا۔

"خطرے میں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے چونکنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"بولو۔ تم خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ اوور"...... ٹائیگر نے شائی لاگ کی طرح غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا کریں بھائی۔ اس بے چارے کے سامنے کچھ ایسے افراد آ گئے ہیں جن کی وجہ سے اس کی سٹی گم ہو گئی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایک اور آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر ٹائیگر اچھل پڑا۔ یہ آواز عمران کی تھی۔ ٹائیگر نے سائیڈ میں کھڑے مہوجنگ کی طرف دیکھا جو ان کی باتیں سن رہا تھا۔

"کون ہو تم۔ اوور"...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر سخت اور انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"میں وہ ہوں جسے اپنی بھی خبر نہیں۔ اوور"...... عمران نے جواب میں کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں پوچھ رہا ہوں کون ہو تم۔ میری زونگی سے بات کراؤ۔ فوراً"...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے بھائی۔ تمہیں میری آواز پسند نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ لو زونگی ڈونگی سے کر لو بات۔ اوور"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"یس باس زونگی سپیکنگ۔ اوور"...... زونگی نے کہا۔

"کون ہے یہ۔ تم نے کیسے ٹرانسمیٹر دیا تھا۔ نانسنس۔ اوور"۔ یگر نے شائی لاگ کے انداز میں غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ لوگ سپیشل ٹنل سے یہاں آئے ہیں اور انہوں نے ل سپاٹ پر ہمیں یرغمال بنا لیا ہے۔ اوور"...... زونگی نے انتہائی شانی کے عالم میں کہا۔

"یرغمال بنا لیا ہے۔ کیا مطلب۔ اوور"...... ٹائیگر نے چونکتے ئے کہا تو زونگی نے سپیشل سپاٹ پر آنے والے افراد کے بارے اسے بتانا شروع کر دیا۔

"اوہ گاڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ انہیں سپیشل ٹنل کا راستہ کیسے مل اور وہ سیکورٹی کی نظروں میں آئے بغیر سپیشل سپاٹ میں کیسے گئے۔ اوور"...... ٹائیگر نے پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا تو نے اسے رچی کی آمد اور پھر زمینی کٹاؤ میں ریڈ ڈریگن کے نے والے حملے کے بارے میں ساری تفصیل بتانی شروع کر

"کیا سپیشل سپاٹ اب ان کے کنٹرول میں ہے۔ اوور"۔ چند کے بعد ٹائیگر نے پریشان لہجے میں پوچھا۔ مہوجنگ بھی یہ باتیں سن کر بے حد ہراساں اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

"یس باس۔ ہم ان میں سے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کے ہاتھوں میں چارجر ہیں جن پر انہوں نے انگوٹھے رکھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے ہیں جیسے ہی چارجر کے بٹنوں سے ان کے انگوٹھے ہٹیں گے ان کے جسم پر بندھے ہوئے بم چارج ہو جائیں گے اور یہاں خوفناک تباہی پھیل جائے گی۔ اوور''...... زونگی نے کہا۔

''کیا چاہتے ہیں یہ لوگ۔ اوور''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''یہ آدمی مجھ سے آپ کے اور ماسٹر کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اوور''...... زونگی نے کہا۔

''ہونہہ۔ میری بات کراؤ اس سے۔ اوور''...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر غصے سے ہونٹ کاٹ رہا تھا جیسے وہ زونگی کی باتیں سن کر واقعی پریشان ہو گیا ہو حالانکہ دل ہی دل میں وہ خوش ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی سپیشل سپاٹ میں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے وہاں موجود تمام افراد کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔

''میری بات غور سے سنو مسٹر شائی لاگ یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ اس وقت میں نے اور میرے ساتھیوں نے بلیک اسکارپین کے سپیشل سپاٹ کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس سپاٹ پر تمہارا بے شمار اسلحہ موجود ہے۔ اگر ہم میں سے کسی ایک نے خود کو اُڑا لیا تو بلیک اسکارپین کا یہ سپیشل سپاٹ لمحوں میں راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔ اس راکھ میں یہاں موجود منشیات بھی خ ہو جائے گی اور بلیک اسکارپین کو کھربوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اوور''...... عمران کی اس بار سنجیدہ اور انتہائی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ٹائیگر کو خوشی ہو رہی تھی کہ اس کے انداز سے

عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی ہے اس لئے وہ بھی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

''ہونہہ۔ تم چاہتے کیا ہو یہ بتاؤ۔ اوور''...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم فوراً یہاں آ جاؤ۔ جب تم یہاں آؤ گے تو تمہیں بتا دیا جائے گا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں صرف ایک گھنٹے تک تمہارا انتظار کریں گے۔ ایک گھنٹے کے بعد نہ ہم ہوں گے اور نہ بلیک اسکارپین کا سپیشل سپاٹ اور اس سارے نقصان کے ذمہ دار صرف تم ہو گے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور اس نے جملہ مکمل کرتے ہی ٹائیگر کا جواب سنے بغیر اوور اینڈ آل کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے باس۔ کون ہیں وہ لوگ اور انہوں نے سپیشل سپاٹ پر قبضہ کیوں کیا ہے''...... مہوجنگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تم نے ساری باتیں سنی ہیں پھر مجھ سے پوچھ رہے ہو نانسنس''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''یس باس۔ لیکن......'' مہوجنگ نے کہنا چاہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ اس لڑکی کو اٹھاؤ اور ساتھ لے چلو۔ اسے ہوش میں لا کر پوچھیں گے کہ یہ شارلنگ جنگل میں کیوں جا رہی تھی''...... ٹائیگر نے کرخت لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"لڑکی کو ساتھ لے جانا ہے لیکن......" مہوجنگ نے ایک بار پھر پریشان ہوتے ہوئے کہا اس بار ٹائیگر نے اس سے کچھ کہنے کی بجائے اسے انتہائی خونخوار نظروں سے گھورنا شروع کر دیا۔ اسے اس طرح خود کو گھورتے دیکھ کر مہوجنگ بری طرح سے کانپ اٹھا۔

"یس باس۔ میں لے چلتا ہوں اسے"...... مہوجنگ نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے بے ہوش پڑی ہوئی روزی راسکل کی طرف بڑھا۔ اس نے جیسے ہی روزی راسکل کو اٹھانے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھائے اسی لمحے روزی راسکل تڑپی اور ماحول مہوجنگ کی زور دار چیخ سے گونج اٹھا وہ ہوا میں اُڑتا ہوا کئی فٹ دور جا گرا۔ روزی راسکل کو شاید ہوش آ گیا تھا اس نے مہوجنگ کو قریب آتے دیکھ کر پوری قوت سے اس کے سینے پر ایک ساتھ دونوں ٹانگیں مار دی تھیں۔

مہوجنگ کو ٹانگیں مارتے ہی روزی راسکل ایک جھٹکے سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ ٹائیگر بھی قریب ہی کھڑا تھا۔ روزی راسکل کو ہوش میں آتا دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کا یہ اطمینان عارضی ثابت ہوا۔ روزی راسکل نے اٹھتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور اس نے ٹائیگر پر حملہ کر دیا۔ وہ بھوکی شیرنی کی طرح ٹائیگر پر جھپٹی تھی اور اس نے پوری قوت سے ٹائیگر کے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کر روزی راسکل نے ایک بار پھر الٹی قلابازی

کھائی اور ٹائیگر کے اوپر سے ہوتی ہوئی اس کی گردن کے عقبی حصے پر دونوں ٹانگوں کی ضرب لگاتی ہوئی پیچھے چلی گئی۔ ٹائیگر کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ قدرے آگے کی طرف جھک گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتا روزی راسکل نے خود کو زمین پر گرا کر دونوں ٹانگیں نیم قوس میں گھماتے ہوئے ٹائیگر کی ٹانگوں پر مار دی۔ ٹائیگر لڑکھڑایا اور اچھل کر زمین پر گر پڑا۔ اسے گرتے دیکھ کر روزی راسکل یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ ٹائیگر نے گرتے ہی خود کو سنبھالا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم مجھ سے بچ نہیں سکو کے شائی لاگ"...... روزی راسکل نے ٹائیگر کی جانب خونی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اسے تیز نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کے ساتھ مہوجنگ تھا جس کی موجودگی میں وہ روزی راسکل کو اپنے بارے میں نہیں بتا سکتا تھا اور نہ ہی وہ اپنی اصل آواز میں اس سے بات کر سکتا تھا۔ وہ مہوجنگ کے ساتھ سپیشل سپاٹ تک پہنچنا چاہتا تھا ورنہ اب تک شاید وہ مہوجنگ کو ختم کر چکا ہوتا۔

"اپنی اوقات میں رہو لڑکی۔ پائلٹ کی غلطی کی وجہ سے تمہاری کار الٹ گئی تھی۔ میں تمہاری مدد کے لئے نیچے آیا تھا اور الٹا تم مجھ پر ہی حملہ کر رہی ہو"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

"تم نے مجھے دھوکے سے اغوا کیا تھا شائی لاگ۔ تمہاری وجہ سے مجھے ہسپتال میں جو دن گزارنے پڑے ہیں میں ان دنوں کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں بھول سکتی اور اب تمہیں میرے ایک ایک زخم کا حساب دینا پڑے گا''...... روزی راسکل نے غرا کر کہا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر پوری قوت سے ٹائیگر کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی۔ ٹائیگر ایڑی کے بل گھوما ہی تھا کہ روزی راسکل نے ہوا میں ہی اپنا رخ بدلا اور اس کی ایک ٹانگ پوری قوت سے ٹائیگر کے پہلو پر پڑی اور ٹائیگر اچھل کر سائیڈ میں جا گرا۔ روزی راسکل کو اس طرح مسلسل حملے کرتے دیکھ کر ٹائیگر کا دماغ سنسنا اٹھا وہ کروٹ بدل کر تیزی سے سیدھا ہوا۔ اسی لمحے روزی راسکل نے اچھل کر ایک بار پھر اس پر حملہ کرنا چاہا لیکن ٹائیگر نے خود کو حملے سے بچانے کے لئے اپنا جسم گھمایا اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ روزی راسکل کے کاندھے پر پڑی۔ روزی راسکل لڑکھڑائی ہی تھی کہ ٹائیگر نے چھلانگ لگائی اور اس کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ روزی راسکل کے اوپر سے گزرتے ہوئے ٹائیگر کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور ماحول روزی راسکل کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے لہراتی چلی گئی۔ ٹائیگر نے اس کے سر کے اوپر سے گزرتے ہوئے دونوں ہاتھ روزی راسکل کے سر پر اس انداز میں مارے تھے کہ روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سر پچک گیا ہو۔

روزی راسکل ابھی چکرا ہی رہی تھی کہ ٹائیگر اس کے قریب آیا اور اس نے روزی راسکل کی گردن پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اوپر

اٹھا لیا۔ ایک عورت اس پر حملے کر کے اس کی توہین کر رہی تھی اور ٹائیگر اپنی یہ توہین برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے روزی راسکل کی گردن پکڑ کر اسے پوری قوت سے اوپر کی طرف جھٹکا۔ روزی راسکل کے پیر زمین سے اٹھے تو ٹائیگر نے دوسرا ہاتھ اس کے پہلو پر رکھ کر روزی راسکل کو مزید اوپر اٹھایا اور اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ دیتے ہوئے کمر کے بل زمین پر پٹخ دیا۔ روزی راسکل کے حلق سے تیز چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگی۔ ٹائیگر نے ٹانگ اٹھا کر اس کے پہلو میں مارنی چاہی لیکن دوسرے لمحے اس کے دماغ میں کوندا سا لپکا۔ اسے یاد آ گیا کہ روزی راسکل پہلے سے ہی زخمی تھی اگر وہ اس پر کاری وار کرتا تو وہ وار روزی راسکل کے لئے خطرناک ہو سکتے تھے۔ روزی راسکل کو وہ اپنے بارے میں ابھی کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ یہ خیال آتے ہی وہ رک گیا اور روزی راسکل کو جیسے موقع مل گیا اس نے فوراً کروٹ بدلی اور وہ پوری قوت کے ساتھ ٹائیگر کی ٹانگوں سے ٹکرائی۔ ٹائیگر لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ روزی راسکل نے لیٹے لیٹے بھوکی شیرنی کی طرح ٹائیگر پر چھلانگ لگا دی۔ اس کی زور دار ٹکر ٹائیگر کے سینے پر پڑی اور ٹائیگر بری طرح سے لہراتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا جیسے اس نے نشہ کر رکھا ہو۔

اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کر روزی راسکل فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ کھڑی ہوتے ہی روزی راسکل کا جسم تیز رفتار لٹو کی طرف گھوما اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر اس کی بیک کک پوری قوت سے ٹائیگر کے سینے کی طرف بڑھی لیکن اسی لمحے ٹائیگر کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے روزی راسکل کی گھومتی ہوئی ٹانگ پکڑ لی۔ اپنی ٹانگ ٹائیگر کے گرفت میں دیکھ کر روزی راسکل اچھلی اور اس نے دوسری ٹانگ ٹائیگر کو مارنے کی کوشش لیکن ٹائیگر اس کی ٹانگ چھوڑ کر فوراً پیچھے ہٹ گیا جس کے نتیجے میں روزی راسکل اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی لیکن گرتے ہی وہ حلق سے خوفناک آوازیں نکالتی ہوئی ایک بار پھر اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر اب قدرے حیرت دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا تم شائی لاگ ہو“...... روزی راسکل نے اس پر حملہ کرنے کی بجائے اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیوں کوئی شک ہے مجھ پر“...... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ تم شائی لاگ نہیں ہو سکتے۔ تمہارے لڑنے کا انداز بتا رہا ہے کہ تم......“ روزی راسکل نے کہنا چاہا پھر وہ یکلخت چونک پڑی۔ ٹائیگر نے آئی کوڈ میں اسے اپنے بارے میں بتا دیا۔

”اوہ اوہ۔ لیکن......“ روزی راسکل نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سائیڈ میں کھڑے مہوجنگ کی طرف دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔ مہوجنگ کو دیکھ کر روزی راسکل خاموش ہو گئی۔ یہ جان کر کہ اس کے سامنے ٹائیگر کھڑا ہے روزی راسکل کے جسم میں سرشاری کی لہریں دوڑ گئی

تھیں اور اس کی آنکھیں یوں چمکنا شروع ہو گئی تھیں جیسے ہیرے چمک رہے ہوں۔

”میں یہاں اکیلا نہیں ہوں۔ عمران صاحب بھی یہاں ہیں“۔ ٹائیگر نے روزی راسکل سے آئی کوڈ میں کہا۔ عمران کے یہاں ہونے کا سن کر روزی راسکل کی مسرت اور بڑھ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آئی کوڈ میں ٹائیگر سے کچھ پوچھتی ٹائیگر نے اسے ایک اور اشارہ کیا۔

”تم زخمی ہو۔ میں تم پر ایک اور حملہ کرتا ہوں۔ تم فوراً بے ہوش ہو جانا تاکہ میں تمہیں اس جگہ لے جا سکوں جہاں عمران صاحب اور ان کے ساتھی موجود ہیں“...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب کیا ہوا۔ کرو حملہ مجھ پر۔ اب کھڑی سوچ کیا رہی ہو“۔ ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔ اس کی بات سن کر روزی راسکل جیسے غصے میں بھر گئی وہ غراتی ہوئی تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھی تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور وہ روزی راسکل کے پہلو کے قریب سے گزرتا چلا گیا۔ روزی راسکل کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور روزی راسکل کے سر پر پڑا۔ اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں لیکن نہایت ہلکا ہاتھ رکھ کر روزی راسکل کو مارا تھا۔ روزی راسکل کے حلق سے ایسی چیخ نکلی جیسے اس کا سر کھل گیا ہو۔ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اچھل کر گری اور بری طرح سے تڑپنے لگی اور پھر وہ ساکت ہوتی چلی گئی۔ اسے ساکت ہوتے دیکھ کر ٹائیگر کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ اسی لمحے مہوجنگ کو جیسے ہوش آ گیا اس نے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور تیزی سے روزی راسکل کے پاس آ گیا۔ اس نے مشین پسٹل کا رخ روزی راسکل کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ماحول یکلخت مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اسے مشین پسٹل سے روزی راسکل پر فائرنگ کرتے دیکھ کر تیزی سے اس کا مشین پسٹل والا ہاتھ اوپر کر دیا تھا۔ مشین پسٹل سے گولیاں ضرور چلی تھیں لیکن ان کا نشانہ روزی راسکل نہیں بنی تھی۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ اگر اسے ہلاک کرنا ہوتا تو یہ کام میں پہلے ہی کر چکا ہوتا"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

"لیکن باس۔ یہ خطرناک لڑکی ہے۔ اس کا زندہ رہنا خطرناک ہوسکتا ہے"...... مہوجنگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اس نے جس انداز میں مجھ سے فائٹ کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ ہے۔ تربیت یافتہ لڑکی کا اس طرح اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ شارلنگ جنگل میں جانا خالی از علت نہیں ہوسکتا۔ میں اس کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کون ہے اور یہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شارلنگ جنگل کی طرف کیوں جا رہی تھی۔ اس لئے اس کا زندہ رہنا ضروری ہے"...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... مہوجنگ نے جھاگ کی طرح بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بے ہوش ہو چکی ہے۔ اسے ہم اٹھا کر سپیشل سپاٹ پر لے جائیں گے۔ وہاں اسے باندھ کر میں اس سے اپنے طریقے سے پوچھ گچھ کروں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر جھکتے ہوئے روزی راسکل کو اٹھایا اور اسے لے کر ہیلی کاپٹر کی طرف چل پڑا۔ مہوجنگ نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنا شروع ہو گیا۔

ٹائیگر نے روزی راسکل کو ہیلی کاپٹر کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا اور خود بھی اچھل کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تم آگے بیٹھو۔ میں اس کا دھیان رکھتا ہوں۔ اگر اسے دوبارہ ہوش آیا تو میں اسے خود ہی سنبھال لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو مہوجنگ سر ہلا کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور ان کے بیٹھتے ہی پائلٹ نے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند کرنا شروع کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران بڑے اطمینان بھرے انداز بیٹھا زونگی کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر مایوسی اور خوف کے تاثرات واضح دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے جان چھڑانے کے لئے بہت سوچا تھا لیکن اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ وہ انہیں کسی طریقے سے بے ہوش بھی نہیں کر سکتا تھا۔

کچھ دیر پہلے عمران زونگی کے ساتھ باہر گیا تھا اور اس نے سپیشل سپاٹ کا مکمل معائنہ کیا تھا۔ معائنہ کرنے کے دوران اس نے جوزف اور جوانا کو اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ اس نے آئی کوڈز میں جوزف اور جوانا کو ایک کام کرنے کا پیغام دیا تھا جسے جوزف اور جوانا نے سمجھ لیا تھا۔ جوزف اور جوانا اپنا کام کرنے میں مصروف ہو گئے تھے اس دوران عمران نے زونگی کو باتوں میں الجھائے رکھا تھا تاکہ اس کی توجہ جوزف اور جوانا پر نہ جا سکے۔ جب جوزف اور جوانا نے اپنا کام ختم کرنے کا اسے اشارہ کیا تو عمران اسے لے کر

ایک بار پھر اس کے دفتر میں آ گیا اور اسے اپنے سامنے بٹھا کر خود بھی اس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

”نجانے باس کو آنے میں اتنا وقت کیوں لگ رہا ہے“۔ زونگی نے اپنی ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”تم سے زیادہ مجھے اس کا انتظار ہے“......عمران نے کہا۔

”کیوں۔ تمہیں باس کا انتظار کیوں ہے“...... زونگی نے چونک کر کہا۔

”میں نے اس سے چھوہارے منگوانے ہیں“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چھوہارے۔ کیا مطلب“...... زونگی نے چونک کر کہا جیسے وہ چھوہاروں کے بارے میں نہ جانتا ہو۔

”چھوہارے خشک کی ہی کھجوریں ہوتی ہیں جو بِد کی شکل میں نکاح کے بعد بانٹی جاتی ہیں۔ ہمارے ملک کی رسم کے مطابق اگر نکاح کے بعد چھوہارے نہ بانٹے جائیں تو نکاح پر شکوک کے سائے منڈلاتے رہتے ہیں۔ جیسے ہی چھوہارے بٹنا شروع ہوتے ہیں دور تک بیٹھے ہوئے آدمیوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ نکاح شرعی طریقے سے پورا ہو گیا ہے اور دولہے میاں منکوحہ کو اپنے ساتھ لے جانے کا لائسنس حاصل کر چکے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کس ملک کے رسم کی بات کر رہے ہو تم“...... زونگی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اپنے ملک کی''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''کون سا ہے تمہارا ملک''...... زونگی نے پوچھا۔

''جہاں میں رہتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا تو زونگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کوئی نام تو ہوگا''...... زونگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''شادی سے پہلے ہم بچوں کے نام نہیں رکھتے۔ جب بچے ہوں گے تو پھر میاں بیوی اور ان کے بڑے مل کر بچوں کے نام رکھتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں بچوں کا نہیں۔ تمہارے ملک کا نام پوچھ رہا ہوں''۔ زونگی نے سر جھٹک کر کہا۔

''ملک کون سا ملک''...... عمران بھلا کہاں اس کے قابو آنے والا تھا۔

''جہاں تم رہتے ہو''...... زونگی نے کہا۔

''لیکن میں تو اپنے گھر میں رہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو زونگی کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔

''تمہارا گھر کہاں ہے''...... زونگی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے ملک میں''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا تو زونگی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''کیا تم پاگل ہو''...... زونگی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کس نے کہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''باتیں تم پاگلوں جیسی کر رہے ہو''...... زونگی نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر میں پاگل ہوں تو تم مجھ سے بھی بڑے پاگل ہو۔ کیونکہ پاگلوں کی باتیں کوئی بڑا پاگل ہی سمجھ سکتا ہے''...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی''...... زونگی نے منہ بنا کر کہا۔

''چلو مان لیتا ہوں کہ تم بڑے نہیں چھوٹے پاگل ہو''۔ عمران نے کہا تو زونگی کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔

''تمہاری شادی ہوئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... زونگی نے کہا۔

''میری بھی نہیں ہوئی''...... عمران نے دانت نکال کر کہا تو زونگی ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے مضبوطی سے ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اب وہ عمران کی کسی بھی بات کا جواب نہیں دے گا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید کچھ کہتا اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک کرخت چہرے والا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر زونگی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... آنے والے نوجوان نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اوہ باس۔ تھینک گاڈ آپ آ گئے''...... زونگی نے نوجوان کو دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران آنے والے نوجوان کو دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ ٹائیگر ہے اس نے شائی لاگ کا میک اپ کر رکھا تھا۔ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نہایت حسین لڑکی اندر آ گئی۔ اس لڑکی کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ لڑکی روزی راسکل تھی۔

''ہم دونوں یہاں کبڈی کبڈی کھیل رہے ہیں۔ تم بھی کھیلنا چاہو گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میرے کھیل دوسرے ہیں''...... ٹائیگر نے بدلی ہوئی آواز میں کہا اس کی بدلی ہوئی آواز سن کر زونگی چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ٹائیگر جو اس کے قریب کھڑا تھا اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر زونگی کی کنپٹی پر پڑا۔ زونگی کے منہ سے چیخ نکلی ہی تھی کہ ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور زونگی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گرتا چلا گیا۔

''ارے ارے۔ میرے سامنے تم اپنے آدمی کو مار رہے ہو''۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے معلوم ہے باس کہ آپ مجھ پہچان چکے ہیں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ نہ میں تمہیں پہچانتا ہوں اور نہ روزی راسکل کو

جو تمہاری طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہی ہے جیسے یہ ابھی تڑ سے گرے گی اور پٹ سے بے ہوش ہو جائے گی''...... عمران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب''...... روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیسی بات ہے''...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ یہ بتائیں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور یہ کون سی جگہ ہے''...... روزی راسکل نے کہا۔

''کیوں۔ ٹائیگر مہاراج نے تمہیں کچھ نہیں بتایا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا جس کی وجہ سے اس سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا''...... روزی راسکل نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اسے تم نے ہی تو اپنی مدد کے لئے بلایا تھا اور پھر تم ایسی غائب ہوئی کہ یہ بے چارہ تمہاری تلاش میں نجانے کہاں کہاں کی خاک چھانتا رہا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا واقعی یہ میرا پیغام پڑھ کر آیا تھا''...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تمہارا پیغام پڑھ کر یہ تو پاگل ہی ہو گیا تھا کہ تم نہ جانے کس مشکل میں ہو۔ اس کے پر نہیں تھے ورنہ یہ اسی وقت اُڑ کر تمہارے پاس پہنچ جاتا اور تمہیں مشکل سے نکال لاتا''۔ عمران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کہا تو روزی راسکل ٹائیگر کی جانب عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"کیوں ٹائیگر۔ عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ کیا تم واقعی میری وجہ سے پریشان ہو گئے تھے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا اور وہ مشکل میں مجھ سے مدد مانگتا تو میں اس کے لئے بھی یہی سب کچھ کرتا جو میں نے کیا ہے"۔ ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا کیا ہے تم نے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ایک پنتھ میں کئی کاج کر ڈالے ہیں۔ بلیک اسکارپین بھی ختم ہو گیا ہے اور اس کا رائٹ ہینڈ شائی لاگ بھی اور تم نے ہماری طرف سے شوگرانی حکومت کو بلیک اسکارپین کے ختم ہونے اور ان کے تمام ٹھکانوں کا ریکارڈ بھی فراہم کر دیا ہے تاکہ وہ اس تنظیم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"روزی راسکل تم بتاؤ۔ تم یہاں کس لئے آئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں یہاں ریڈ ڈریگن اور اس کے رائٹ ہینڈ فوشان سے انتقام لینے کے لئے آئی تھی۔ ان کی وجہ سے مجھے بزنس میں بے

حد نقصان ہوا تھا۔ فوشان نے پاکیشیا آ کر مجھ سے ایک بزنس ڈیل کی تھی اور پھر میری رقم لے کر فرار ہو گیا تھا۔ میں اس کے پیچھے یہاں آئی تو میں نے یہاں ایک گروپ ہائر کر لیا جو فوشان کے بارے میں جانتا بھی تھا کہ وہ کون ہے اور وہ اس کی نگرانی بھی کر سکتا تھا۔ فوشان کی نگرانی کرنے والے میرے ایک ساتھی جس کا نام ہوگو چن ہے، نے بتایا کہ فوشان کسی لی چان نامی لڑکی سے ملنے ایئر پورٹ پہنچ رہا ہے۔ لی چان کافرستان سے کوئی اہم راز لے کر آ رہی ہے جسے فوشان اس سے لے کر ریڈ ڈریگن کو دے گا۔ چنانچہ میں نے ایک پلاننگ کی اور پھر میں نے ایئر پورٹ کے باہر فوشان کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ میرے لئے یہ بات بھی حیران کن تھی کہ فوشان کی ساتھی لڑکی کافرستان سے کون سا راز چوری کر کے لائی تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر میں وہ راز اس لڑکی سے حاصل کر لوں اور فوشان کو ہلاک کر دوں تو لی چان سے حاصل کئے گئے راز کے بدلے اس سے اپنی ساری رقم مع سود حاصل کر سکتی ہوں۔ میں نے مزید معلومات اکٹھی کیں تو مجھے پتہ چلا کہ لی چان نامی لڑکی کے ہینڈ بیگ میں ایک ریڈ نوٹ ہے اور یہ ریڈ نوٹ ریڈ ڈریگن کی جان ہے۔ میں نے فوری پلاننگ کرتے ہوئے لی چان کو ہلاک کیا اور اس کا ہینڈ بیگ بدلوا دیا اور اس کی جگہ دوسرا ہینڈ بیگ وہاں چھوڑ دیا جو وہاں آنے والا فوشان اٹھا کر لے گیا تھا۔ اس بیگ میں چارجر بم تھا۔ فوشان نے جیسے ہی بیگ کی زپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھولی بم بلاسٹ ہو گیا اور فوشان کے ٹکڑے اُڑ گئے۔ فوشان کو تو میں ہلاک کر چکی تھی لیکن اس نے مجھے ریڈ ڈریگن کے کہنے پر دھوکا دیا تھا جو شوگرانی ایجنسی کا چیف ہونے کے باوجود دولت کا رسیا تھا اور وہ اپنے ایجنٹوں کی مدد سے دنیا بھر میں میری جیسی بزنس گرلز کو لوٹنے کا کام کرتا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس نے خاص طور پر ایک پرائیویٹ ڈیٹکٹیو کے ذریعے کافرستان سے ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا جسے وہ کسی بھی ملک کو فروخت کر کے بے پناہ دولت حاصل کرنا چاہتا تھا اور ریڈ نوٹ میرے پاس تھا جس کے ذریعے میں ریڈ ڈریگن کو نیچا سکتی تھی اور اس کی ساری دولت ہتھیا سکتی تھی لیکن اس دوران مجھے شوگران کے سینڈیکیٹ بلیک اسکارپین نے اغوا کر لیا"...... روزی راسکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ ریڈ ڈریگن کے بارے میں مجھے پتہ ہے وہ واقعی بے حد لالچی اور دھوکے باز انسان ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تم نے بلیک اسکارپین کو جو ریڈ نوٹ دیا تھا کیا وہ نقلی تھا"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں نے اسے کوئی نوٹ نہیں دیا تھا البتہ میں نے بیگ کے خفیہ خانے سے ایک ڈبیہ نکال کر اس میں سے ریڈ نوٹ نکال کر اس کی جگہ بلینک ریڈ پیپر رکھ دیا تھا ہو سکتا ہے کہ وہی بلینک پیپر

اس کے ہاتھ آیا ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تو پھر اصلی ریڈ نوٹ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے پاس ہے"...... روزی راسکل نے کہا اور اس نے اپنے بازو کا کپڑا ہٹایا اور پھر کہنی کے پاس اس نے ایک چٹکی بھری تو اس کے بازو پر چپکی ہوئی سکن کلر کی جھلی اترتی چلی گئی۔ جھلی اتار کر اس نے نیچے سے سرخ رنگ کا ایک رائس پیپر نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران رائس پیپر غور سے دیکھنے لگا۔ رائس پیپر پر انتہائی باریک پرنٹڈ تحریر تھی جسے کسی عدسے سے ہی پڑھا جا سکتا تھا۔ فارمولا کوڈ میں لکھا گیا تھا جو ایک ہی باریک رائس پیپر پر سما گیا تھا۔ اسے جب ڈی کوڈ کیا جاتا تو اس کی ایک مکمل فائل بنائی جا سکتی تھی جو کئی صفحات تک محیط ہو سکتی تھی۔

"جانتی ہو اس ریڈ پیپر پر کیا لکھا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ریڈ ڈریگن اس کے لئے پاگل ہوا جا رہا تھا لیکن کاغذ کا یہ ٹکڑا میرے کسی کام کا نہیں تھا اور نہ میں نے یہ جاننے کی کوشش کی تھی کہ اس پر کیا تحریر ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اس پر ریڈیم بم کا فارمولہ تحریر ہے۔ ریڈیم بم ایک ایسا بم ہے جو کافرستان خفیہ طور پر بنا رہا تھا اور اس بم کے مقابلے میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی طاقت بھی زیرو ہو جاتی ہے۔ یہ دنیا کا نیا اور انتہائی خوفناک بم ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ریڈیم بم کا سن کر ٹائیگر اور روزی راسکل کے چہروں پر شدید حیرت کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ تو کیا کافرستان ریڈیم بم بنا چکا ہے''...... ٹائیگر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ کام ڈاکٹر ساگر کر رہا تھا جسے لی چان نے ہلاک کر دیا تھا اور چونکہ اس بم کا موجد ہلاک ہو چکا تھا اور اس کا فارمولا بھی چوری کر لیا گیا تھا اس لئے کافرستان کا پراجیکٹ ادھورا رہ گیا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''گڈ شو پھر تو یہ فارمولہ پاکیشیا کا ہے۔ اب پاکیشیا ریڈیم بم بنا کر کافرستان کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کا کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ یہ سوچنا حکومت یا پھر سائنس دانوں کا کام ہے۔ مجھے جب اس بم کی خبر ملی تو میں نے ہر صورت ریڈ نوٹ کی شکل میں موجود فارمولا حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مجھے بلیک اسکارپین کے اس ٹھکانے کے بارے میں بھی اطلاع مل گئی تھی اور میں جان بوجھ کر یہاں آیا تھا کیونکہ یہاں بے شمار اسلحہ اور گرین پاؤڈر کی شکل میں بلیک اسکارپین کی دولت کے انبار تھے۔ میرا پلان تھا کہ میں اس سپاٹ پر قبضہ کر کے بلیک اسکارپین کو اپنے سامنے آنے پر مجبور کر دوں گا۔ بلیک اسکارپین اپنی دولت کو بچانے کے لئے یہاں ضرور آتا اور میں اس پر قابو پا کر اس سے ریڈ نوٹ حاصل کر لیتا اور پھر اس کے اصل ٹھکانے پر جا کر

اس کا میک اپ کرتا اور اس کا سارا سینڈیکیٹ ختم کر دیتا۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا کام تم نے کر دیا ہے۔ شوگران سے کم از کم بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ تو ختم ہو گیا ہے اور ہم یہاں سے جاتے جاتے شوگرانی حکومت کو بلیک سینڈیکیٹ کی حقیقت کا تحفہ بھی دے کر جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میں نے جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر اس ٹھکانے پر میگا پاور بم لگا دیئے ہیں۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ باہر جاتے ہی ہم چارجر کے ذریعے اس ٹھکانے کو تباہ کر دیں گے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں مسکرا دیئے۔

''میں شائی لاگ کے روپ میں آپ کو یہاں سے نکال کر لے چلتا ہوں۔ باہر ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ ہم اس ہیلی کاپٹر سے تابات کے جنگل سے نکل کر پاکیشیا کی سرحد تک جا سکتے ہیں''۔ ٹائیگر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تو چلو۔ اب یہاں رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے''۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے باہر آ کر شائی لاگ کے انداز میں اعلان کیا کہ اس کے دشمنوں کے سربراہ سے مذاکرات کامیاب ہو گئے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہے۔ بھیانک موت کو ٹلتے دیکھ کر بھلا کون خوش نہ ہوتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹائیگر ان سب کو لے کر ہیلی کاپٹر میں آ گیا۔ اس نے مہوجنگ کو بھی وہیں چھوڑ دیا تھا۔ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور پائلٹ انہیں لے کر ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع ہو گیا۔ وہ بھی ان افراد کو دیکھ کر ڈرا ہوا تھا جنہوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ رکھے تھے۔

''پاکیشیا کی سرحد کی طرف چلو''...... ٹائیگر نے کہا تو پائلٹ چونک پڑا۔

''پاکیشیا کی سرحد۔ کیا مطلب''...... پائلٹ نے چونک کر کہا اور دوسرے لمحے اس کا رنگ فق ہو گیا۔ ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کے پہلو سے لگا دیا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں باس''...... پائلٹ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چلو چپ چاپ ورنہ......'' ٹائیگر نے غرا کر کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ ہیلی کاپٹر پاکیشیا کی سرحد کی طرف اُڑاتا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور آئے ہوں گے کہ عمران کے اشارے پر جوزف نے ایک ڈی چارجر نکال کر اسے دے دیا۔ عمران نے ڈی چارجر آن کیا تو اس پر سرخ رنگ کا ایک بلب جلنا بجھنا شروع ہو گیا۔ عمران نے اس کا ایک بٹن پریس کیا تو جلتا بجھتا بلب بجھ گیا۔ اسی لمحے انہیں عقب میں ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ ان سب نے چونک کر دیکھا تو انہیں پیچھے بہت

دور ایک آتش فشاں سا پھٹتا ہوا دکھائی دیا۔ جہاں سے آگ کا طوفان آسمان کی جانب بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ پھر وہاں لامتناہی دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

''اب اپنے جسموں سے نقلی بم اتار دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور روزی راسکل چونک پڑے۔

''نقلی بم''...... روزی راسکل نے حیرت سے کہا۔

''تو اور کیا۔ تم کیا سمجھتی ہو کہ میں اپنے اور اپنی ہونے والی بیگم کے جسم پر اصلی بم باندھ کر خودکشی کروں گا۔ حرام موت مروں گا۔ ارے یہ تو میں نے سپیشل سپاٹ پر قبضہ کرنے کے لئے کیا تھا تاکہ سب یہی سمجھیں کہ ہم بمبار ہیں اور ہم واقعی خود کو اُڑا کر ان کا سپیشل سپاٹ تباہ کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور روزی راسکل، عمران کی ذہانت پر اس کی جانب تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

''تم میری بہن جیسی ہو۔ تم میری طرف ایسی نظروں سے نہ دیکھو۔ ایسی نظروں سے مجھے دیکھنے کا حق صرف تنویر کی بہن کے پاس محفوظ ہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر ان کے کھلکھلاتے ہوئے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ پائلٹ ان کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے ان سب کے ہنسنے کی وجہ سمجھ میں نہ آ رہی ہو۔

ختم شد